بعونہ تعالےٰ

تدبیر

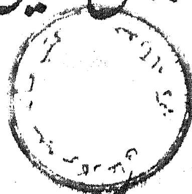
جسکو جناب ... ی صاحب نے

ناب انگریزی موسوم بہ کیرکٹر مصنفہ ڈاکٹر اسمائلس سے حسب فرمائش

" " " ... محمد حسن صاحب تحصیلدار اٹاوہ کے ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۹ ع

باہتمام بندہ بارگاہ احد جلال الدین احمد غفرلہ اللہ الصمد



مطبع انوار احمدی الہ آباد میں مطبوع ہوئی

دفعہ اول ۱۰۰۰ جلد

"TADBIR,"

The Urdu Idiomatic Translation of the famous Dr. Smiles' well known and valuable work,

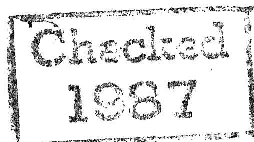
'CHARACTER,'

IS MOST HUMBLY DEDICATED

BY THE KIND PERMISSION, AND AS A PROO OF THE

FEELINGS OF GRATITUDE AND THANKFULNESS

FOR TH



TO

J. R. C. COLVIN, ESQ.,

PRIVATE SECRETARY

TO

H. Honor Sir Aucland Colvin, C. I. E., K. C. M. G.,

Lieutenant Governor, N. W. P. and Oudh.

Syed Murtaza,
1st March, 1889, Benares.

Printed at the "Naiswur" Press, Allahabad.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

دیباچہ

ڈاکٹر اسمائلس ایک مشہور و معروف مصنف انگلستان مین گذرا ہے۔ اوسکی پُر اثر تصنیفات زیادہ تر اخلاقی مضامین پر حاوی ہین۔ کیرکٹر اوسی عالی دماغ مصنف کی ایک کتاب ہے جسکے معنی چال و چلن کے ہین۔ اس کتاب کو بھی مارل فلاسفی سمجھنا چاہیئے انگلستان کے باشندے عموماً اس مشہور فلاسفر کے کتابونکو شوق سے دیکھتے ہین مینے اس عمدہ کتاب کو صرف سرسری نگاہ سے نہین بلکہ غور و تعمق کے ساتھہ مطالعہ کیا ہے۔ مجھے اس کتاب سے جو جو فائدے حاصل ہوئے اوسکے تشریح مین ایک طوالت ہے۔ یہ کتاب اگر توجہ کے نگاہونسے دیکھی اور پڑھی جائے تو چال و چلن عمدہ اور درست پیدا ہو جائے۔ مذہب کے جلایل و حقایق کا کامل طور پر یقین ہم پہونچے معاشرت باہمی کے برتاؤ کی حقیقت معلوم ہوئے۔ اس فلسفی نے عمدہ اور معقول طور سے ثابت کیا ہے کہ انسان کبھی اعتبار کے لایق نہین ہو سکتا جبتک کہ وہ ایماندار نہو۔ میرے دلمین یہ خیال پیدا ہوا (جو شاید اسی کتاب کے مضامین کا اثر ہو) کہ اس کتاب کے بیش بہا نصایح سے تنہا فائدہ اوٹھانا نامناسب ہی نہین ہے بلکہ خود غرضی ہے لہذا مجھے یہ شوق ہوا کہ اس نادر و بے مثال کتاب کا ترجمہ اردو زبان مین کر کے ملک کے سامنے پیش کرون اور اپنے ہموطنون کو جو زبان انگریزی نہین جانتے ہین جہانتک ممکن ہے فائدہ پہونچاؤن مین ہمیشہ سے جذبات میرے شوق و تمنا کو میرے جوش و ولولہ ان کو میرے قابلیت لاعلمی اور محدود قابلیت مانع و سدراہ ہوتی رہین۔ مگر بالاخر میرے پُرجوش ارادون نے سکو بس پاکر کے نئی امید کے ساتھہ سب مجھے

اس کتاب کے ترجمہ کرنے پر ہمہ تن آمادہ کر دیا یہان تک کہ اپنی محنت کے آخری نتیجہ کو اسوقت کامیابی کی حد تک دیکھتا ہون یعنی الحمد للہ کل کتاب کا ترجمہ ختم ہو گیا۔

مین نے حتی الامکان مصنف کے خیالات و مضامین کو سلیس اور فصیح اردو مین بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور جہان تک ہو سکا ہے ایجاز و اختصار کے ساتھ لفظی ترجمہ مد نظر رکہا ہے۔ لیکن پہر بہی کسی شخص کو اس امر کے کہنے کا حق نہین ہے کہ اوسنے کوئی غلطی نکی ہو یا انتہیون سے پہلو تہی سرزد ہو گئے ہون لہذا مین اپنے معزز ناظرین سے گزارش کرتا ہون کہ جہان کہین غلطی دیکہین معاف کرین اور براہ مہربانی مجھے مطلع کرین

مجھے اپنے ملک والون سے کامل امید ہے کہ میرے اس عرق ریزی و جان فشانی کی داد دینگے اور اس کتاب کے عمدہ نصیحتون کو پڑھکر عمل کرینگے۔ تدبیر منزل اور سیاست مدن کے مدارج کی تکمیل عملی طور پر دکہلا دینگے۔

کمال قدر دانی اور نہایت مہربانی سے اس بے وقعت ترجمہ اور ناچیز کتاب کو مسٹر جے آر۔ سی۔ کالون پرائوٹ سکرٹیری ہز آنر سر آکلنڈ کالون سی۔ آئی۔ ای کے سی۔ ایم۔ جی۔ لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و اودہ نے اپنے نام نامی سے منسوب و مزین کرنا پسند فرمایا ہے لہذا بطور دلی تعظیم کے اس احسان مندی اور ایک خادمانہ یادگار کے اون کے نام کے ساتھ معنون و منسوب کرتا ہون۔

ناظرین اب دوسرے صفحہ پر نظر ڈالین اور ڈاکٹر اسمائلس کے عمدہ خیالات کے بیش بہا نتائج سے بہرہ ور ہون۔

سید مرتضیٰ راج گہاٹ بنارس یکم مارچ ۱۸۹۹ء



پہلا باب

چال چلن کا اثر

"کسی ملک کا عروج اس پر نہین منحصر ہے کہ اوسکے محاصل زیادہ ہون حدود مستحکم ہون یا عمارات خوشنما ہون بلکہ اوسکی ترقی اسپر مشتمل ہے کہ باشندے شایستہ و مہذب اور تعلیم یافتہ ہون"

دنیا مین چال چلن ایک بہت بڑی تحریکی قوت خیال کی جاتی ہے کیونکہ یہ انسان کو اعلے درجہ کی حالت پر پہونچا کر عمدگی کا نمونہ بنا دیتی ہے۔ فطرتی طور پر جن لوگون مین عمدہ اصول کی پابندیان ہین وہ محنتی۔ ایماندار اور متدین ہین وہ بنی نوع کے خود اختیاری عجز و نیاز پر ہر حالت مین قادر ہین۔ قدرت کا منشا ہے کہ ایسے آدمیون پر اعتبار و اعتماد کرنا چاہیے اور اونکی تقلید کرنی لازم ہے۔ دنیا مین نیکیان اونہین کی ذات سے قایم ہین اور جب تک اونکا وجود نہو دنیا رہنے کے لایق نہین ہوسکتی۔ اگرچہ ادراک باعث تحسین ہے لیکن چال چلن عزت کا سبب ہے۔ اول الذکر دماغی قوت اور آخر الذکر طبیعی قوت کا نتیجہ ہے۔ غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ طبیعی قوت ہے جو زندگی کی بسر کرنی پڑتی ہے۔ کسی سوسایٹی مین ذہین آدمی کی قدر بلحاظ

جھوٹ کے ہوتی ہے اور چال چلن والے کی عزت بوجہہ ایمان کے لیکن فرق یہ ہے کہ مذکور الصدر کی صرف تعریف ہو سکتی ہے اور آخر الذکر کی تقلید۔

اعلے درجہ کے لوگ عام نوع انسان سے مستثنیٰ ہین اور علوی مرتبت تقابل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن انسان کی زندگی کا سلسلہ ایسی محدود ہر حالت مین رکھا گیا ہے کہ بہت کم لوگون کو اعلے درجہ تک پہونچنے کا موقع ملتا ہے تاہم ہر شخص عزت اور ایمانداری سے اپنی زندگی عمدہ طور پر بسر کر سکتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے امور مین بھی انسان راستبازی ایمانداری۔ انصاف اور وفاداری کا برتاو کر سکتا ہے اور جس طبقہ مین کہ قدرت نے اوسکو قایم کیا ہے اوسکے مطابق اپنے فرایض انجام کر سکتا ہے۔ انسان کی زندگی خدمات عامہ کے احاطہ مین محدود ہے اور زیادہ تر وہی خوبیان موثر ہین جو روزمرہ کے کامون مین ضروری ہین۔

ڈاکٹر ایاٹ نے جب اپنے مردہ دوست سیکوایل کے حالات قلمبند کیے تو اوسکی قوت منتظمہ اور شاعری کی تعریف نہین لکھی بلکہ اون خوبیون کا ذکر کیا جنکا تعلق زندگی مین کسی انسان کے ساتھہ ہو سکتا ہے ڈاکٹر موصوف لکھتا ہے کہ سیکوایل اپنی بی بی سے محبت کرتا۔ لڑکون پر مہربانی کرتا۔ دوستون سے مستحکم رشتہ رکھتا۔ دشمنون سے اعتدال کا برتاو کرتا۔ اپنے قول مین سچائی کا خیال رکھتا۔ فی الحقیقت کسی آدمی کے چال چلن کا اندازہ بلحاظ عام شہرت یعنے مصنف شاعر یا مدبر ہونے کے نہین ہو سکتا بلکہ روزانہ کاروبار کے تعلق سے جسکا برتاو وہ عام طور پر دوسرون سے کرے اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ پس جب فرض منصبی انسانی زندگی کے کاروبار سے متعلق ہے تو یہ اعلے درجہ کے چال چلن والے آدمیونکے واسطے کفالت کی قوت ہے گو اونکے پاس روپیہ جایداد نہو لیکن اونکا دل قوی ہے اور مزاج امیرانہ ہے۔ وہ ہر طرح ایماندار۔ راستباز۔ اور اپنے فرایض کے پورا کرنے والے ہین۔ پس جو آدمی اپنا فرض پورا کرنیکی کوشش کرتا ہے تو گویا وہ کام انجام دینا چاہتا ہے جسکے واسطے قدرت نے

اوسکو پیدا کیا ہے اور اس تحریک سے وہ اپنی طبیعت مین اصول جوہر انسانی قایم کرتا ہے
اکثر ایسے لوگ ہین جنکی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ اونکے پاس دنیا کی کوئی چیز نہین ہے لیکن وہ
نیک چلن ہین اور اپنے اصول پر اس مضبوطی سے قایم ہین جیسے کوئی تاجدار بادشاہ
عقلی تربیت کو چال چلن کی عمدگی سے کوئی ضروری تعلق نہین ہو سکتا۔ دماغی قابلیت کے ساتھ
بعض اوقات دنیا کے بدترین خصایل نفرت اور کراہت کے لائق شامل ہوتے ہین۔ مثلاً کوئی شخص
[illegible] حکمت وغیرہ مین فاضل ہے لیکن ایمانداری۔ نیکی راستبازی اور انجام فرائض مین
ایک بیچارے جاہل کسان سے بہی کم ہے۔ پرتہس نے ایک مرتبہ اپنے دوست کو لکہا
کہ کوئی شخص کیسا ہی عالم متبحر ہو لیکن ممکن ہے کہ اوسمین بلند خیالی۔ باریک بینی۔ طرز عمل۔ طریق
معاشرت۔ راستبازی۔ ایمانداری اور نیک نہادی کی بہت کچھ کمی ہو۔ **سروالٹراسکاٹ**
لکہتے ہین کہ مینے بہت سی کتابین دیکہی ہین اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگون سے گفتگو
[illegible] بعض اوقات غیر تعلیم یافتہ مرد و عورت
کی زبان سے اونکی دقت اور صعوبت [illegible] حالات مین جنپر وہ دیر تک ثابت قدم رہے
ایسے اچھے خیال اور عمدہ اصول سنے ہین جنہین مینے بجز انجیل کے کہین نہین دیکہا اور نہ
کسی بڑے تعلیم یافتہ کے زبان سے کبہی سنا۔ دولت کو عمدہ چال چلن سے بہت کم تعلق ہے
لیکن بحالت تخالف خرابی اور ذلت کی بنیاد ہے۔ دولت کو خرابی سے عیش وعشرت کو
بدکاری سے ایسا ہی قریبی تعلق ہے جیسا ناخن کو گوشت سے بصارت کو آنکہہ سے
جن لوگونکو اپنی طبیعت پر قابو نہین ہے اور بدمزاج ہین اونکے ہاتہہ مین دولت کا ہونا
مثل ایک جال کے ہے جس سے اونکو اور دوسرونکو بہت کچھ نقصان پہونچ سکتا ہے۔
برعکس اسکے عسرت کے بمقابل حالت بطرز مستحسن چال چلن کے موافق ہے اگر کوئی شخص
صرف محنتی کفایت شعار اور دیانتدار ہو تو اعلے درجہ کے انسانون مین اوسکا شمار ہو سکتا ہے
[illegible] کے باپ نے مرتے وقت جو اوسکو نصیحت کی تہی وہ قول ذیل مین درج کیا جاتا ہے

انسانیت کے ساتھ تم برتاؤ کرو گو تمہارے پاس ایک کوڑی بھی نہو کیونکہ بغیر ایمانداری
اور آدمیت کے کسی شخص کی عزت نہین ہو سکتی۔ مین نے صاف اور عمدہ ترین عادات کے
ایک آدمی کو دیکھا ہے جو چھوٹے سے موضع مین انگلستان کے شمالی جانب سکونت گزین تھا
اور مزدوری کرکے ہفتہ مین صرف دس شلنگ پیدا کرتا تھا اور اسی قلیل رقم مین اپنے
سارے خاندان کے ساتھ عزت سے زندگی بسر کرتا تھا گو اوس شخص نے عام مدرسہ مین
معمولی تعلیم پائی تھی لیکن دانشمند اور دور اندیش تھا۔ اوس نے اپنی غریبانہ زندگی جب
محنت اور عبادت مین ختم کی تو اپنے بعد عقل اور عمدہ کامونکے بدولت ایسی یادگار چھوڑی
جسپر بڑے بڑے عالی مرتبہ اور دولتمند لوگ رشک کرتے تھے۔

لوتھر نے بھی مرنیکے بعد دولت یا روپیہ کچھہ نہین چھوڑا کیونکہ وہ اپنے زمانہ حیات مین
ایسا مفلس تھا کہ گھڑی سازی اور باغبانی کرکے اپنی اوقات بسر کرتا لیکن اوسی
مشقت کی حالت مین وہ اپنے ملک والونکے اطوار کی تربیت کرتا اور دیندار رہکر [illegible]
[illegible] تھا اور ایسا عزت خیال کیا جاتا تھا [illegible] شہزادہ کی بھی اوتنی
عزت نہین ہوتی تھی۔ چال چلن مثل ایک ملکیت کے ہے جو تمام مقبوضات سے
افضل اور اعلے ہے۔

یہہ ایک عام رضامندی اور عزت کی جائداد ہے اور جو لوگ اسکو اختیار کرتے ہین
گو وہ دنیاوی اسباب مین دولتمند نہون لیکن اونکو اسکا نعم البدل عزت و شہرت بطریق احسن
حاصل ہے۔ صرف کاروبار کی ایمانداری ہے جو انسانکی زندگی کے ساتھ شامل ہے
اگر اوسکی بنیاد ٹھیک اندازہ اور قاعدہ کے مطابق ہو جسے وہ صحیح جانتے اور درست خیال کرتے
یہی ایمانداری ہے جو آدمی کو مستقل رکھتی ہے قوت دیتی ہے اسباب راحت مہیا
کرتی ہے اور اسی سے مشکل کامونکا انجام بخیر ہوتا ہے۔ سر بن جامن رڈیارڈ
کا قول ہے "کسی شخص کو یہہ ضرورت نہین ہے کہ وہ عالی مرتبہ یا دولتمند ہو بلکہ یہہ بھی

ضروری نہیں ہے کہ وہ عقلمند ہو لیکن یہ لازم اور واجب ہے کہ ایماندار ہو۔

علاوہ ایمانداری کے عمدہ اصول کی پابندی بہت ضروری ہے کیونکہ جو شخص اصول اور قواعد کا پابند نہیں ہے وہ مثل ایک ایسے جہاز کے ہے جسمین نہ تو بادبان ہے نہ مستول ہے اور وہ ہوا کے جھونکون سے تہ و بالا ہو رہا ہے۔

ایک بڑا مقرر جو کسی مقدمہ مین بحث کرنیکے واسطے روم کو جاتا تھا ایک ڈیمیٹس سے ملا اور اوس سے چند اصول فلسفہ حاصل کرنا چاہا ایک ڈیمیٹس نے اوسکے کلام کا اعتبار نکیا اور خلق سے پیش نہین آیا بلکہ کہا کہ تم کچھہ سیکھنا نہین چاہتے صرف میرا امتحان کرنا تمہین مقصود ہے۔ مقرر نے جواب دیا کہ اگر مین اس قسم کی چیزونکی طرف متوجہ ہوتا تو مین بہی مثل تمہارے مفلس بغیر کسی ساز و سامان کے ہو جاتا۔ ایک ڈیمیٹس نے جواب دیا کہ مجھے ان چیزون کی ضرورت نہین ہے اور باوجود اسکے تم مجھسے بہمہ وجوہ بہت زیادہ [illegible] رہوگے کیونکہ [illegible] پرواہ نہین ہے اور تمکو ضرورت ہے [illegible] ہین [illegible] سے زیادہ [illegible] نہین [illegible] اور نہ مین خوشامد کرتا ہون۔ یہی سب چیزین ہین جو میرے پاس ہتی ہین اور جنکو مین تمہارے سونے اور چاندی کے اسباب سے زیادہ عزیز خیال کرتا ہون۔ میرا دماغ میرے واسطے مثل ایک بادشاہت کے ہے جسمین بجاے تمہارے مضطربانہ کاہلی کے قسم قسم کی محدود راحت و آسایش حاصل کرتا ہون۔ تمہارے مقبوضات تمہین قلیل المقدار معلوم ہوتی ہین اور میرے مملوکات مجھے بہت عظیم الشان نظر آتے ہین۔ تمہاری خواہشات بالکل ناکافی ہین اور مین ہر طرح سیر ہون۔

طباعی اور ذہانت دنیا مین کمیاب نہین ہین لیکن کیا انپر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ کبھی نہین تا وقتیکہ انکی بنیاد صداقت اور راستبازی پر نہو۔ سب سے زیادہ یہی صفت ہے جس سے آدمی کو عزت اور وقعت حاصل ہوتی ہے دوسرے انکو اوسپر اعتبار ہوتا ہے۔

یہہ چال چلن کے پیرایہ مین اپنے کو دکھلاتی ہے یہی راستبازی اور کامونکی سچائی ہے جو اپنے کو اقوال اور افعال کے ساتھہ ظاہر کرتی ہے۔ اسکے معنی اعتبار کے ہین یہی دوسرونپر ثابت کرتی ہے کہ ایسے چال چلن کا آدمی قابل اعتبار ہے۔

وہی شخص دنیا مین قابل قدر ہے جو معتبر سمجھہ لیا گیا ہے کیونکہ یقین ہے کہ وہ نادانستہ بات زبان سے نہ نکالیگا اور جو بات کہیگا اوسکو وہ کر سکتا ہے۔ کرتا ہے اور کریگا۔ پس راستبازی بنی نوع انسان کی عزت اور اعتبار کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

دنیا مین بسر اوقات کے واسطے چال چلن۔ تحمل۔ بردباری۔ اور اصول [illegible] زیادہ ضروری ہے بہ نسبت جودت۔ ذہانت اور دماغی قوت کے۔ پس خاص یا عام طور پر زندگی بسر کرنیکے واسطے ایسی دانست کی بہت کچھہ احتیاج ہے جو بالکل راستی پر مبنی ہو۔ گو صحیح چال چلن والے آدمی کی شہرت ترقی پذیر نہو لیکن اوسکے سچے اوصاف بالکلیہ پوشیدہ نہین رہ سکتے۔ اگرچہ بدقسمتی اور نامساعدت زمانہ سے اکثر اشخاص ایسے لوگونکی جانب سے بدظن اور بدگمان ہونگے لیکن اونکا تحمل استقلال اونہین فایز المرام کریگا اور بالآخر وہ اپنے کو دوسرونکے نزدیک اوس عزت اور بزرگی کے لایق تسلیم کرا لینگے جسکی وہ فی الحقیقت مستحق ہین۔

کہا جاتا ہے کہ اگر شریڈن کے چال چلن مین راستبازی ہوتی تو وہ سارے دنیا کا حکمران ہو جاتا لیکن اس کمی سے اوسکی نمایشی دادو دہش بالکل فضول ثابت ہوئی۔ ایک مرتبہ ڈلیپی نے جب اپنے بقیہ تنخواہ کے واسطے تقاضا کیا تو شریڈن نے اوسکو سخت سرزنش کی اور کہا کہ تم اپنا درجہ بالکل بھول گئے ڈلیپی نے فوراً جواب دیا کہ مجھہ مین اور آپ مین جو فرق ہے اوسے مین بخوبی جانتا ہون بلحاظ نسل خاندان اور تعلیم کے آپ مجھسے مرجح ہین لیکن مین بہ اعتبار زندگی۔ عادات اور چال چلن کے مجھکو آپ پر بدرجہا فوق ہے۔

شہر ڈبلن کے ملک کا رہنے والا برک نامی ایک شخص عمدہ چال چلن کا آدمی تہا
پورا پینتیس ۳۵ برس کا بہی نہ ہوا تہا کہ اوس نے پارلیمینٹ مین جگہہ حاصل کر لی اور انگلستان
کی انتظامی تاریخ مین بڑی ناموری پیدا کی۔ باوجودیکہ برک فیاض اور اعلے درجہ
کے چال چلن کا آدمی تہا لیکن اوسمین بہی ایک جزو کی ایسی کمی تہی جس سے بہت کچہہ
نقص واقع ہو گیا یعنی اوسکی طبیعت مین نرمی نہین تہی وہ ہمہ تن تنک مزاج تہا۔ اس ادنی
صفت کی کمی سے اوسکی بڑی بڑی داد و دہش اور بخششین بالکل بے سود اور بے نتیجہ
اثر رکہتی تہین۔ چال چلن کی تکمیل چہوٹے چہوٹے مختلف واقعات
سے ہوتی ہے جو تہوڑے سے بہت انضباط اور اختیار کے ساتہہ ہون۔ جسطرح کوئی ایسا
بال نہین ہے جو سایہ فگن نہو اوسیطرح اونے سے اونے کام بہی ایسا نہین ہے جسکا کچہہ نتیجہ نہو۔

جملہ خیالات۔ محسوسات اور امورات کا انحصار طبیعت۔ عادت اور قوت مدرکہ کی درستی
پر ہے جنکی ناگزیر تاثیرات آیندہ زندگی کے کل کامون پر حاوی ہین۔ اسیطرح چال چلن کا معمولی
تغیر بہلائی اور برائی دونون جانب ہوتا ہے جس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خواہ نیکی کرکے
اوسمین ترقی دین یا بدی کرکے اوسے تنزلی کی حالت ڈالدین۔

مسٹر رسکن کا قول ہے کہ میرے زندگی مین کوئی ایسی بیوقوفی اور حماقت
باقی نہین رہی جس نے میرے خلاف میرے مسرتونکو زایل اور قوت مدرکہ کو
باطل کرنا نہ چاہا ہو۔ لیکن میری زندگی کی گذشتہ کوششین جنمین راستی اور عمدگی کی
شعاعین نمایان تہین میری معین رہین اور مجہے اپنے ہنر کے قایم رکہنے مین بہت
کچہہ مدد دی۔

اعلے درجہ کا چال چلن بغیر کوشش کے کسی طرح نہین قایم ہو سکتا اور جسکے
واسطے دایماً اپنے نفس کی نگرانی۔ طبیعت کی پابندی اور مزاج پر خود اختیاری حاصل
کرنیکی مشاقی بہت ضروری ہے۔ اگرچہ اس کے عملدرآمد مین بہت سے اسباب

مانع اور سدراہ ہونگے چندروزہ ناکامی کا سامنا ہوگا طرح طرح کی دقتون اور مشکلونکا مغلوبانہ طور پر مقابلہ ہوگا لیکن انسان کو دلجمعی اور مستقل مزاجی سے کام کرنا لازم ہے اور اپنے ہونہار انہ کامیابی سے کبھی مایوس نہونا چاہئیے - اسی قسم کی کوششون سے ہم چال چلن کے اوس زینہ تک جا سکتے ہین جہان ابتک ہمارا قدم نہین ہونچا ہے اور گو اسمین کچھہ کمی رہجائے لیکن راستبازی کے ساتھہ جو کوششین منزل مقصود تک پہونچنی ہین ہو سکتی ہین اوسکے صرف کرنے سے ہم باز نہین رہ سکتے - انسان کو صرف یہہ لازم نہین بلکہ اوسکا فرض ہے کہ عمدہ چال چلن حاصل کرے - یہی نہین کہ دولتمند ہو دل کا بھی امیر ہونا چاہئیے - دنیاوی درجون مین معزز ہونا کافی نہین ہے بلکہ سچی عزت حاصل کرنی چاہئیے - بے انتہا ذہانت نہین بلکہ خداترسی عمدہ صفت ہے ذی اختیار اور مقتدر ہونے کے ساتھہ ایماندار - راستباز - اور دیندار بھی ہونا ضروری ہے

پرنس کنسرٹ جو ایک پاکیزہ خیال آدمی تھا اوسکی عادت تھی کہ لوگونکو محض اپنے طبیعت کی عمدگی سے تحریک اور ترغیب دیتا کہ جب ملکہ وکٹوریا ولنگٹن کالج مین سالانہ انعام تقسیم کرین تو اون لڑکون کو انعام نہین ملنا چاہئیے جو بہت تیز ہون - محنتی یا چالاک ہون یا بالکل کتاب کے کیڑے ہون بلکہ انعام کا اون لڑکون کو استحقاق حاصل ہے جو شریف ہین یا جنسے یہہ امید ہو کہ وہ عمدہ طبیعت اور نیک خصلت مین اپنے کو ظاہر کرینگے -

جب چال چلن کے اصول پر بالتصمیم ارادے سے عملدرآمد ہوتا ہے وہ بڑے بڑے کامونسے اثر پہونچایا جاتا ہے - تو ایسی حالت مین گویا انسان نہایت دلیری سے اور استقلال کے ساتھہ اپنا فرض پورا کرتا ہے اور تب کہا جا سکتا ہے کہ انسان اپنے وجود کے باعث کو سمجھا ہے -

پس چال چلن کی صورت وہ بلا پس و پیش ظاہر کرتا ہے اور بہادری کے

خیالات اپنے دل مین مجتمع کرتا ہے۔ اور زندگی مین ایسے آدمیونکے افعال
کی شہرت ہوتی ہے اور دوسرونکے واسطے تمثیل قایم ہوتی ہے اونکے
اقوال ہمیشہ قایم رہتے ہین اور اونہین احکام کے مطابق عملدرآمد کیا جاتا ہے
جس طرح لوتھر نے اپنے اقوال کی شہرت کا نقارہ جرمنی مین بجایا اور اپنی
زندگی کو ملک والونکے طرز معاشرت کے واسطے نظیر قایم کردیا جسکی مثال
اتبک جرمنی مین موجود ہے۔۔

لیکن موثرانہ قوت بغیر راستبازی اور نیکی کے مخزن عیوب ہے۔
نوالس کا قول ہے کہ اخلاقی تکمیل کے خیال کا خطرناک مخالف تحکمانہ اور
موثرانہ زندگی کا خیال ہے جسمین کبر وحسد خودغرضی اور جملہ خباثت کوٹ
کوٹ کر بھری ہین۔ اس قسم کے آدمیون مین جابرون اور دنیا کے برباد
کرنے والونکی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے جنکو قادر مطلق نے اپنے
ممتنع التفتیش منشا رسے خلق مین جبر وظلم کا کام انجام دینے کیواسطے پیدا کیا ہے
تحکمانہ خیال کا آدمی اوس نیک طینت شخص سے بالکل جداگانہ ہے
جسکے افعال راستبازی پر منحصر ہین اور جو قانون قدرت کی پابندی کے
ساتھہ اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ معمولی کاروبار۔ امور متعلق عامہ خلایق
اور اپنے خانگی زندگی مین راستباز اور ایماندار اپنے جملہ امور اور اقوال
وافعال مین سچا رہتا ہے۔ وہ اپنے دشمنون اور عاجزون کے ساتھہ
رحمدلی اور فیاضی سے پیش آتا ہے۔ جس اصول کا مصداق شریڈن
تھا جو باوجود اپنے ناعاقبت اندیشیونکے فیاض تھا اور کسیکو تکلیف نہین دیتی
چال چلن والا آدمی ایماندار ہوتا ہے وہ اپنے اقوال اور نیز کل حرکات
وسکنات مین قوت ایمانی کا شمول رکھتا ہے۔ چال چلن والا آدمی مغز

بھی ہوتا ہے - کیونکہ عزت نوع انسان کی خوشی کے واسطے بہت ضروری
ہے بغیر اسکے نہ تو خدا پر اور نہ انسان پر یقین اعتماد اور اعتقاد ہو سکتا ہے
عزت کو مذہب کا مرادف سمجھنا چاہئے کیونکہ یہہ آپس میں ایک دوسرے
کو متفق کر کے بار سنبھالنے کی جانب رجوع کرتا ہے -

حضرت ہامس اور بری کا قول ہے کہ دانشمند آدمی واقعات کا
تجربہ کرتا ہے اور دانش و تجربہ میں ایک ایسا باہمی تعلق ہے جسکے اتفاق سے
افعال کے نتیجے ظاہر ہوتے ہیں - وہ کسی اثر کے واسطے نہیں جلکہ قوت
تاثیری سے راغب ہو کر شہرت حاصل کرتا ہے لیکن بوجہ توحد خیال
ایک حالت سے عملدرآمد کرتا ہے - اور قوت مدرکہ کو قدرت کا بیش بہا
عطیہ سمجھکر عقلمندوں کا دوست بے پروا اشخاص کا منونہ - برائیوں کا علاج ہے
اور خود اپنے ارادوں کی رہنمائی کرتا ہے - وہ اپنے مجمع میں مثل مینار بان
کے ہے جسکی شعاع اونہیں راہ راست دکھلاتی ہے -

پس وقت اوس سے بھاگتا نہیں بلکہ ساتھ جاتا ہے وہ زمانہ میں
اپنی دماغی قوت سے بہ نسبت جسمانی طاقت کے زیادہ کام لیتا ہے -

ارادے کی مضبوطی اور کوشش کی قوت کو چال چلن کی روح
خیال کرنا چاہئے - جہاں یہہ سب مستقیم ہونگی وہان تو کامیابی ہو جگی ہی
اور جہاں یہہ اوصاف نہیں ہیں تو وہان ہر طرح کی مایوسی - اور ناامیدی
کا سامنا ہے -

مضبوط آدمی کی مثال اس اشارے سے دی جاتی ہے جسطرح پانی کی نہر
اپنے واسطے خود راستہ بنا لیتی ہے - مستقل مزاج اور پاکیزہ خیال آدمی
صرف خود ہی اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کی بھی قابل الزام

کرنیکا باعث ہوتا ہے۔ اوسکا ہر ایک کام ذاتی وقعت اعتبار اور ارادے سے ہوتا ہے اور ہر طرح قابل قدر و تحسین ہے لوتھر کرامول۔ واشنگٹن پٹ اور ولنگٹن مین البتہ اس قسم کی ہمت و دلیری موجود تھی مسٹر گلیڈسٹن نے سابق لارڈ پامرسٹن کی تعریف مین ایک دفعہ ہاوس آف کامنس مین بیان کیا کہ مجھے اچھی طرح یقین ہے کہ صرف ارادہ کی مضبوطی اور فرایض کی سمجھ نے اوسکو اتنی قابلیت پیدا کر دی کہ وہ ہم لوگونکے واسطے مثل ایک نمونہ کے تھا جسکی ہم تھوڑی بہت انجام فرایض مین تقلید کرتے ہین یہ ارادہ ہی کی مضبوطی تھی جس نے پیرانہ سالی کے ضعف کو انصرام امور عظیمہ مین قریب نہین آنے دیا۔ لارڈ موصوف کی ایک اور صفت یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اوسکے مزاج مین غیظ و غضب بالکل نہین تھا یہ اوسکی کوششونکا نتیجہ نہین بلکہ دماغی قوت کا گرانبہا اثر اور قدرت کی بیش بہا بخشش تھی۔

یہ صفت ہمیشہ یاد رکھنے اور تقلید کے لایق ہے جو انجام فرایض و حقوق مین ہماری امدگاری کا ذریعہ ہے۔ اور اس عمدہ مثال پر عملدرآمد کر کے ہمکو لارڈ موصوف کی تعریف و تحسین کرنی چاہیے جسکے وہ ہر طرح مستحق ہین۔

ہر گروہ کا پیشوا اپنے ہم طریق آدمیونکو کشش مقناطیسی کے مانند اپنے جانب رجوع کر لیتا ہے جس طرح سر جان مور نے اپنے کثیر التعداد سردارون کے مجمع مین سے تینون بھائیونکو منتخب کر لیا اور ان لوگون نے بھی اوسکو اپنے حسن کارگذاری سے بہت کچھ خوش کیا۔

سر جان مور کی خوش اخلاقی۔ بہادری اور بے خوفی نے ان لوگونکو کامل طور پر اپنا مطیع بنا لیا تھا وہ ان لوگونکے واسطے مثل ایک نمونہ کے تھا جسکی تقلید مین یہ خود بھی حتے الامکان کوشش کرتے تھے۔

سر ولیم ٹیمپل کی سوانح عمری لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ ان لوگونکے چال چلن کی پختگی اور تکمیل کا باعث سر جان مور ہے اور یہہ اون کے لئے کچھہ کم فخر کی بات نہین ہے کیونکہ ٹیمپل کے دماغی اور طبعی قوت کے جو نتایج عین سر جان مور کے ذکاوت اور فراست کا ثبوت ہے۔

مضبوط چال چلن والے آدمیونمین ایک قسم کی متعدی قوت ہوتی ہے جو دوسرونکے اوپر بھی اثر کراتی ہے۔ جس طرح دلیرونکو دیکھکر کم ہمتونکو بھی کچھہ نہ کچھہ جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اونکی متابعت کے واسطے مجبور ہو جاتے ہین۔ ٹیمپل کا بیان ہے کہ ویرا کی لڑائی مین اسپین والونکی شکست کے بعد اثنائے ہزیمت مین ایک شخص ہولک نامی اپنا گھوڑا دوڑا کر بے تامل فرانسیسی فوج کے سامنے آیا اور ٹوپی اوتار کر اپنی فوج کی ہمت اور جرأت بڑہائی تاکہ وہ فرانسیسیونکا مقابلہ کرین اوسکے اس فعل سے اسپین والونمین ایسا جوش پیدا ہو گیا کہ ساری فوج نے اوسکی مدد مین حملہ کیا اور ایکبارگی فرانس والونکو شکست دیکر پسپا کر دیا۔

اور یہہ ایک معمولی بات ہے کہ بزرگ اور عالی مرتبہ لوگ دوسرونکو بھی اپنے ہی مانند کر دیتے ہین۔ مثلاً کوئی عمدہ اور مستحکم چال چلن والا آدمی کسی معزز عہدہ پر مقرر ہو جائے تو جو لوگ اوسکے ماتحت ہین اونکی ایسی حالت ہو جائیگی کہ گویا اپنی ترقی سے واقف ہو گئے۔

جب کنہیتھم وزیر مقرر ہوا تو اوسکی ذاتی حکومت کل محکمونکے ہر ایک شعبونمین مین پہیل گئی اسیطرح جتنے جہازران نلسن کے زیر حکم تھے سبمین اوس بہادر کی جرأت کا پرتو موجود تہا۔

جب واشنگٹن نے کمانڈر انچیف کے عہدہ پر کام کرنا منظور

کرلیا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا امریکہ کی طاقت دونی ہوگئی۔

۱۷۹۶ء مین واشنگٹن نے بوجہ پیرانہ سالی کے دنیا کے کامون سے علیحدہ ہوکر ورنن کی پہاڑی پر عزلت نشینی اختیار کرلی تھی لیکن جب امریکہ کے پریسیڈنٹ اڈمس کو فرانس کے حملہ کا اندیشہ ہوا تو اوس نے واشنگٹن کو لکھا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین آپکا نام فوج مین لکھہ لون صرف آپکا نام داخل کرلینا زیادہ موثر اور کارآمد ہوگا بہ نسبت اسکے کہ مین بہت سی فوج تیار کرون۔ یہ واشنگٹن کے اعلے درجہ کے چال چلن اور قابلیت کا باعث تھا کہ ملک والے اوسکی اسقدر عزت اور وقعت کرتے تھے۔

ذاتی رعب داب کا ایک واقعہ اور بھی بیان کیا جاتا ہے جو ایک کمانڈر سے ظہور پذیر ہوا۔ برٹش فوج سرورن کے مقام مین پڑی ہوئی تھی اور اوس وقت سولٹ اونپر حملہ کی تیاری کررہا تھا۔ ولنگٹن فوج کا کمانڈر اتفاق سے کہین چلا گیا تھا اوسکی آمد کا بیتابی کے ساتھہ فوج مین انتظار ہورہا تھا کہ ناگہان ایک سوار تنہا پہاڑ پر نمودار ہوا۔ یہہ ڈیوک ولنگٹن تھا جو اپنی فوج مین شامل ہونے کے واسطے آرہا تھا۔ فوج کے کسی جنگ آزما سپاہی نے اوسے غور سے دیکھکر پہچان لیا اور خوشی سے چلا اوٹھا ڈیوک ولنگٹن ایسے مقام پر ٹھہر گیا جہانسے دونون فوجین اوسے اچھی طرح مشاہدہ کرلین سولٹ کے جاسوس نے اوسکو ڈیوک کے آمد سے مطلع کیا۔ ولنگٹن نے سولٹ کی ہیبت ناک صورت دیکھکر اپنے دل مین کہا کہ مین حملہ کرکے اوسے پس پا کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا۔

شخصی چال چلن سے بعض ہو بہو طلسمی کارروائی معلوم ہوتی ہے پامپی کا قول تھا کہ اگر مین اٹلی کی کسی جگہہ پر قدم جماکر کھڑا ہوجاؤن تو میرے

ذات واحد کا جبروت ایک فوج کے برابر ہوگا۔

خلیفہ عمر کے نسبت کہا جاتا ہے کہ اونکی چہڑی سے لوگونکو اتنی دہشت معلوم ہوتی تہی کہ اوتنی کسی دوسرے کی تلوار سے نہین ہوسکتی۔ اسی قسم کے اوسیونکا نام مثل کوس لمن الملک کے مشہور ہے۔

اوٹربرن کے میدان جنگ مین جب ڈگلس مہلک زخم کہا کر زمین پر گرا تو اوس نے وصیت کی کہ مرنے کے بعد میرا نام اس طرح سے بلند کیا جاے کہ مردہ ڈگلس نے لڑائی فتح کی۔ اس فعل سے اوسکے ساتہیونکو ایسے جوش کے ساتہہ جرات ہوئی کہ اونہون نے حملہ کیا اور اپنے دشمنونکو مغلوب کردیا۔ اکثر لوگ ایسے گزرے ہین جنکی شہرت بہ نسبت زندگی کے مرنے کے بعد زیادہ ہوئی ہے۔ ملکرٹ کہتا ہے کہ سیزر کی طاقت اور ہیبت لوگونکے دلونپر اوسکی حالت حیات مین ایسی طاری نہین تہی جیسی کہ موت کے بعد ہوئی۔ ولیم آرینج نے جو شہرت اپنے قتل کے بعد حاصل کی وہ زندگی مین نصیب نہین ہوئی۔

تاریخ اور اخلاق سے ایسی ہی تمثیلین قایم کی جاتی ہین۔ انسان کا طرز عمل اوسکی اثبات قابلیت کے واسطے مثل ایک دایمی یادگار کے باقی رہتا ہے انسان مرنے کے بعد مفقود ہو جاتا ہے لیکن اوسکے خیالات اور افعال موجود رہتے ہین اور اوسکی نسل کے واسطے نقش لازوال کی طرح قایم رہتے ہین اونکی ارواح آیندہ لوگونکی خیالات اور خواہشات کو درست کرکے چال چلین کی تربیت کرتی ہے انہین لوگونکے وجہ سے اعلے درجہ اور برتر مرتبہ کی جانب توجہ رجوع ہوتی ہے۔ پس انہین کو نوع انسان کی ترقی کا سچا سبب سمجہنا چاہیے جس طرح کسی پہاڑی پر چارونطرف روشنی پہیل جاتی ہے اسیطرح [illegible]

آیندہ نسلون کے واسطے اپنی چمک جاری رکھتی ہے۔

عالی مرتبہ لوگونکی عزت و عظمت کرنا ایک قدرتی بات ہے اگرچہ جس قوم سے اونکو تعلق ہے اوسے چھوڑ دیتے ہین لیکن وہ صرف اپنے ہمعصرونکو اعلے درجہ تک نہین پہونچاتے بلکہ اونکے بعد جو آنیوالے ہوتے ہین اونہین بھی ترقی کی راہ بتاتے جاتے ہین۔ اونکی بڑی بڑی مثالین اونکے ورثہ دارونکی میراث ہین اونکے کارنامے اور خیالات نوع انسان کے واسطے جلیل القدر متروکے ہین۔ وہ لوگ گزشتہ اور موجودہ زمانہ کی مطابقت کرتے ہین آیندہ زمانہ کے آنیوالونکو ترقی کرنے مین مدد دیتے ہین چال چلن کی عزت قایم کرنے کے اصول مرتب کر کے ہمارے دماغ مین نصایح اور دانشمندانہ افعال کی تاثیر پیدا کرتے ہین جو زندگی کے واسطے ایک قابل قدر اور بیش قیمت چیز ہے۔

خیالات اور افعال سے جب چال چلن کی ایک شکل قایم ہو گی تو اوسکو لازوال سمجھنا چاہیے کسی غور کرنیوالے کے خیالات انسان کے دماغ مین صدہا برس تک قایم رہتی ہین یہانتک کہ زندگی کے روزانہ کاروبار مین شامل کئے جاتے ہین۔ انسان کے مرنے کے بعد بھی وہ اوسی طرح گفتگو کرتے ہین اور اپنا اثر ظاہر کرتے ہین۔ گوکہ موسی۔ داؤد۔ سلیمان۔ افلاطون۔ سقراط۔ ژنوفن۔ سنیکا۔ سسرو۔ اور ایپکٹیٹس مر گئے ہین لیکن ابتک ہم سے کلام کرتے ہین کام کرنے والے اور خیال کرنے والے گویا تاریخ کے اصل مصنف ہین کیونکہ چال چلن والے بادشاہ۔ سردار پیشوا دین فلسفی۔ مدبر ملک دوست لوگون نے عدیم الانفصال انسانیت قایم کی۔

مسٹر کارلایل صاف طور پر بیان کرتے ہین کہ معزز طبقہ کے

لوگونکی تاریخ زیادہ ضروری ہے بہ نسبت دنیاوی تاریخ کے اون سے زمانہ کی قومی زندگی کا طرز معاشرت اچھی طرح ظاہر اور ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ اونکا عمل اونہین کے زمانہ کا نتیجہ ہے لیکن خیالات عامہ بہی اونہین کے پیدا کردہ ہین۔ اونکے دماغ مین بڑے بڑے خیالات جاگزین ہوتے ہین جنہین وہ ظاہر کرتے ہین اور انہین خیالات سے واقعات پیدا ہوتے ہین جسطرح حال کے مصلحان قوم نے موجودہ خیال کو آزادی سے درست کیا۔

امرسن کا قول ہے کہ بڑے کام ذی وقعت آدمیونکی محنت سے ہوتے ہین۔ جس طرح اسلام کی بنیاد محمدؐ سے ہوئی۔ اور پوریٹنزم کو کالون نے جاری کیا۔

ذی وقعت لوگ اپنے خیالات کو قوم مین مثل ایک نقش کے قایم کردیتے ہین جس طرح لوتھر نے جرمنی مین کیا اور ناکس نے اسکاٹلینڈ مین۔ اور اٹلی کے واسطے اگر کوئی شخص ہوسکتا ہے کہ جس نے اپنی عمدہ یادگار قایم کی ہو تو وہ ڈینٹی ہے۔ اٹلی کی حالت تنزلی مین اوسکے دلسوز اقوال نے قوم کی بہت کچھ مدد و اعانت کی وہ اپنی قومی آزادی کا وکیل تھا اور اوسکی محنت مین موت و جلاوطنی کا دلیری سے متحمل تھا۔ اوس کے مرنے کے بعد اٹلی کے تعلیم یافتہ لوگون نے اوسکی کتاب زبانی یاد کرلی تھی اور ہر وقت سوتے جاگتے اوسکا ذکر کرتے اور فی الحقیقت وہ انہین تعریف و توصیف کا مستحق بہی تھا۔

انگلستان مین بہی ملکہ الزیبتھ کے عہد حکومت مین اسی قسم کے بڑے بڑے علما اور حکما کا مجمع ہوگیا تھا جنکے اسماے گرامی ذیل مین درج کئے جاتے ہین:
شکسپیر۔ اسپیلے۔ برلی۔ سڈنی۔ بیکن۔ ملٹن۔

ہمپڈن ۔ پایم ۔ البٹ ۔ وین ۔ کراموِل اور اوسوقت ان
لوگونکا شمار قدرت کی نایاب نعمتون مین تھا ۔ گزشتہ زمانہ نے ان لوگونکے اقوال
اور خیالات مثل ایک بیش بہا اور گران قیمت میراث کے ہمکو عطا کیئے ہین ۔
واشنگٹن بہی اپنے ایمانداری ۔ راستبازی اور عمدہ افعال سے اپنے بعد
ملک مین گویا ایک گرانبہا خزانہ جمع کرگیا اور اپنی قوم کے واسطے قابل تقلید
نمونہ قایم کرگیا ۔ واشنگٹن کی عظمت صرف بلحاظ ذہانت ۔ طباعی اور
ہوشیاری اوسکے نہین ہے بلکہ بوجہ اوسکی عزت ۔ ایمانداری ۔ راستبازی اور انجام
فرایض کے جسکا مفہوم ایک لفظ مین چال چلن ہوتا ہے قابل قدر ہے ۔
اس قسم کے لوگ ملک کے واسطے اسقدر ضروری ہین جس طرح
جسم کو روح اور آنکھ کو بصارت کیونکہ انکی وجہ سے ملک کی ترقی ہوتی ہے
حفاظت ہوتی ہے اور اپنی زندگی کی تمثیل سے ملک کے واسطے ایک معقول
متروکہ چھوڑ جاتے ہین ۔ کسی مصنف کا قول ہے کہ ایسے لوگونکی یادگار
مثل ایک نعمت غیر مترقبہ کے ہے جو کسی حالت بیچارگی ۔ بربادی ۔ تباہی ۔
یا غلامی مین بہی ہاتھہ سے نہین جاتی ۔ ہر ایک قوم اوسی حالت مین ترقی
کرسکتی ہے جب وہ اپنے بزرگونکے ایجاد کردہ یادگاریونکی تقلید کرے اور
اس طرح پیروی کرے کہ گویا اونکی ارواح پیش نظر ہین ۔ پس اوس ملک پر
کبہی ادبار کی ہوا اپنا اثر نہین کرسکتی جو اپنے رفارمرکو اس طرح مشاہدہ کرے ۔
کیونکہ وہ لوگ موت کے بعد بہی اپنے ملک کے واسطے ویسی ہی مفید ہین
جیسے زندگی مین تھے ۔ جو کچھ اون لوگون نے اپنے وقت مین کیا اوسکی متابعت کا
اونکی آیندہ نسلونکو ہر طرح سے حق ہے ۔ اور اونکی تمثیل ملک والونکی ہمت و جراءت
بڑہانے کے واسطے مثل ایک قومی الاثر دوا کے باقی ہے ۔

لیکن قومی ترقی کے اسباب مین صرف بڑے بڑے آدمیونکا شمار نہین کرنا چاہیئے بلکہ بہہ صرف چال چلن ہے جو کسی قوم مین اونکو بڑا ثابت کردیتی ہے جب واشنگٹن ارونگ - سر والٹر سکاٹ کی ملاقات کو آیا شیفورڈ مین گیا تو اوس سے اپنے گرد نواح کے کسان دوستونکو بلاکر واشنگٹن سے ملایا اور کہا کہ مین آپکو اسکاٹ لینڈ کے لایق اور سیدہے سادے لوگونسے ملاتا ہون - کسی قوم کی چال چلن کا اندازہ اون لوگونکی پر تکلف لیڈی اور جنٹلمین سے نہین ہوسکتا جو روزمرہ ہر جگہہ نظر آتے ہین بلکہ اون لوگونسے تمیز کرنا چاہیئے جو مدبر فلسفی یا اہل دین ہین اور جو قومی گروہ کے خیالات ظاہر کرتے ہین طور وطریقے کی بنیاد قایم کرتے ہین جنسے روز بروز قومی ترقی کو نشو ونما ہوتی ہے اور جو اونمین ایک جان بخش قوت پیدا کرتے ہین کیونکہ فی الحقیقت وہی قوم کے پشت پناہ ہین -

جب تک کہ قوم مین عالی دماغی - راستبازی - ایمانداری - خداترسی اور دلیری نہوگی اوس وقت تک کسی دوسرے قوم مین اوسکی کچہہ وقعت نہین ہوسکتی اور نہ دنیا مین عزت - جس قوم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ ہین اوسپر گورنمنٹ ایمانداری اور عمدگی سے حکومت کرسکتی ہے لیکن جو قوم کہ ناپاک خودغرض - دغاباز - بے ایمان ہے اور قانون کی پابند نہین ہے تولامحالہ اُسکو گورنمنٹ کے سخت احکام برداشت کرنے پڑینگے -

قوم بہی مثل نوع افراد کے گزشتہ رفتار عمر کی یادگارونسے قوت اور مدد حاصل کرسکتی ہے اور یہہ قومی حالت درست کرنے کے لئے بہت ضروری ہے - اس سے موجودہ نسلونکو تقویت اور ترقی ہوتی ہے اور اونکے بڑے بڑے مہمات کی کامیابی سے جرارت اور ہمت ہوتی ہے ... قومی ...

مقرر ہی مثل شخص کے ایک بڑے تجربے کی دولت ہے جسپر عقلمندی
کے ساتھ عملدرآمد کرنے سے ترقی حاصل ہو سکتی اور عروج ہوتا ہے
ورنہ تباہی۔ بربادی اور ناکامی کی ہیبت صورتونکا سامنا ہوتا ہے۔ مثل شخص
واحد کے قوم بھی امتحان سے مستحکم و پختہ ہو جاتی ہے کیونکہ تاریخ مین گذشتہ
لوگونکے اون مہمات اور مشکلات کی کامیابیونکا ذکر ہے جسکے سبب سے
چال چلن مین اونکی شہرت ہوئی آزادی اور حب الوطنی کا شوق اگرچہ بہت کچھہ
مفید ہے لیکن آزمایش اور تجربے کو سب پر فوق ہے۔

حب الوطنی کے یہہ معنی نہین ہین کہ بیٹہکر فضول شور و غل مچاتے شکایت
کرے اور مدد کے واسطے فریاد کرے بلکہ حب الوطنی کے یہہ مطلب ہین
کہ ملک مین عمدہ کامونسے ترقی کی جاسے۔ راستبازی اور دلیری سے فرائض
پورے کئے جاوین۔ جن لوگون نے اگلے زمانے مین کارنمایان کئے
ہین اونکی مثالین پیش کرکے ملک مین جرارت وہمت پہیلائی جاسے تاکہ
ترقی اور عروج حاصل ہو۔

قوم کے لئے یہہ ضرور نہین کہ اوسمین مردم شماری زیادہ ہو بلکہ لازم ہے
کہ اوسمین لائق اور قابل ہون۔ قوم مین آدمیون کی تعداد اور ملک کی وسعت
بہت ہو سکتی ہے لیکن اس سے کچھہ اوس قوم کو فخر نہین ہو سکتا۔ بنی اسرائیل
کی قوم مین بہت تہوڑے آدمیونکی تعداد تھی لیکن اوس قوم نے اپنے
زمانہ مین کیسے بڑے بڑے کام کئے اور نوع انسان کے واسطے
دنیا مین کیسے مدلل اصول قایم کر گئے۔ اتہنس اور یونان کی آبادی
کچھہ بہت زیادہ نہین تھی لیکن وہانکی قوم مین کس قدر حب الوطنی کا جوش تھا
اور کیسے کیسے علوم و فنون مثل حکمت و فلسفہ کے وہانسے ظاہر ہوئے۔

لیکن اتھنس کی ناگہانی تنزلی کا باعث بہ نسبت ترقی کے اسوجہ سے زیادہ تر حیرت افزا ہے کہ وہانکی قوم نے ایکبارگی اپنے اخلاق کو خراب کر دیا اور اونکی عورتون نے باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے اپنے دامن عصمت کو فسق و فجور کے دہبون سے الودہ کر ڈالا۔

اسیطرح روم کے ادبار اور تنزلی کی وجہ تہی وہانکے باشندونکی بداعمالی کاہلی۔ اور عیش پسندی ہے۔ باشندگان روم کے دماغ مین کبر و نخوت کی مذموم و قبیح ہوا بہر گئی۔ اونہون نے صرف اپنے بزرگونکے کارنامونکو اپنے افتخار کا باعث سمجہہ لیا جسے یک بیک اونکی ترقی اور عروج کا چمکدار ستارہ ادبار و تنزلی کی تیرہ و تار گہٹا مین چہپ کر غائب ہو گیا۔ پس جو قوم عیش و عشرت کاہلی اور لہو و لعب مین مصروف ہو جائیگی اوسکو کسی نہ کسی دن تباہی و بربادی کے بحر عمیق مین سکونت گزین ہونا پڑیگا۔ اور دوسرے جفاکش و مستعد قوم اونکی قایم مقامی کرے گی۔

لوئی چہاردہم نے اپنے وزیر کالبرٹ سے ایک دفعہ سوال کیا۔ کونسی وجہ ہے کہ باوجود فرانس کی اتنی بڑی وسعت اور آبادی کے مین بالینڈ ایسے چہوٹے ملک پر فتحیاب نہوسکا وزیر نے جواب دیا کہ خداوند ملک کی بڑائی وسعت اور مردم شماری کی زیادتی پر نہین منحصر ہے بلکہ باشندگان ملک کی قابلیت پر ہے چونکہ ڈچ والے لایق۔ جفاکش اور مستعد ہین اسی وجہ سے اونپر فتحیابی مشکل ہے۔

اسی قسم کی ایک حکایت اور بہی ہے کہ جب ۱۶۳۱ء مین بادشاہ اسپین نے اپنے وکیلون اسپنولا اور رچارڈ ڈٹ کو کسی عہدنامہ کی تکمیل کے واسطے ہالینڈ مین روانہ کیا تو اونہون نے وہان جاکر اتفاقاً دیکہا کہ ساتہہ آدمی

کشتی پر چلے آرہے ہین اور کنارے پر پہونچکر اون لوگون نے گھاس پر بیٹھکر اپنے کھانے کا بندوبست شروع کردیا۔ یہہ دیکھکر ان دونون وکیلون نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہہ کون ہین اوس نے جواب دیا کہ یہہ ہمارے عبادت گذار حکمران اور نائب الریاست ہین۔ تب دونون سفیرون نے آپسمین مشورہ کیا کہ انسے مصالحت کرلینی چاہئیے کیونکہ انپر فتحیابی بالکل غیر ممکن ہے۔

جو قوم کہ اپنی حالت مین ترقی کرنی مسدود کردیتی ہے وہ عنقریب اپنی بربادی کی خطرناک بنیاد قایم کرتی ہے اور جس قوم مین کہ ایمانداری۔ راستبازی دیانت داری۔ اور انصاف کے مطابق عملدرآمد نہین ہوتا تو اوسکو قوم کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہین ہے۔ اور جس قوم مین کہ دولت لہو ولعب اور عیش و عشرت کے کامون مین صرف ہوگئی ہو اور اوس قوم مین عزت۔ نیکی۔ وفاداری اطاعت برائے نام رہگئی ہو۔ پس اگر اوس تاریک حالت مین خوش نصیبی سے کوئی ایماندار شخص ہو اور اپنے قوم کی مدد و اعانت کرنے پر مستعد ہو تو صرف یہی ایک بقیہ امید ہوسکتی ہے کہ ہر ایک شخص اپنے چال چلن کو درست کرے کیونکہ صرف اسی ایک کوشش سے قوم مین کچھہ سنبھلنے کی حالت پیدا ہوسکتی ہے اور اگر بدقسمتی سے قومی چال چلن کی تربیت لاعلاج ہو تو پھر ہرگز کوئی دوسرا ذریعہ اصلاح کا نہین ہے۔

(مترجم) ناظرین اخا صکر ملک کے نوجوان اور ہوشیار تعلیم یافتہ! اپنے اس باب کو صرف سرسری نظر سے دیکھہ لیا ہوگا۔ میرے خیال مین کسی کتاب کو اس طرح سے پڑھ لینا کہ پھر اوسکے مضامین کا دماغ مین کچھہ بھی اثر نرہے بالکل فضول ہے۔ پس مین باادب آپسے گزارش کرتا ہون کہ اسکو دوبارہ غور سے ملاحظہ کیجئے اور جن نامی گرامی اشخاص کی تمثیلین اس باب مین

مندرج ہین اونہین ذہن نشین کر لینے کی کوشش کیجیے۔ انکی یادداشت آپکے حق مین بہت ہی مفید ثابت ہونگی۔

آپ خیال کیجیے کہ یہہ اوس قوم کا مصنف ہے اور اون لوگونکے کارنامے ہین جنکے آباؤ اجداد ابتدا مین چیتیان کماتے تھے اور بجاے اسکے کہ کپڑے پہنین اپنے جسم پر رنگ آمیزیان کرتے تھے۔ لیکن زمانہ کی رفتار نے ایسا پلٹا کہایا کہ یہی قوم روے زمین پر اعلے درجہ کی تعلیم یافتہ مہذب اور شایستہ تسلیم کیجاتی ہے۔ اگرچہ آپ ہی کی قوم کے ممبر کسی زمانہ مین انکے اوستاد تھے لیکن غور کرکے شرمندہ ہونا چاہیئے کہ اب آپکی اور ہماری کیا حالت ہے ہماری حالت مین یہہ ناگہانی تغیر اگرچہ بہت ہی اندوہناک ہے لیکن اس تبدیل کا باعث آپ خود سمجھ سکتے ہین اگر آپکو روم اور اتھنس کے واقعات جو اس باب مین قلمبند ہین یاد ہون۔ مین بجہاو زیادہ لکھکر آپکی طبیعت کو پریشان کرنا نہین چاہتا صرف ایک شعر پر اپنے نوٹ کو ختم کرتا ہون اور اس کتاب کے دوسرے باب کا ترجمہ آپکے حضور مین پیش کرتا ہون۔

سر گذشتم تکود اگر تاب شنیدن داری — سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری

دوسرا باب

اثر طرز معاشرت

اول اور ضروری تعلیم گاہ چال چلن کے واسطے گہر ہے۔ مکان ایک ایسی جگہہ ہے جہان انسان اپنی پیدایش کے ساتھی اعلے درجہ کی بھی تعلیم

پا سکتا ہے اور بدترین خصایل بھی اوسکی طبیعت مین سکونت پذیر ہو سکتے ہین
کیونکہ طرز معاشرت ہی کی تاثیر ہے جس سے چال چلن کا اصول ذہن نشین ہوتا ہے
اور جسکے مطابق انسان کو عمر بھر عملدرآمد کرنا پڑتا ہے جو زندگی کے ساتھ ختم ہوتا ہے
یہہ عام مقولہ ہے کہ طرز و طریقہ سے انسانیت ہوتی ہے یا طبیعت سے لیکن
اصل یہہ ہے کہ طرز معاشرت سے آدمی کو انسانیت حاصل ہوتی ہے۔
کیونکہ طرز معاشرت کی تعلیم صرف طریقہ اور طبیعت پر نہین منحصر ہے بلکہ اوسکا اثر
چال چلن پر ہوتا ہے۔ خاصکر کہ ہر طبیعت مین عادت کا دخل ہوتا ہے۔ چال
چلن مین نیکی اور بدی کا نشو و نما ہوتا ہے۔ اوسی سے نا چاہیے وہ خالص ہونا
مخلوط اصول اور مقولے برآمد ہوتے ہین جسکے مطابق سوسایٹی مین برتاؤ
کرنا پڑتا ہے۔ قانون بجاے خود صرف طرز معاشرت کی تاثیرات کا عکس ہے
چھوٹے سے چھوٹا خیال جو ابتداءً کسی بچے کے ذہن نشین کردیا جاے تو وہ اوسکی
آیندہ زندگی مین مثل ایک پبلک اوپنین یعنی عام خیال کے ہو جائیگا۔ پس
جو لوگ بچونکی ابتدائی تعلیم مین محنت کرتے ہین اونکو زیادہ دقت اوٹھانی پڑتی ہے
بہ نسبت اونکے جو کسی سلطنت کا انتظام کرتے ہین۔

یہہ ایک قدرت کا ترتیب کردہ سلسلہ ہے کہ ابتداے زندگی آیندہ زمانہ کی
تمہید ہے۔ اور دماغ و خیال کی درستی پہلے گھر سے ہونی چاہیے کیونکہ جب
عالم طفولیت گزر جاتا ہے اور شباب کا زمانہ آتا ہے تو ہر شخص کا ایک فیشن جداگانہ
ہو جاتا ہے اور وہ علحدہ اپنی ایک سوسایٹی قایم کرلیتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ
حصول تہذیب کے واسطے گھر مثل ایک پرتاثیر مدرسہ کے ہے۔ کیونکہ آخرالامر
تہذیب سے شخص تعلیم کا سوال قایم ہوتا ہے اوسوجہ سے کہ سوسایٹی کا ہر ایک
شخص چاہتا ہے وہ تعلیم یافتہ ہو یا غیر تعلیم یافتہ ہو اپنے جماعت مین ایک طرح پر عملدرآمد کرتا ہے

جنکے لحاظ سے وہ سوسایٹی مہذب اور شایستہ کیجاتی ہے

ہر شخص کی تعلیم اوسکی شروع پیدایش سے ہونی چاہیے کیونکہ انسان جب دنیا مین پہلے پہل اپنا قدم رکہتا ہے تو وہ بالکل معصوم ہوتا ہے اور اپنی پرورش و تعلیم مین دوسرونکا محتاج - اور جسوقت سے کہ اوسکی پہلی سانس شروع ہوتی ہے اوسوقت سے تعلیم کی بہی ابتدا ہوجاتی ہے - ایک عورت نے اپنے مذہب کے پیشوا سے اپنے بچے کی تعلیم کا وقت پوچہا جسکو پیدا ہوئے ابہی صرف چار برس گزرے تہے اوس نے جواب دیا کہ "بیگم صاحب اگر اپنے اپنے بچے کی تعلیم جسوقت تک نہین کی تو وہ چار برس بالکل ضایع کرڈالے جسوقت سے کہ بچہ مسکرانا شروع کرے اوسوقت سے اوسکی تعلیم و تربیت کا موقع حاصل ہے"

اوس ابتدائی حالت کی تعلیم یہہ ہے کہ اوسکے سامنے ایسے عمدہ نمونے پیش کئے جایئن جسکی تقلید کرنے سے (کیونکہ یہہ مادہ اونمین فطرتی ہوتا ہے) اونکی رگ وپے مین اوسکا اثر پہیل جاوے - جس طرح خربزہ کو دیکہکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے بعینہ یہی کیفیت بچونکی ہوتی ہے - پس اونکے لئے بڑی تعلیم یہہ ہے کہ عمدہ مثال قایم کی جاوے -

اگرچہ کیسے ہی خفیف خفیف چیزونکو مطابق بچونکی چال چلن قایم ہوجاتی ہے لیکن تاہم مرتے دم تک وہ عادتین پیچہا نہین چہوڑتی - ملٹن کا قول ہے کہ جس طرح صبح ہونے سے دن کی امید ظاہر ہوتی ہے اوسی طرح لڑکپن کے وقت سے انسان کی آیندہ زندگی کا حال مستنبط ہوتا ہے - پس جس قسم کی ابتدا مین تعلیم ہوتی ہے اوسکے مطابق نیکی اور بدی ذہن نشین ہوجاتی ہے جو مدت العمر قایم رہتی ہے -

جب بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو گویا وہ دنیا کے پہاٹک تک ابھی پہونچا ہے کہ آنکھ کہولتے ہی اوسکو گرداپنے صدہا قسم کی عجیب و غریب چیزین نظر آتی ہین جنپر پہلے تو اوسکی صرف حیرت انگیز نگاہین پڑتی ہین لیکن رفتہ رفتہ وہ اون عجائبات کو غور سے دیکھنا۔ اجمال کرنا۔ مقابلہ کرنا سیکھتا ہے اور تب اوسکی دماغ مین خیالات و تصورات پیدا ہونے شروع ہوتے ہین۔ پس اگر اس حالت مین دانشمندانہ تعلیم ہو تو فی الحقیقت اوسکی فوری ترقی بہت ہی تعجب خیز ہوجاے۔ لارڈ بروہم کا قول ہے کہ جس قدر ضروری چیزین اور اصول چار برس کے سن مین بچہ سیکھ لیتا ہے اوس قدر وہ اپنی بقیہ زندگی مین بھی نہین حاصل کر سکتا۔ اس عالم طفولیت مین جو معلومات بچونکو حاصل ہوجاتی ہے اور جو خیالات دماغ مین متمکن ہوجاتے ہین وہ اسقدر قوی الاثر ہوتے ہین کہ اونکو کالعدم فرض کر لینے کے بعد بھی کسی کیمبرج یا آکسفورڈ کے ڈگری یافتہ کی قابلیت اونکے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتی۔

وہ لڑکپن ہی کا زمانہ ہے جسمین خیالات فوراً ذہن نشین ہوجاتے ہین اور بہت خفیف اشتعال سے روشنی پیدا ہوجاتی ہے۔ اوسوقت کی باتین ہمیشہ دماغ مین قایم رہتی ہین۔ مسٹر اسکاٹ کی نسبت مشہور ہے کہ جسکو شاعری کا شوق اپنے ماں کے اشعار سننے سے ہوا اور اوسوقت مین جبکہ وہ ایک حرف بھی پڑھنے کے لائق نہین تھا۔ عالم طفولیت مثل ایک ایسے آئینہ کے ہے جسمین آیندہ زمانہ کی وہ سب باتین ظاہر ہوتی ہین جو ابتدا مین قایم کی جاتی ہین

گھر ایک ایسی جگہہ ہے جہان بچے پرورش پاتے ہین اور طرز معاشرت

کے مطابق اپنے کو بھلائی یا برائی کی صورت مین ظاہر کرتے ہین۔ پس جس خاندان مین کہ عمدہ فرایض جاری ہین۔ جہان عقلمندی سے طبیعت و دماغ کی تربیت کی جاتی ہے۔ جہان روزانہ زندگی مین نیکی اور ایمانداری کا برتاؤ ہے اور جہان دانشمندی۔ مہربانی اور محبت کی تعلیم ہوتی ہے تو اوس خاندان کے بچے البتہ لایق۔ دانشمند۔ ہونہار اور فیضرسان ہو سکتے ہین۔

اور برعکس اسکے جس خاندان مین جہالت بیوقوفی اور خودغرضی پھیلی ہوئی ہے تو وہانکی اولاد بھی جاہل۔ ناشایستہ اور غیر مہذب ہو جائیگی۔ ایک قدیم یونانی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی بچے کا معلم کوئی غلام مقرر کیا جاے تو ہمارے پاس بجاے ایک کے دو غلام ہو جاینگے۔

چونکہ بچون مین تقلید کا قدرتی مادہ ہوتا ہے لہذا وہ کبھی اس سے باز نہین رہ سکتے کیونکہ جملہ خیالات و عادات طور و طریقے طرز و کلام اونکے واسطے مثل ایک نمونے کے ہوتے ہین جسوجہ سے اونکو نئی چال چلن اختیار کرنے کے لئے اونکے سامنے عمدہ نمونے پیش کرنے چاہئین تاکہ یہ تقلید اونکے حق مین آیندہ زندگی کے واسطے مفید ثابت ہو۔ پس بچونکے واسطے عمدہ نمونے معلم کا حکم رکھتے ہین۔ کسی بچے کی تعلیم یافتہ مان صدہا معلمون سے اچھی ہے کیونکہ اوسکے اقوال و افعال کی روشنی اونکے دماغ اور آنکھونمین بلا مشقت پہونچتی ہے اور اپنا عمدہ اثر ظاہر کرتی ہے۔ اوسکی تمثیل تعلیم سے بدرجہا زیادہ مفید ہے۔ اور بُری تمثیل کے مقابلے مین اعلےٰ درجہ کی تعلیم بھی بالکل بیکار اور فضول ہے اسوجہ سے کہ تمثیل کی تقلید کی جاتی ہے قول کی نہین کی جاتی۔ قول کے برعکس فعل بالکل اوسکی ضد ہے تا ... کسی قاعدہ کی تعلیم و بیداری بحالت بدعملی کوئی عمدہ اثر نہین پیدا کر سکتی۔

ابتدائی تمثیل کو کاولی اس طرح بیان کرتا ہے کہ جیسے درخت کی چھال مین حرفونکے نشان بنا دئے جائین جو درخت کی بالیدگی کے ساتھہ خود بھی بڑھتے جائینگے۔ پس اوس حالت مین کیسا ہی چھوٹا خیال کیون نہ پیدا کر دیا جاوے لیکن وہ کبھی معدوم نہین ہو سکتا۔ اوسوقت کے خیالات کی نقشبندی مثل اسکے ہے کہ جیسے زمین مین تخم ریزی کی جاوے پس جسطرح اس ترکیب سے غلہ پیدا ہوتا ہے اوسی طرح خیالات کی ذہن نشینی سے افعال و اقوال و عادات کی تربیت ہوتی ہے۔

یہہ قول کسی طرح مبالغہ مین نہین داخل ہو سکتا کہ حسرت و مسرت جہالت و قابلیت تہذیب و ناشایستگی صرف عورتونکی تعلیم پر منحصر ہے امرسن کا مقولہ بہت ٹھیک ہے کہ تہذیب و شایستگی کا کافی پیمانہ عورتونکی تعلیم کا اثر ہے کسی خاندان کا بچہ ہو وہ اپنی مانکی گود مین پیدا ہوتا ہے پس اوسکی آیندہ زندگی تعلیم و تربیت اوسکی تاثیر بخش معلمہ کی تمثیل پر منحصر ہے۔

کسی دوسرے کے بہ نسبت عورتونکی تعلیم کا زیادہ اثر ہوتا ہے کیونکہ لوازمات انسانیت مین مرد مثل دماغ۔ قوت ممیزہ اور طاقت کے ہے۔ لیکن عورت مثل طبیعت۔ قوت محسوسہ۔ لطافت۔ تربیت اور تسکین کے ہے۔ اگرچہ مرد دماغ کو درست کرتا ہے لیکن عورت قوت مدرکہ کو ٹھیک کرتی ہے جو خاص چال چلن کے واسطے بہت ضروری ہے۔ مرد ذہن کو خیالات سے مملو کرتا ہے اور عورت دل پر اثر ڈالتی ہے۔ مرد جس چیز کا ہمکو یقین دلاتے عورتین اوسکی محبت ہم مین پیدا کرتی ہین اور آخر الامر خاصکر عورتین ہین جو ہم مین نیکی اور بھلائی کرنے کی قابلیت پیدا کر سکتی ہین۔

جان رینڈلف مدبر امریکہ کہتا ہے کہ مین بالکل کافر ہو جاتا اگر مجھے

اپنی ماں کی ابتدائی تعلیم و بیداری کا خیال نہ آ جاتا۔

طرز معاشرت جس طرح پر شروع زندگی مین قایم ہو جاتا ہے ویسا ہی عمر بھر رہتا ہے۔ ساؤدی کا قول ہے کہ جب تک چاہو زندہ رہو لیکن زندگی کے پہلے بیس سال نتایج سے مالا مال ہین۔ جب ڈاکٹر والکاٹ مرض الموت مین گرفتار ہوا تو اوسکے دوستون نے اوس سے پوچھا کہ اس حالت مین تمہارے واسطے کونسا امر مسرت بخش ہو سکتا ہے اوس نے جواب دیا کہ بچپن کا عود کرنا اور حسرت و مایوسانہ الفاظ مین از سر نو جوان ہونے کی خواہش ظاہر کی تاکہ اپنی حالت درست کرے لیکن افسوس کہ یہہ تمنا اوس نے ایسے وقت مین کی جب اوسکی زندگی موت کی زنجیر مین جکڑی ہوئی تھی۔

گرچہ ہی فن موسیقی کا تاثیر طرز معاشرت درست کرنے کے عورتونکو بہت ضروری خیال کرتا ہے اور فی الحقیقت اوسکا خیال بہت صحیح ہے کیونکہ بچونپر بہ نسبت باپ کے ماں کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جس طرح صبح کی لطیف و خوشگوار ہوا دماغ و طبیعت کو شگفتہ اور تر و تازہ کر دیتی ہے اوسی طرح ماں کی ابتدائی تعلیم بچون مین آیندہ زندگی کے واسطے خوش خلقی۔ مہربانی استقلال اور راستبازی پیدا کر دیتی ہے۔ کسی جگہہ نیک نہاد۔ راستباز اور کفایت شعار عورت کا رہنا اوس جگہہ کے واسطے نیکیون اور مسرتون کا باعث ہے۔ ایسی عورت سے خاندان کے ہر شخص کو فایدہ پہونچ سکتا ہے اور اوسکی موجودگی ہر طرح کے اطمینان اور تسلی کا سبب ہے۔

پس اس قسم کا گھر صرف بچپن ہی کے واسطے نہین مفید ہے بلکہ ہر حالت کے لئے عمدہ ہے۔ وہان ہر شخص ہر عمر و سن میں صبر و تحمل اور انجام فرایض کا طریقہ بخوبی حاصل کر سکتا ہے۔ ازاک والٹن بشپ کین کی ماں کو

لکھتا ہے کہ وہ ایسی عمدگی اور خوش سلیقگی سے خاندان کی خبرگیری کرتی اور ایسے اخلاق و محبت سے بچونکو تعلیم دیتی کہ وہ سب ہر وقت اوسکے ساتھہ رہنا دلسے پسند کرتے تھے۔

اخلاق کا سچا مدرسہ گویا گھر کی تعلیم ہے اور اوسکی معلمہ عملی طور پر عورتین ہین انہین کی تعلیم سے انسان مین ہمدردی کا مادہ پیدا ہوتا ہے **برک** کا قول ہے کہ جو شخص کسی سوسایٹی کی ہمدردی کرتا ہے اوسکو پبلک یعنے عام خلق اللہ کا بڑا ہمدرد سمجھنا چاہئیے۔ اور جس شخص کو اپنے گھر کی محبت ہے اوسکو اپنے ملک سے بہی دوستی ہے۔ لیکن جسقدر گھر طرز معاشرت کے درست کرنے مین مفید ہوتا ہے اوسی درجہ مین مضر بہی ہوتا ہے۔ عالم طفولیت سے لیکر زمانہ شباب تک انکی جہالت سے طرز معاشرت مین نا گفتہ بہی نقصانات واقع ہوجاتے ہین۔ اگر کسی بچے کی تعلیم کوئی نالائق اور جاہل عورت کرے تو آیندہ زندگی مین اس خرابی کا کوئی معقول علاج نہین ہو سکتا۔

نپولین بوناپارٹ ہمیشہ کہا کرتا تہا کہ بچونکی آیندہ زندگی کا دارومدار بالکل اونکی مان پر منحصر ہے۔ وہ اپنی نسبت لکہتا ہے کہ مجھکو یہ انتہا سے ترقی محض مادری تعلیم کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے **بوناپارٹ** کی سوانح عمری لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ اوسکے اوپر کسی کا رعب وداب نہین تھا بجز اوسکی ماں کے جسکی شفقت آمیز تعلیم اور محبت انگیز تنبیہ کو **نپولین** دلسے پسند کرتا اور ہمیشہ وسکی اطاعت کرتا۔

یہہ بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی بچے کا باپ آوارہ و بدچلن ہے اور ماں زیرک وہوشیار ہے تو اوس خاندان مین خرابی نہیں واقع ہو سکتی اور اوس خاندان کے بچے عزت و وقعت کے ساتھہ زندگی بسر کر سکتے ہین لیکن جب اسکے برعکس حالت

ہوتی ہے یعنی مان آوارہ و بدچلن ہو تو گو باپ کیسا ہی نیک چلن ہو لیکن بہ بچونکی
آیندہ زندگی کا طرز معاشرت درست ہونا بالکل شاذ و نادر قیاس کیا جاتا ہے۔
باوجودیکہ بچون پر مادری تعلیم کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے لیکن اونکی گوشہ نشین
اسوجہ سے پوشیدہ رہتی ہین کہ وہ نہایت آسانی اور خاموشی سے اپنی اندرونی
تعلیم کا فرض استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھہ پورا کرتی ہین۔ اور بڑے بڑے
لوگونکی سوانح عمری لکھنے والون نے بہی اون کامیابیونکا مطلق ذکر نہین کیا جو اون
لوگونکی مانکو اونہین سچائی اور بہلائی کی جانب رجوع کرنے مین حاصل ہوئی ہین۔
پس کیا اونکی محنتونکا یہی صلہ ہے۔ ہرگز نہین۔ اگرچہ اونکی جانکاہیونکا کچہہ بہی ذکر
نہین کیا جاتا لیکن تاہم اونکی کوششونکے نتایج ہمیشہ کے واسطے قایم ہوتے
جاتے ہین۔
اگرچہ کوئی عورت جبر مقابلہ کی مصنف - دوربین اور دودکش کی موجد نہین ہوئی
لیکن اونکا مرتبہ ان مصنفون اور موجدون کے بہ نسبت اسوجہ سے بہت زیادہ ہے
کہ اونہین کے بدولت ان تصنیفات اور ایجاد کی قابلیت حاصل ہوئی جسکا شمار دنیا
کے بہترین انعامات مین ہے ڈی میسٹر اپنے خطوط مین اپنی مانکو نہایت
عزت اور محبت کے الفاظ سے یاد کرتا ہے اوسکا قول ہے کہ میری مان فرشتہ
خصلت تہی جسکو انسان کی شکل مین باریتعالے نے پیدا کیا تہا۔ اور جسقدر عمدگیان
اور بہلائیان مجہے حاصل ہوئین وہ میری مان کی وجہ سے۔
جارج واشنگٹن اپنے باپ کی موت کے وقت صرف گیارہ برس کا تہا
اوسکے باپ کی وفات کے بعد صرف ایک بیوہ مان اوسکی پرورش کرنے والی
رہگئی۔ اوسکی مان ایسی قابلیت اور لیاقت کی عورت تہی کہ شاذ و نادر ایسی عورتین
ہوتی ہین۔ شوہر کے بعد اوسکو بچا یک بچونکی تعلیم و تربیت امور خانہ داری انتظامات

جائداد کے بندوبست کی دقتین پیش آگئین - لیکن اوس نے نہایت دانشمندی اور استقلال سے ان سب مشکلونکا سامنا کیا اور پوری کامیابی حاصل کی - اوسکی دانشمندی بیدار مغزی - کوشش و مستقل مزاجی نے جملہ مہمات اور مشکلات پر فتحیابی کی - اوسکی محنت اور مشقت کا یہہ صلہ حاصل ہوا کہ اوس نے اپنے بچونکو دنیا مین بڑے اعزاز و افتخار کے مرتبہ پر دیکھا جو فی الحقیقت اونکے واسطے اسوجہ سے قابل فخر ہے کہ وہی اونکی معلمہ تہی -

نیپولین کی مانکا حال اوپر بیان ہوچکا ہے - **ڈیوک آف ولنگٹن** کی مان بہی کچہہ اوس سے کم نہین تہی اگرچہ اوسکا شوہر صرف ایکسال زندہ تہا اور ڈیوک نے بہی جملہ امورمین اپنے مانکی پوری تقلید کی - کہ ڈیوک کی مان اوسے بیوقوف سمجہا کرتی تہی اور خدا جانے کیون بہ نسبت دوسرے لڑکونکے اوس سے کم محبت کرتی تہی لیکن ڈیوک کے آیندہ زندگی کے واقعات اوسکے مانکے واسطے باعث افتخار ہوئے -

جن لوگونکا نام ذیل مین درج کیا جاتا ہے اونکی مان بہی نہایت لایق و فایق تہین اور اونہین کی تعلیم کا اثر ہے کہ ان لوگونکی شہرت بطور یادگار آج تک باقی ہے **بیکن - ارسکن - بروہم - کیننگ - کرن پریسیڈنٹ ڈوٹس - ہربرٹ - شیلی - اوسلی**

کیننگ کی مان کو کچہہ ایسی خداداد قابلیت تہی کہ ہر شخص کو حسرت ہوتی تہی جس مجمع مین وہ جاکر شریک ہوجاتی تہی وہان اوسکی بڑی تعظیم ہوتی اوسکی لیاقت آمیز اور دانشمندانہ گفتگو سے لوگونکو بہت کچہہ تعجب ہوتا تہا - **کرن** بہی اپنی مانکی دانشمندی اور لیاقت کی تعریف و توصیف کرتا ہے اور لکہتا ہے کہ اگر مجہے دنیا مین کسی چیز پر فخر ہوسکتا ہے تو وہ صرف میرے مانکی علمی قابلیت ہے -

پریسیڈنٹ اڈمس ایک مرتبہ لڑکیونکے مدرسہ مین امتحان لینے کی غرض سے گیا۔ اونمین سے کسی کی اسپیچ نے اوسکے دل پر ایسا غیر معمولی اثر ڈالا کہ اوسے اپنے ماںکی ہوشیرانہ تعلیم یاد آگئی۔ پریسیڈنٹ اون لڑکیون سے کہنے لگا کہ دنیا کی بیش بہا نعمتون مین سے جو مجھے نصیب ہوئی انمین سے ایک گرانبہا نعمت یہہ تھی کہ میری ماں نے مجھے تعلیم کیا جسکا شکریہ مین کسی طرح نہین ادا کرسکتا بجز اسکے کہ مین عزت کے ساتھہ اوسے یاد کرون۔

شعرا اور انشا پرداز ونکی طبیعت پر بہی اونکی ماںکی تعلیم کا بہت کچھہ اثر ہوا جسکی تصدیق اون اشخاص کے نامونسے ہوتی ہے جو ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔ گرے تہامسن۔ ساوزی۔ اسکاٹ۔ بلور۔ گوئٹہہ۔ گرے کے مزاج مین محبت کا مادہ محض اوسکی ماںکی وجہ سے پیدا ہوا کیونکہ اوسکا باپ نہایت تنک مزاج آدمی تہا۔ گرے فی الحقیقت ایک زنانہ نقش آدمی تہا کیونکہ وہ ذرا شرمانا اور بزدل تہا لیکن اس سے کسی قسم کا الزام اوسکے اوپر نہین عاید کیا جاسکتا۔ گرے کی ماں جب مرگئی تو اوسنے سنگ لحد پر یہہ عبارت کندہ کرادی "ایک مہربان اور خیر گیران ماں جسکی متعدد اولاد مین سے صرف مین ہی ایسا بدنصیب تہا کہ زندہ رہا۔"

ایک فرانسیسی مورخ دیباچہ تاریخ مین اپنی ماںکی یاد مین مرقومہ ذیل فقرات لکھتا ہے۔ مین اس کتاب مین مضامین لکھہ رہا ہون لیکن میرے دماغ مین ایک عورت کے ایسے سنجیدہ خیالات متمکن ہوئے ہین کہ مین اونہین کبھی فراموش نہین کرسکتا۔ تیس برس ہوئے کہ وہ عورت مجھسے غایب ہوگئی اور اوسوقت مین بالکل بچہ تہا۔ جس وقت تک وہ میری نگاہون مین زندہ معلوم ہوتی ہے ٭ وہ عسرت کی حالت مین میری شریک رہی لیکن فراغدستی کے وقت شامل نہو سکی۔ مین نے

لڑکپن مین اوسے رنجیدہ کیا لیکن اب اوسے تسلی نہین دیسکتا ہے مجھے اب اوسکی ہڈیون تک کی خبر نہین۔ اوسکی موت کے وقت مین اس درجہ تنگدست تھا کہ دفن کیواسطے زمین بھی نہین خرید کر سکا۔“

”مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مین اوس عورت کا بیٹا ہون جسکے خیالات اور مقولات کی یاد سے اپنی مان کو اپنے سامنے پاتا ہون اور وہ میرے مانکا خون ہے جو مجھمین اپنے بزرگون کی ہمدردی کے واسطے جوش مار رہا ہے اور اونکی یاد دلا رہا ہے جو اب دنیا مین نہین ہین۔“

جس طرح مانکی تعلیم سے شاعرانہ اور عالمانہ خیال بچونکے دماغ مین جلوہ افروز ہوجاتے ہین اوسیطرح مذموم و قبیح خیالات بھی نقشبندی کر لیتے ہین اور اسکی تصدیق و تطبیق لارڈ بایرن کے حالات سے کرنی چاہیے کیونکہ اگرچہ وہ ایک نامبرآوردہ شخص تھا لیکن اوسکی مانکی تلون مزاجی۔ سختی۔ اور خودپسندی نے بایرن پر ایسا اثر کیا کہ وہ بھی ایک ضدی سرکش اور مغلوب الغیظ ہوگیا۔ بایرن مین بھی اپنی مانکے مانند بداطواریان موجود تھین اور جب ان دونومین لڑائی ہوتی اور بایرن مانکے سامنے سے بھاگتا تو وہ منجنیق لیکر اوسکا تعاقب کرتی۔ یہہ برتاؤ ایسا فطرت کے خلاف تھا جس نے بایرن کی زندگی پر بڑا ناپاک اثر ظاہر کیا اور اوسکی مانکی زہرآلود تربیت نے اپنا پورا اثر پیدا کیا۔

بچونکو ابتدا مین علم حساب کی بہت ضرورت ہے اس سے اونکا دماغ درست ہوتا ہے اور اصول اونکے ذہن نشین ہوتے ہین۔ ہرایٹ کا قول ہے کہ لڑکیونکو علم حساب کی بہت کم تعلیم دیجاتی ہے جسکی ناواقفیت سے اونکو بے انتہا نقصانات اوٹھانے پڑتے ہین یعنی جب وہ جوان ہوئین اور اپنے شوہرونکے گھر گیئن تو اصول حساب کی عدم واقفیت سے وہ اپنے اخراجات کا صحیح طور

پر اندازہ کرکے قلمبند نہین کرسکتین اور نہ اوس سے کوئی نتیجہ نکالنے کے قابل ہوتی ہین اس جہالت سے اونہین مالی نقصان بہت کچھہ اوٹھانے پڑتے ہین۔ اور انتظام خانہ داری مین طرح طرح کی دقتین پیش آتی ہین جنکا انصرام صرف اسی اصول کی واقفیت سے بخوبی ہوسکتا ہے اور چونکہ اس سے وہ بالکل نابلد ہوتی ہین تو بے انتظامی اور ضرورت سے زیادہ صرف کرنیکا بوجھہ اونہین اوٹھانا پڑتا ہے جو اونکے خاندان مین اطمینان اور مرفہ الحالی پیدا کرتے ہین بہت کچھہ مانع و سدراہ ہوتا ہے۔

قدرت نے جس فیاضی سے عقل مردونکو دی ہے اوسی طرح عورتونکو بھی اور اس بخشش سے یہ مقصود ہے کہ قرینہ سے اسکو استقلال اور صرف کرنا چاہیے نہ کہ وجود معطل کی طرح یہ قوت بیکار کردی جائے۔

عورت کو صرف ایک تماشہ سمجھنا نہین خیال کرنا چاہیئے اور قیاس کرنا چاہیے کہ وہ محض مردونکی دل بستگی کے واسطے پیدا کی گئین ہین۔ بلکہ اونکے ذمہ بھی ایسے فرایض اور جوابدہی کے کام متعلق کئے گئے ہین جنکے تکمیل کے واسطے اونکے دماغ مین بھی ایسی قابلیت کی ضرورت ہے جیسی اونکی دل مین ہمدردی ہے۔ عورتونسے صرف یہی نہین غرض ہے کہ وہ ناز و ادا۔ عشوہ و کرشمہ مین جسے اگرچہ عالم شباب مین اونکی حسن مین اوج اور خوبصورتی مین بانکپن آجاتا ہے کامیابی حاصل کرین بلکہ فی الحقیقت سچی زندگی کے واسطے یہہ سب انداز بالکل فضول اور بے مصرف ہین۔

قدیم روم مین اوس عورت کی بڑی تعریف تھی جو کچھہ بننا جانتی تھی۔ ہمارے وقت مین بھی عورتونکے واسطے صرف اسقدر علم کافی سمجھا گیا ہے کہ کمسٹری کے متعلق فقط اونہین کھانا پکانا سیکھہ لینا چاہیئے اور جغرافیہ اتنا جاننا چاہیئے کہ اپنے مکان کے مختلف کمرے پہچان سکین۔ اور بایرن جسکو عورتونکے ساتھہ بہت کم ہمدردی تھی لکھتا ہے کہ اونکا کتاب خانہ صرف دو کتابونسے محدود ہونا چاہیے ایک انجیل

اور دوسرے کھانا پکانے کی کوئی کتاب عورتونکی تعلیم ودرستی کے واسطے یہہ خیالات بہت تنگ وتاریک ہین اور قدرت کی منشا رکے بالکل خلاف ہین - عورتونکی تعلیم کسی طرح مرد سے کم نہین ہونی چاہئیے اور سواے جنسیت کے کسی قسم کی کوئی تفریق نہین جایز ہے - اونکے حقوق مرد کے برابر اور خواہش مساوی ہونی چاہئین -

عورتونکی تعلیم کے بابت کہا جا سکتا ہے کہ جس قسم کی تعلیم مرد کے واسطے مفید ہوگی اوسی طرح کی تربیت عورتونکو بھی فائدہ مند ہوگی - اسوقت تک جسقدر دلایل مرد کی اعلے تعلیم کے معرض بحث مین بیان کئے گئے ہین اوسیطرح عورتونکی اعلے تعلیم کے واسطے بھی وہ مباحث نہایت مضبوطی کے ساتھہ مفید ثابت کئے جاسکتے ہین - تعلیم سے اونکے خیال مین دوراندیشی پیدا ہوگی - ضروریات زندگی مہیا کرنے مین اونہین مدد ملیگی - امور خانہ داری کے انتظام مین ترقی ہوگی اور ہرطرح کے کامونمین اونہین آسانی ہوگی - مذہبی پابندیون سے اونہین اچھی طرح آگاہی ہوگی جس سے اونکے اخلاق پر عمدہ اثر پڑیگا - اور اونکو اپنے خاندان کے آرام وآسایش کے سچے ذریعے معلوم ہونگے -

لیکن جب عورتونکی تعلیم اونکی ترقی کی غرض سے ہو تو نہایت آزادی سے ہونی چاہیے - مردونکے دماغ واخلاق کبھی درست نہین ہوسکتے اگر عورتین کندہ ناتراش ہون کیونکہ اخلاق کی تہذیب تو صرف عورتون ہی کی تربیت سے حاصل ہوتی ہے - پس عورتونکی تعلیم قومی ضرورت کے لحاظ سے بھی لازمی ہے - صرف اخلاقی نہین بلکہ دماغی قوت کی ترقی وتربیت عورتونکی اخلاقی ودماغی تعلیم پر منحصر ہے اور جب ان دونومین زیادتی کی جائیگی تو سوسائٹی مہذب وشائستہ ہوتی جائیگی جس سے آیندہ ترقی اور عروج کا ہرطرح سے یقین ہے -

پچاس برس پیشتر **نیپولین** اول کا قول تھا کہ **فرانس** والونکو ماں کی

ضرورت ہے اس سے اوسکا یہہ مطلب تہا کہ **فرانس** والونکو اون عورتونسے تعلیم پانیکی ضرورت ہے جو نیک۔ ایماندار اور دانشمند ہین۔

فی الحقیقت **فرانس** مین جو پہلا انقلاب ہوا اوسکی یہی وجہ تہی کہ عورتونمین اخلاقی تعلیم کا مادہ بالکل نہین تہا۔ قومی تغیر کے ساتہی ہر ایک سوسایٹی بدکاریون اور بد فعلیونمین ڈوب گیئی مذہبی اور اخلاقی نیکیان نفس پرستی کے دلدل مین پہنسکر رہگئین عورتونکی چال چلن خراب ہوگئے زن و شوہر مین اعتبار نہین رہا۔ ما و را نہ لحاظ جاتا رہا یہانتک کہ ہر ایک خاندان تباہ و برباد ہوگیا۔

لیکن **فرانس** والے پہر بہی اوس خوفناک واقعے کو بہول گئے اور فرانس والونکو اسوقت تک جس چیز کی ضرورت ہے **نپولین** اول کا قایم کردہ اصول ہے یعنی بچونکی تعلیم اونکی نیک ماؤن سے ہونی چاہیئے۔

عورتونکی تعلیم کا اثر ہر جگہہ اور ہر ملک مین یکسان ہے جہانکی عورتین ناپاک ہونگی وہانکی سوسایٹی پر خراب اثر پڑیگا اور جہانکی عورتونکا اخلاق پاک و صاف ہوگا وہانکی سوسایٹی ترقی اور عروج کریگی۔ کیونکہ عورتونکی تربیت گویا مردونکی تعلیم ہے۔ اونکے چال چلن کی درستی اپنے ہی طرز معاشرت مین ترقی دیتی ہے۔ اونکی دماغی قوت بڑہانی اپنے ہی لئے مفید ہے۔ لیکن جس طرح یہہ معلوم ہے کہ عورتونکی تہذیب و شایستگی پر قومی ترقی منحصر ہے اوسی درجہ مین یہہ امر مشتبہہ ہے کہ عورتونکا مردونکے ساتھہ ملکی کامونمین شریک ہونا کچہہ فائدہ بخش ہے۔ عورتین مردونکے کامونمین اوس کامیابی کے ساتہہ حصہ نہین لے سکتین جیساکہ مرد عورتونکے کامونمین لے سکتے ہین اور جب عورت اس امور خانہ داری کے انتظام سے نکلکر دوسرے کامونمین مصروف کی گئی تو نتیجہ ہمیشہ خراب ظاہر ہوا۔ اس وجہ سے اکثر قوم کے بہی خواہ اسکی انسداد مین ساعی و نگران رہے۔

عورتوں کے جملہ فرایض مین سے یہہ نہایت ضروری ہے کہ وہ کفایت شعاری اور انتظام غذا کی جانب اپنی کوشش مبذول کرین۔ کیونکہ اصول طباخی کی عدم واقفیت سے بڑی تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے۔ غذا ایک ایسی چیز ہے جس سے دماغی قوت اور محنت کی عادت قایم رہ سکتی ہے۔ اور مختصر یہہ کہ زندگی کا دارومدار اسی پر ہے۔ پس اگر ہماری قوم کی اصلاح کرنیوالی عورتین اس جانب اپنی قابلیت کو متوجہ کرین اور عمدہ نتیجہ پیدا کرین تو سارا خاندان اون عورتونکا شکر گزار ہو اور قوم کے بڑے ہمدرد و بہی خواہون مین اونکا شمار ہو۔

(مترجم) حضرات دوسرے باب کا ترجمہ بہی ختم ہوا۔ اسمین عورتونکی تعلیم کا مسئلہ بحث طلب ہے کیونکہ صرف ہندوستان مین نہین بلکہ ممالک یورپ مین بہی اس مضمون پر شد و مد سے مباحثے ہوئے ہین۔ لیکن آخر کو قول فیصل یہی قرار پایا کہ عورتونکو بہی مردونکے برابر اعلےٰ درجہ کی تعلیم دینی چاہئے۔ انکی تعلیم سے جو عمدہ نتایج آیندہ نسلونکے واسطے مترتب ہوسکتے ہین وہ بخوبی اس باب کے دیکھنے سے آپکے ذہن نشین ہوگئے ہونگے پھر کونسی وجہ ہے کہ آپ لوگ بہی اسمین دل و جان سے کوشش نکرین۔ عورتونکو تعلیم سے محروم رکہنا فی الحقیقت قدرت کے خلاف ہے اور صریحی بے انصافی ہے۔ بعض کوتہ اندیش یہہ خیال کرتے ہین کہ عورتین پڑہ لکھکر آوارہ ہو جاتی ہین اگرچہ اس خیال مین تہوڑی سی بہت صداقت ضرور ہے لیکن کیا تعلیم یافتہ مرد آوارگی و فسق و فجور مین نہین مبتلا ہو جاتے پس اگر اس خیال سے علم کی نعمت سے محروم رکہی جاتی ہین تو مردونکو بہی اس سے ممنوع کرنا چاہئے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ علم سے کسی قسم کا خراب اثر اخلاق پر نہین پڑتا انسان کی جیسی فطرت ہوتی ہے اوسکے مطابق عادت پڑجاتی ہے جسطرح آب نیسان سانپ کے منہہ مین پڑتا ہے تو زہر کی خاصیت ہوجاتی ہے

اور جب وہی قطرہ سیپ مین پڑتا ہے تو موتی بن جاتا ہے - عورتونکی طبیعت ابتدا مین دینی تعلیمات سے اسدرجہ متاثر کر دینی چاہیئے کہ اونمین نیکی اور بھلائی کا مادہ پیدا ہو جاے تاکہ وہ کسی افعال قبیحہ کی جانب راغب نہون - اب وہ زمانہ نہین رہا کہ ہمارے قوم کے نوجوان تعلیم یافتہ پرانے گرہسٹ کی کندہ ناتراش عورتون سے دلچسپی حاصل کر سکین لامحالہ اونہین اپنا جلیس اور ہمنشین بنانے کے لیے مغربی ملک کی تعلیم یافتہ عورتونکے ساتھہ متاہل ہونا پڑیگا ایس اوسوقت قوم مین کیسی خرابی واقع ہوگی - لہذا آیندہ زمانہ کے حالات پیش نظر کرنے سے اپنے ہانکی عورتونکی تعلیم کس قدر ضروری اور لازمی معلوم ہوتی ہے -

تیسرا باب

صحبت کا اثر اور اوسکی تقلید

گھر پر جو ایک قسم کی قدرتی تعلیم ہوتی ہے اگرچہ وہ سب سن رسیدہ ہونیکے بعد بالکلیہ نہین ضائع ہو جاتی لیکن جسقدر سن زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر گزشتہ تعلیم کا اثر بھی کم ہوتا جاتا ہے بجاے اوسکے اسکول کی ساختہ تعلیم قایم ہوتی جاتی ہے اور دوست احباب کی صحبت کا اثر اونکے افعال مطبوع ہونے شروع ہوتے ہین -

آدمی چاہے بوڑہا ہو یا نوجوان اوسپر صحبت کا ضرور اثر ہوتا ہے البتہ اس قدر فرق کے ساتھہ کہ بوڑہون پر کم اور نوجوانون پر زیادہ - ھربرٹ کی ماںکا اوسکی تعلیم کے بابت یہہ قول تھا کہ جسطرح جسمانی صحت کا دارومدار غذا پر ہے اوسیطرح روحانی تربیت نیکی یا برائی کے ساتھہ جلیس و ہمنشین کے اقوال اور افعال پر منحصر ہے -

یہہ بالکل غیر ممکن ہے کہ جو لوگ ہمارے صحبت مین رہتے ہین اونکا اثر چال چلن

نہ پڑے گا۔ کیونکہ انسان مین تقلید کرنے کا ایک قدرتی مادہ ہوتا ہے پس تھوڑی بہت ماثر ہمارے احباب کے کلام و انداز رفتار حرکات اور خیالات کی ہم مین ضرور آجاتی ہے برک کا قول تھا کہ انسان کے لئے خیال ایک مدرسہ کے مانند ہے اوسکے مندرجہ ذیل مقولے بھی قابل یادداشت ہین۔ ذہن نشین رکھنا۔ مشابہت پیدا کرنا تابت قدم رہنا

جن امور کی تقلید کی جاتی ہے وہ اسطرح پوشیدہ رہتے ہین کہ اونکے نتایج پر کچھ بھی خیال نہین جاتا لیکن اونکا اثر دائمی ہوجاتا ہے۔ اور اسی چال چلن مین جو تبدیلی ہوجاتی ہے اسمین سے کوئی غور کرنے والا شخص البتہ واقف ہوسکتا ہے۔ کمزور سے کمزور شخص کا اثر اونکے جلیس و ہمنشین پہ پڑتا ہے اور جملہ خیالات و محسوسات و عادات صحبت اور افعال کی تقلید سے باالاستقلال قایم ہوجانیکی قوت حاصل کرتے ہین۔

سر چارلس بل کہتا ہے کہ میرے واسطے اعلے درجہ کی تعلیم میرے بھائی کی تمثیل تھے علاوہ اسکے میرے خاندان کے لوگ راستباز تھے جنکی مین نے پوری تقلید کی۔

چال چلن کے درست کرنے مین جن امور کی ضرورت ہوتی ہے اون اصول کا اثر ابتداہی مین ڈالنا چاہئے کیونکہ جسقدر دن گزرتے جائینگے عملی اور تقلیدی افعال ہمارے عادت مین قایم ہوتے جائینگے جو ایسے قوی الاثر ہوتے ہین کہ قبل اسکے کہ ہم اونکی ماہیت سے آگاہ ہون ہمارے ذاتی آزادی کو وہ پابند کرلینگے۔

فلاطون کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اوس نے کسی موقع پر ایک لڑکے کو بیہودہ کھیل کی وجہ سے سخت ملامت کی۔ لڑکے نے کہا کہ آپ ایک ذراسی بات پر مجھے اسقدر سرزنش کرتے ہین۔ فلاطون نے جواب دیا کہ یہہ ذراسی بات نہین ہے جب اسکی عادت پڑ جائیگی تو سخت مضرت ہوگی اور کسی امر کا عادی ہوجانا ایسا ضرر رسان ہے کہ اکثر اشخاص افعال قبیحہ کے مرتکب ہوجاتے ہین باوجودیکہ وہ انہین

بُرا سمجھتے ہین۔ وہ لوگ بہی عادت کے مطیع ہوگئے ہین جنکی طاقت کا کوئی مقابلہ نہین کرسکتا۔ لاک کا قول ہے کہ دماغ مین ایسی قوت پیدا کرلینی جو عادت کا مقابلہ کرسکے اخلاقی تعلیم کا اعلے اصول ہے۔

اگرچہ چال چلن کی درستی تمثیل سے لازمی ہے لیکن کسی نوجوان کو یہہ ضرورت نہین ہے کہ وہ اندہون کی طرح دوسرونکا مقلد ہوجاے۔ اوسکا خود ذاتی چال چلن اوسکے سانبہوسنے زیادہ اصول زندگی کے مطابق قایم ہوسکتا ہے۔ ہر شخص کو اپنی خواہش اور آزادی کے مطابق کام کرنیکا ایسا مادہ حاصل ہے کہ اگر وہ اوسپر دلیری سے عملدرآمد کرے تو اپنے دوست احباب مین انتخاب کے قابل ہوسکتا ہے۔ بوڑہے اور نوجوان ہردونون کے واسطے بزدلی کی بات ہے کہ اپنی خواہشات کے مطیع ہوجائین یا اپنے کو دوسرونکی کمینہ تقلید کا عادی کرلین۔

مشہور بات ہے کہ آدمیونکی شناخت اوس جلسہ سے کی جاتی ہے جسمین وہ شریک ہون۔ ممکن نہین کہ کوئی متقی وپرہیزگار قدرتی طور پر مدہوش شرابی کی صحبت پسند کرے تعلیم یافتہ جاہل کے ساتھہ رہنا قبول کرے۔ یا کوئی وضعدار۔ آوارہ بدوضع کی دوستی اختیار کرے۔ ذلیل آدمیونکے ساتھہ رہنے مین مذاق خراب ہوجاتا ہے اور مذموم افعال کی خواہش ہوتی ہے اونکی سوسایٹی مین شرکت کرنے سے چال چلن مین ایک لاعلاج تنزلی ہوجاتی ہے سینیکا کا قول ہے کہ اونکی گفتگو نہایت ضررسان ہے اگرچہ اوسوقت کوئی فوری نقصان نہ ظاہر ہو لیکن اونسے علیحدہ ہونیکے بعد کچہہ نکچہہ ذہن مین خیال رہتا ہے اور مثل ایک ایسے وبا کے ہے جسکے واسطے گمان ہوسکتا ہے کہ شاید آیندہ رستحر مین پہیل جاے۔

اگر نوجوان آدمیونکی دانشمندی سے تعلیم وتربیت کی جاے تو اونمین یہہ قوت ارادہ پیدا ہوجائیگا کہ وہ اپنے سے اچہی سوسایٹی تلاش کرکے اوس مین داخل ہون اور

اوسکی تقلید کرین - اچھی صحبت سے عمدہ اثر ظاہر ہونگے اور برے سو سایٹی سے خراب نتایج پیدا ہونگے - دنیا مین ہر طرحکی طبیعت ہوتی ہے بعض تو واقفیت کو عزیز رکھتے ہین - عزت کرتے ہین اور پسند کرتے ہین - بعض اوسے مختصر اور حقیر سمجھتے ہین - پس تعلیم یافتہ آدمی کی صحبت مین رہنا چاہئیے تاکہ تہذیب و شایستگی حاصل ہو - عام خودغرض آدمیونکے ساتھہ راہ و رسم رکھنے سے نہایت نقصان ہوتا ہے طبیعت مین کاہلی - خودغرضی حماقت آجاتی ہے جو چال چلن اور انسانیت کے واسطے بہت مضر ہے - برخلاف اسکے دانشمند اور تجربہ کار آدمی کی صحبت سے ترقی اور عروج ہوتا ہے - اون سے ہمارے ضروریات زندگی کی واقفیت مین زیادتی ہوتی ہے - ہمکو اونسے اپنے مزاج مین اصلاح حاصل ہوتی ہے اور اونکی فراست مین شرکت - ہم اونکے ذریعہ اپنے تجربے کو وسعت دے سکتے ہین - اونکے تجربے سے مستفید ہو سکتے ہین اور صرف اونہین خوبیونکو نہین حاصل کرسکتے جو اونمین موجود ہین بلکہ اون چیزونکا بھی سبق حاصل کر سکتے ہین جن سے اونہین دقتین اوٹھانی پڑین ہین - پس دانشمند اور لایق آدمیونکی صحبت سے ہمارے چال چلن کی درستی مین عمدہ اثر پڑتا ہے - ہمارے مقصد و ارادون مین کامیابی ہوتی ہے - اور ہمکو لیاقت و ہوشیاری سے اپنے کام انجام دینے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے -

لیڈی اسکمپنگ کا بیان ہے کہ خلوت نشینی کی عادت سے مجھے سخت نقصان ہوا - اور اس سے زیادہ کوئی چیز ضرررسان نہین ہو سکتی اگر ہم اپنے دماغ مین خیالات نہ پیدا کرین - گوشہ نشینی پسند کرنے والا شخص صرف اپنے معاصرین کی ہمدردی سے ناواقف نہین ہے بلکہ اون امور سے بھی بالکل بے خبر ہے جو اوسکے لئے ضروری ہین - باہمی مجالست سے لیکن

اسقدر نہین کہ آرام و آسایش کا وقت بھی نہ ملے بہت سے فائدے متصور ہین اور خاصکر ہمارے ذاتی تجربون مین روز افزون ترقی متحقق ہے۔ کسی مہربان اور سچے دوست کی نصیحت کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے جسکی تصدیق ڈاکٹر بیلی کے ان واقعات سے ہوتی ہے جب وہ کالج مین طالب علمی کے طور پر تھا۔ حالت طالب علمی مین بیلی نہایت شریر اور بے تمیز تھا لیکن تاہم وہ اپنے دوستون مین نہایت عزیز اور پیارا تھا۔ اگرچہ اوسکی قدرتی قابلیت اعلے درجہ کی تھی لیکن وہ نہایت بے پروا کاہل اور فضول خرچ تھا۔ ایک عرصہ تک اوس نے اپنے کالج کی تعلیم مین کچھہ بھی ترقی نہین کی۔ اوسکے ایک دوست نے صبح کو ایکمرتبہ نصیحت کرنی شروع کی کہ بیلی مجھے رات بھر اسوجہ سے نہین نیند آئی کہ مین تمھارے حالت پر تمام شب غور کرتا رہا۔ تم سخت نالایق اور کاہل ہو۔ مین تمھین اپنے صدق دل سے سمجھاتا ہون کہ تم آرام طلبی اور سستی کو چھوڑو۔ ورنہ مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ مین یک لخت تمھاری صحبت ترک کر دونگا۔

اس نصیحت کا اوسکے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اوس نے اپنے برے اطوار یکقلم چھوڑ دئے اور اپنی حالت مین ایک غیر معمولی تغیر جلد پیدا کر دیا۔ اوس نے نئے اصول کے ساتھہ اپنی زندگی بسر کرنی شروع کی اور اوسپر جانفشانی سے مستقل رہا۔ جسکے وجہ سے وہ ایک اعلے درجہ کا محنتی اور جفاکش طالب علم ہوگیا رفتہ رفتہ اوس نے اپنی جماعت کے طالب علمون سے بہت زیادہ ترقی کی اور اخیر سال مین یہہ نتیجہ ظاہر ہوا کہ وہ یونیورسٹی مین ایک بڑا عالم و فاضل قرار پایا۔

چال چلن سے آیندہ زندگی کے حالات معلوم ہوتے ہین۔ عمدہ چال چلن والا آدمی اپنے ہمعصرونکو بہترین امور کی طرف مایل کرتا ہے اور خراب چال چلن والا نالایق آدمی اپنے ساتھیونکو برائی مین جھونکتا ہے۔ جان براون کا قول ہے

کہ کسی شہر مین تازہ وارد شخص کو قابل اعتبار آدمی کا ملجانا سیکڑون کیا ہزارون ایسے آدمیونسے بدرجہا بہتر ہے جنکا چال چلن نہین درست ہے۔ اوسکی مثال لوگونکے دلون پر بتدریج نہایت موثر اور مفید ثابت ہوگی اور رفتہ رفتہ ہر شخص مین وہ اپنی لیاقت کے مانند قابلیت پیدا کردیگا۔ کیونکہ اچھے آدمیونکی صحبت سے نیکیان پیدا ہوتی ہین اور برے آدمیونکے ساتھہ سے خرابیان۔

ہر شخص کی روزانہ زندگی دوسرونکے واسطے ایک قسم کی اچھی اور بری مثالون کی نمایش ہے۔ ایک نیک خصلت اور پاکیزہ منش آدمی کی زندگی دوسرونکے واسطے نیکی اور بھلائی کی عمدہ تحریک اور برائیون سے باز رکہنے کے لئے بہتر آلہ ہے۔

ازاک والٹن بیان کرتا ہے کہ **ہربرٹ** جو خط پادری **انڈروز** کو پاکیزہ طور پر زندگی بسر کرنے کے بابت لکھا تھا اوسکو پادری صاحب اپنے سینے پر رکہتے تھے اور جب کبھی اپنے دوستونکو نکالکر دکھلاتے تو ملاحظہ کے بعد پھر اوسے اصلی جگہہ پر احتیاط سے محفوظ رکہتے اور اس قدر اوس خط کو عزیز جانتے تھے کہ مرتے دم تک اپنے سینے سے علیحدہ نہین کیا۔

نیکی ایک ایسی صفت ہے جس سے انسان ہر دل عزیز ہوتا ہے اور جس شخص مین یہہ وصف ہے وہ دوسرونکے دلونکو اپنے قابو مین کرلیتا ہے۔ جب **نکلسن** دہلی مین مجروح ہوکر حالت نزاع کے قریب ہوا تو اوس نے اپنے دوست **سر ہربرٹ اڈورڈ** کو یہہ مضمون لکھا۔ "مین ایک اچھا آدمی ہوتا اگر تمہارے ساتھہ اپنی زندگی بسر کرتا۔ لیکن میرے تعلق جو مشکل فرایض انجام دینے کے واسطے تھے اونھون نے مجھے مہلت ندی مین تمہارے ساتھہ رہنے کی تمنا اپنے ہمراہ لئے جاتا ہون"۔

سر تھامس مور ایسا حمیدہ خصال آدمی تھا کہ وہ بری طبیعتوں پر بھی اوس طرح قابو کر لیتا تھا کہ اونمین نیکی کا جوش پیدا ہو جاتا۔ لارڈ بروک اپنے مردہ دوست سر فلپ سڈنی کی تعریف مین لکھتا ہے کہ اوسکی فہم و فراست میرے طبیعت پر ایسی غالب ہوئی کہ اوس نے سب مجھے اور دوسرونکو صرف لفظ اور خیال مین نہین بلکہ لوازمات زندگی مین عمدہ اور اعلےٰ حد تک پہونچا دیا۔

نیک اور مقدس لوگونکے دیکھنے سے اون نوجوانونکو بھی جو نیکی راستبازی۔ بہادری اور بزرگی کی طرف نہین مائل ہوتے رغبت ہوتی ہے کیونکہ ان لوگونکی صورت سے نیکیان نمایان ہوتی ہین۔

ٹیبولر کی موت پر اوسکا دوست فریڈرک پرتس لکھتا ہے افسوس ایسے شخص نے وفات پائی جسکی دہشت سے ہر قسم کی برائیان اور گناہ ہین دفع ہوتی تہین۔ ایسا شخص مرگیا جو راستبازی و ایمانداری کا حامی تھا اور خاصکر نوجوانونکی اصلاح کرنے والا۔ دوسرے موقع پر پھر وہ بیان کرتا ہے کہ اوسکی شبیہ کے مشاہدہ سے بھی خیالات قبیحہ دفع ہو جاتے ہین کیونکہ اوسکی حالت حیات مین ہمارے دماغ کو اون مذموم خیالات کے مجتمع رکھنے کی ہرگز قدرت نہین تھی۔

پس کمرہ کو مقدس لوگونکی تصویرونسے زینت دینا بھی ہمارے لئے اوسی درجہ مین مفید ہے کہ گویا وہ ہمارے جلیس ہین۔ اون تصویرونسے ہمکو ایک قسم کی دلچسپی ہے۔ اگر ہمارے دل مین اونکی کچھہ عزت ہے تو اونکی صورت دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہمکو کسی وقت مین اونسے کچھہ تعلق تھا وہ مثل ایک ایسی زنجیر کے ہے جو ہمارے موجودہ حالت کو عمدگی اور بہتری کے ساتھہ مسلسل کرتی ہے۔ اور گو ہم اپنے مقدس بزرگونکے مرتبے سے بہت دور رہتے ہین

لیکن تاہم اونکی موجودہ شبیہ کی مدد و اعانت سے ہمارے قدم ایک خاص حد تک ضرور پہونچ جائینگے۔

فاکس بڑے فخر سے اون امور کو بیان کرتا ہے جو اوسکو برک کی گفتگو اور تقلید سے حاصل ہوئے تہے۔ ایک موقع پر اوس نے یہ بہی بیان کیا کہ جسقدر ملکی معاملات کی واقفیت مجھے کتب بینی سے حاصل ہوئی یا جو دانست مجھے علم طبعیات کی تحصیل سے پیدا ہوئی اور جو کچھہ مین نے دنیا کے کامون مین تجربہ سے حاصل کیا یہ سب امور ترازو کے ایک پلے مین رکھے جائین اور دوسرے مین وہ فواید رکھے جائین جو مین نے برک کی گفتگو اور تعلیم سے حاصل کئے ہین تو اس دوسرے پلہ کی نعمت اون سب سے وزنی اور گران قیمت ٹہریگی۔

پروفیسر ٹانبڈل تہی۔ **فیرڈی** کی دوستی کو اپنی مضبوطی اور جراءت کی وجہ بیان کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ اوسکے کام بہت تعجب خیز ہین لیکن ساتھہ اسکے طبیعت مین ایک قسم کا جوش و خروش پیدا کر دیتے ہین۔ یعنی **فیرڈی** ایک قوی آدمی ہے اور مین بہی اگرچہ طاقت کو پسند کرتا ہون لیکن اسکے ساتھہ **فیرڈی** کے میل جول۔ عاجزی محبت اور نرمی کو بہی نہین فراموش کر سکتا۔

جو آدمی کہ سلیم الطبع ہوتا ہے اوسکا اثر دوسرونپر چال چلن کے درست کرنے مین بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ **ورڈسورتہہ** کے دلپر اپنی بہن کی چال چلن کا اثر ایسا نقش ہو گیا کہ ہمیشہ تک قایم رہا۔ اوسکا بیان ہے کہ اگرچہ میری بہن **ڈروتہی** مجھسے دو برس چہوٹی تہی لیکن اوسکی نرمی اور رحم دلی نے میرے طبیعت کی اصلاح مین ایک غیر معمولی اثر ظاہر کیا اور میرے دماغ کو شاعری کی طرف موافق کر دیا۔

سر ولیم ٹیمپل اپنے چال چلن کی نسبت بیان کرتا ہے کہ ابتدا مین وہان کی وجہ سے درست ہوا اور پہر شباب کے زمانہ مین **سر جان ہور** کی تقلید سے جو اوسکا اقربا تہا۔

چال چلن کی قوت مین ایسا اثر ہوتا ہے کہ اوس سے دوسرونکی چال چلن مین بہی مضبوطی ہوتی ہے اسکی تائید سے نوع انسان کے افعال پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس کام مین ایک سرگرم اور مستعد آدمی دوسرونکی چال چلن کو بہی رفتہ رفتہ اپنے موافق کرلیتا ہے اوسکی تمثیل ایسی کارگر اور پرتاثیر ہوتی ہے کہ دوسرے اوسکی تقلید کرنے پر مجبور ہوجاتے ہین اوسکے عملدرآمد مین ایک ایسی برقی قوت کے مانند تاثیر ہوتی ہے کہ جولوگ گرد و پیش رہتے ہین اونکی طبیعت مین تقلید کا اشتعال پیدا ہوجاتا ہے اور خود بخود دل مین ایک جوش ظاہر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر رنلڈ کی سوانح عمری لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ اس فعل کی تاثیر جو جوان آدمیون پر ہو جس سے اونکو علم و دانش کی ترغیب ہو تو یہ کوئی تعجب خیز بات نہین ہے کیونکہ یہی تاثیر پیدا کرنیکے واسطے یہ فعل نہایت دلسوزی سے وقوع مین آیا ہے جسپر عملدرآمد کرنا بالکل نیک نیتی اور خوف خدا پر مبنی ہے۔ اگر کوئی دانشمند آدمی اپنے افعال مین اس قسم کی تاثیر پیدا کرے تو اوسکے دیکھنے سے دوسرونکی طبیعت مین بہادری کا جوش اور عبادت کا شوق پیدا ہوجاے۔

جو لوگ عالی دماغ ہین اونمین یہہ قوت ہے کہ دوسرونمین بہی اس قسم کے خیالات پیدا کردین۔ کیونکہ ڈیٹی کی محبت سے ملٹن مین بردباری اور صبر کی ایسی عمدہ صفت پیدا ہوگئی تہی کہ اگر کوئی شخص ملٹن سے دریدہ دہنی کرتا تو وہ بالکل خاموش رہتا اور زمانہ کی نامساعدت پر نہایت استقلال کے ساتھہ شاکر رہتا ڈیٹی ہی کے پراثر خیال سے بایرن کو اپنے باجہ مین متعدد راگ پیدا کرنیکا ایسا جوش ہوا اور کامیابی ہوئی کہ اس سے پہلے اوسکے باجے مین کبھی اس قسم کی خوش آہنگ اور دلفریب صدائین نہ پیدا ہوئی تہین۔

پاکیزہ اور مقدس آدمی دوسرونکو بہی اپنے طرف مایل کرلیتے ہین جس سے

نوع انسان مین ایک قسم کا تعجب پہیل جاتا ہے یہی چال چلن کی پاکیزہ صفت دماغ کو درست کر کے خواہشات نفسانی کی غلامی سے جو مانع اخلاقی ترقی ہے آزادی بخشتی ہے۔ اون مقدس لوگونکی یادداشت جنہون نے اپنے افعال واقوال سے دنیا مین نیکنامی کے ساتھہ شہرت حاصل کی ہے ہمارے لئیے مثل ایک ایسی مفرح ہوا کے ہے جس سے روح کو تازگی ہوتی ہے اور اسکے ذریعہ سے ہمکو ایک ایسی غیر معلوم ترقی ہوتی ہے کہ ہم اعلے درجہ تک پہونچ جاتے ہین۔ سینٹ پیر نے اپنے شاگردونسے کہا کہ تم اپنی اپنی پسند ظاہر کرو تو مین بتادون کہ تمہاری طبیعت۔ مذاق اور چال چلن کس قسم کا ہے۔ اگر تم ذلیل آدمیونکو پسند کرتے ہو تو تمہاری فطرت ذلیل ہے۔ اگر دولتمند کو پسند کرتے ہو تو دنیا کے پست ہمت مخلوقات سے ہو۔ اگر تم اوس طبقہ کے انسان کو پسند کرتے ہو جنکے بڑے بڑے خطاب ہین تو کچھہ شک نہین کہ تم خوشامدی اور چاپلوس ہو۔ اور اگر تمہین ایماندار بہادر اور دلیر آدمی عزیز ہین تو البتہ تم خود بھی ایک ایماندار۔ بہادر اور دلیر طبیعت کے آدمی ہو۔

نوعمری مین چال چلن جس سے درست ہو سکتی ہے وہ بڑے بڑے کامونکے پسند کرنیکا شوق ہے پس جسقدر ہمارا سن بڑہتا جاتا ہے اوسیقدر عادت بھی شایستہ اور پسندیدہ ہوتی جاتی ہے۔ شاہزادہ البرٹ مین یہہ ایک نہایت عمدہ صفت تہی کہ دوسرونکے عمدہ کامونکی بہت تعریف کرتے تہے شاہزادہ کے حالات لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص عمدہ بات کہتا یا اچھا کام کرتا تو اوسکو بڑی خوشی ہوتی۔ چاہے کوئی قول یا فعل کسی بچے سے ظاہر ہوتا یا کسی تجربہ کار مدبر کی ذات سے ظہور پذیر ہوتا وہ دونونکی مساوی درجہ قدر کرتا اور ہمیشہ اوسے یاد کر کے خوش و مسرور ہوتا۔

ڈاکٹر جانسن کا قول ہے کہ کوئی چیز دنیا مین انسان کو ہر دل عزیز نہین کر سکتی بجز اسکے کہ وہ دوسرونکے اوصاف کا سچائی سے معترف رہے۔ اس سے اوسکے فطرت کی خوبی۔ راستبازی وصداقت ظاہر ہوتی ہے اور فضیلت کی شناخت ہوتی ہے۔

پاکیزہ خیال نوجوان آدمی اپنے مقدس بزرگونکی زیارت کر سکتا ہے اگر اوسے کتب بینی کا شوق ہو۔ ایلن کننگھم جو ایک معمار کا نا ٹیڈیل مین مددگار تہا اڈنبرا کی گلیون مین صرف اس غرض سے آکر منتظر رہا کہ سر والٹر اسکاٹ کی ملاقات کرے۔ یہہ لڑکا بہت کچہہ تعریف وتحسین کا مستحق ہے اور خاصکر اوسکے اوس شوق کی تو بے انتہا قدر کرنی چاہیئے جس نے اوسکو دور و دراز سفر اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ سر رینالڈس کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ صرف دس برس کا تہا تو اوس نے آدمیونکی بہیڑ مین سے اپنا ہاتہہ بڑہا کر اپنے دین کے پیشوا کا ہاتہہ چہونا چاہا تاکہ پلس سے دریافت کرے کہ اوسمین کس قسم کی نیکی ہے۔ ہیڈن ایک مصور جب رنالڈس سے ملاقات و گفتگو کرکے اپنے وطن کو واپس گیا تو اوسکو اپنے اس کام پر بڑا فخر تہا راجرس جو ایک بڑا شاعر تہا لڑکپن ہی تک ڈاکٹر جانسن کی ملاقات کا بہت شایق تہا لیکن اوسکو نصیب نہوئی۔ اسکاٹ ڈسرایلی بہی جب کمسن تہا تو اوسکو ڈاکٹر موصوف کی ملاقات کا شوق غالب ہوا لیکن افسوس ہے کہ وہ ایسے وقت پہونچا کہ ڈاکٹر کے خدمتگارون نے اوس سے بیان کیا کہ ڈاکٹر جانسن نے ابہی صرف چند گہنٹے پیشتر انتقال کیا۔

لیکن برخلاف اسکے کوتہ اندیش اسے دل سے نہین پسند کرتے اور اپنی بدقسمتی سے تو ہی حسرت لوگونکی اقوال و افعال کی کچہہ بہی قدر نہین کرتے کمینہ خصلت

ذلیلونکو پسند کرتے ہین کیونکہ مینڈک کے نزدیک جو چیز دنیا مین سب سے زیادہ خوبصورت ہے وہ اوسکی مینڈکی ہے اور گوبر کے کیڑونکے خیال مین اس بڑی دنیا کی وسعت صرف گوبر کے دور تک محدود ہے - ایک فلاسفر کا قول ہے کہ انسان کی طبیعت مین ایک قسم کا ایسا مادہ بہی ہوتا ہے جسکی وجہہ سے اوسکو اپنے دوستونکی بہی نکبت وتباہی ناگوار نہین ہوتی اوسکا تمام حسد ہے کہ دوسرونکی نامرادی سے اوسکو مسرت اور کامیابی سے حسرت ہوتی ہے - بدبختی سے اون لوگونکی ساخت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ خود اپنے مین فیاضی یا کشادہ دلی نہین پیدا کرسکتے - تمام مخلوق مین وہ لوگ نہایت نفرت وکراہیت کے قابل ہین جو دوسرونکو حقارت اور ذلت کی نگاہون سے دیکھتے ہین - اس قسم کے لوگ جملہ امور کو چاہے وہ عمدہ کیون نہون مثل ذاتی نقصان کے خیال کرتے ہین وہ لوگ کسی کی تعریف وتوصیف سننی پسند نہین کرتے اور خاصکر اوس ممدوح کی جو اونکے طبقہ کا ہو - کمینہ خصلت آدمی کے دماغ مین حقارت ذلت عیب جوئی کی باتین رہتی ہین وہ ہر چیز ونکو برا کہنے کے واسطے مستعد رہتا ہے بجز بے حیائی - بیہودگی - اور ارتکاب گناہ کے - ان لوگونکے واسطے تسلی کا جزو اعظم یہہ ہے کہ چال چلن والے آدمیونکی تعداد کم ہو جارج ہربرٹ کہتا ہے کہ اگر عقلمند ونسے غلطی نہوتی تو وہ بہی بیوقوفون کے مانند ہو جاتے اگرچہ عقلمند آدمی بیوقوفونسے دانشمندی اس طریق پر حاصل کرتا ہے کہ جن حماقتونکا ارتکاب بیوقوفونسے ہوتا ہے اوسکو وہ ترک کرتا ہے لیکن شاذونادر کوئی ایسا بیوقوف ہوگا جو انکے دانشمندانہ افعال سے مستفید ہوسکے ایک جرمنی عالم کا قول ہے کہ وہ شخص بڑا کمبخت ہے جسکی یہہ عادت ہو

کہ مقدس لوگونکی عیب جوئی کیا کرے۔

مقدس لوگونکی جانب راغب ہونے سے چاہے اونکی حالت حیات مین ہو یا موت کے بعد کچھ نکچھ ضرور قدرتی طور پر تقلید کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے تھمسٹا کلس کی طبیعت مین اپنے معاصرین کی دیکھا دیکھی لڑکپن ہی سے ایک ایسا جوش پیدا ہوگیا تہا کہ اوسے اس امر کی بڑی تمنا تھی کہ وہ اپنے ملک والونکی خدمت کرکے نام آوری حاصل کرے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب اوسکے ملک مین لڑائی واقع ہوئی تو اوس زمانہ مین وہ نہایت حزین وغمگین رہتا اوسکے دوستون نے جب اسکا سبب دریافت کیا تو اوس نے جواب دیا کہ مجھے اپنے قوم کے شکست کی علامت معلوم ہوتی ہے اور اسی اندیشہ سے مجھے راتونکو نیند نہین آتی۔ تھوڑے ہی دنون کے بعد یہہ اپنے ملکی فوج کا سپہہ سالار بنکر دشمنونکا مقابلہ کرنے کو مستعد ہوا اور آخرکار اپنے فریق مخالف کو شکست دی۔ اوسکے ملک والون نے اوسکی دانشمندی اور بہادری کا اعتراف کیا اور تہ دل سے شکر گذار ہوئے۔

ڈماستھینس کو ایک مرتبہ کیلیسٹس کی فصاحت و بلاغت آمیز گفتگو سنکر یہہ شوق ہوا کہ وہ خود بہی اس فن کو حاصل کرے۔ اگرچہ وہ جسمانی لحاظ سے نہایت کمزور ناطاقت اور ضعیف تہا اوسکی آواز بہت چھوٹی تھی دیر تک گفتگو کرنے کی قوت بالکل نہین تھی لیکن ان سب موانعات پر جو اوسے فتحیابی ہوئی وہ صرف شوق محنت اور مشقت ارادہ کا سبب تہا۔

اس قسم کی تمثیلین کہ بڑے بڑے لوگونکی تقلید سے چال چلن اور طور طریق درست ہوئے ہین اکثر تاریخون مین موجود ہین۔ بڑے بڑے مدبر جنگ آزما۔ شاعر۔ انشاپرداز۔ خوش بیان جنکو دنیا مین کامیابی

کے ساتھہ شہرت حاصل ہوئی اونہون نے بہی اپنی تعلیم گزشتہ لوگونکے اقوال و امثال کے تقلید سے کی- مقدس لوگ بڑے بڑے بادشاہونکی طبیعت مین شوق پیدا کر دیتے ہین- چنانچہ چارلس پنجم کی نسبت مشہور ہے کہ ٹٹشن جسکو مصوری مین کمال حاصل تہا ایک مرتبہ بادشاہ کے ساتہہ کہین جارہا تہا کہ اتفاقاً اوسکے ہاتھہ سے نقش و نگار کا قلم گر پڑا- بادشاہ نے اوس قلم کو اپنے ہاتھہ سے اوٹھا کر مصور کو دیا اور کہا کہ تم اپنے کمال کی وجہ سے فی الحقیقت اس امر کے مستحق ہو کہ ایک بادشاہ تمہاری خدمت کرے-

ہیڈن کو نامی گرامی پارپرا کی خدمت مین رہنے کا ایسا شوق تہا کہ اوس نے یہہ قصد کیا کہ خدمتگار کے طور پر چلکر اوسکے پاس رہنا چاہیے- چنانچہ جس خاندان مین پارپرا رہتا تہا وہانکے صاحب خانہ سے اجازت لیکر یہہ اوسکی خدمت مین داخل ہوا اور روز ہے پارپرا کا کوٹ اور جوتا صاف کیا کرتا- پہلے دن تو پارپرا اسکو انجان اور بیگانہ سمجہکر غصہ ہوا لیکن اوسکا سارا غیظ و غضب شفقت و مہربانی کے ساتہہ بدل گیا جب اوس نے اپنی خدمتگار کی قابلیت کا اندازہ کر لیا- چنانچہ اوسکی تعلیم سے ہیڈن کو ایسی لیاقت حاصل ہوئی کہ اوس نے بڑی شہرت پیدا کی-

نیوٹن کو بفن جملہ فلاسفرون سے ترجیح دیتا ہے اور اسقدر عزیز رکہتا کہ جب وہ کوئی کام کرنے بیٹہتا تو نیوٹن کی تصویر اپنے سامنے رکہہ لیتا- اسی طرح اسکلر شیکسپیر کی وقعت کرتا جس سے اوس نے بہت دنون تک تعلیم پائی تہی اور اوس وقت تک

شکسپیر کی تصنیفات دیکہنا نہین موقوف کیا جب تک اوسکے دماغ مین قدرتی واقعات کے بیان کی قابلیت نہ پیدا ہوگئی اور اسکے حصول کے بعد وہ پہلے سے بہی زیادہ اوسکی قدر کرنے لگا۔

عمدہ لوگ جو تمثیل پیدا کرجاتے ہین وہ کبہی معدوم نہین ہوتی بلکہ آیندہ نسلونکی تعلیم وتربیت کے واسطے ہمیشہ قایم رہتی ہے مسٹر کابڈن کی موت کے بعد اس مسئلہ کو مسٹر ڈسڑائلی نے بڑے شدومد سے ہاوس آف کامنس مین بیان کیا تہا کہ ”صرف یہی ایک مثال ہمارے اون لاعلاج اور نامتناہی نقصانات کے عوض مین تسکین بخش وتسلی وہ ہے کہ ہمارے مقدس اور بزرگ لوگ ہم سے بالکل معدوم نہین ہوگئے ہین بلکہ اونکے اقوال ہم لوگونمین بیان کئے جاتے ہین۔ اونکی تمثیلات بحث ودلیل مین پیش کی جاتی ہین حتے کہ ہمارے گفتگو اور مباحثے مین بہی اونہین کے خیالات شامل ہین۔ مین کہہ سکتا ہون کہ پارلیمنٹ مین بعض ممبر ایسے ہین کہ جو اسوقت موجود نہین لیکن وہ یہانکے ممبر ضرور رہین۔ پس میرے خیال مین اونہین مین سے ایک مسٹر کابڈن بہی ہین“۔

سوانح عمری کا یہہ بڑا بہاری سبق ہے کہ وہ لوگونکو تبلائے کہ اونہین کیا کرنا چاہیے۔ کیا ہونا چاہیے اور کیونکر۔ اس سے آدمی مین جدید قوت اور اعتبار کی زیادتی ہوگی۔ بڑونکے سامنے عاجزونکو بہی شوق۔ امید۔ اور جراءت پیدا ہوتی ہے۔ ہمارے وہ بزرگ جنہون نے حیات ابدی اختیار کرلی ہے اور جنکا خون ہمارے رگون مین دوڑ رہا ہے وہ ابتک اپنی قبرون سے ہم لوگونکے ساتہہ گفتگو کرتے ہے اور راہدن

کی طرف اشارہ کر رہے ہین جو اونکے زیر قدم آچکی ہین - اونکی
تمثیل ہماری رہنمائی اور ہدایت کے لئے ہمارے پاس موجود ہے
کیونکہ چال چلن کی عمدگی ایک ایسی دائمی میراث ہے جو زمانہ دراز سے
قایم ہے اور اپنے ہی مانند از سر نو پیدا کرنے کی مستقل کوشش مین
مصروف ہے -

وہ بیش بہا اقوال جو مقدس لوگ بیان کر گئے ہین اور جو تمثیلین
قایم کر گئے ہین ہمیشہ کے لئے زندہ ہین - وہ آیندہ نسلونکے دماغ
و طبیعت مین اپنا گزر کرتے ہین - دنیاوی کاروبار مین اونہین مدد
دیتے ہین اور موت کے وقت اطمینان و تسلی - ہنری مارٹن
جو حالت نیند مین شکار اجل ہوا کہتا ہے کہ وہ موت نہایت
بدنصیبی کے ساتھہ ہے جو مقدس لوگونکی گزشتہ زندگی سے مشابہ
نہ کی گئی ہو - اور صرف وہی ایک شخص بڑا اقبالمند اور خوش نصیب ہے
جسکو اپنی آیندہ نسل کے واسطے ایسی تمثیلی سبق کی میراث قایم کرنیکا
بیش بہا موقع ملا ہو -

(مترجم) اس کے باب مین تو کچھہ زیادہ لکھنے کی ضرورت
نہین ہے کہ صحبت کا اثر کیونکر آتا ہے اسوجہ سے کہ یہہ ایک ایسا مقولہ ہے
جسکو ہر کس و ناکس تسلیم کرتا ہے اور یہہ بھی ہندی کی ایک مشہور کہاوت ہے
کہ "دیکھا دیکھی پن اور دیکھا دیکھی پاپ" لیکن اسمین سے کسی ایک رکن کو
پسند کرکے اوسکے مطابق عملدرآمد کرنا آپ کی فطرت پر منحصر ہے -
البتہ یہہ امر ضرور بتلانے کے قابل ہے کہ کس قسم کے اقوال و امثال
کے مطابق عملدرآمد کرنا چاہیئے - یہہ ایک ایسا جگرخراش سوال ہے

کہ اسکا جواب دینے والا تو ہمارے قوم مین کوئی زندہ نہین ہے لیکن کیا اسکے جواب نہ ملنے سے مایوس ہوکر خاموش بیٹھہ جانا چاہئیے کبھی نہین - اگرچہ اس وقت ہمارے قوم مین قابل اقتدا کوئی نہین ہے لیکن ہمارے مقدس پیشوا اونکی کتابین موجود ہین اونکی تواریخ ہم کو دیکھنے چاہیئے اور سابق کے واقعات کو موجودہ حالت سے مقابلہ کرکے سبق حاصل کرنا چاہیئے - اس موقع پر ہمکو اپنے قدما کی مدح وثنا کرنے کی ضرورت نہین ہے لیکن بیہہ بے شک کہینگے کہ کوئی قوم اوسوقت تک ترقی نہین کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے زمانہ سلف کی تواریخ سے واقفیت نہ حاصل کرلے اور خاصکر انگلستان والون نے تو اس مین جس قدر غلو پیدا کیا ہے کہ وہ لوگ اپنے بزرگونکی شبیہونکا بہی اپنے پاس رکہنا ترقی اور عروج کا ذریعہ خیال کرتے ہین لیکن ہمارے لئے صرف یہی کافی ہے کہ ہم اونکے اقوال کو یاد کرلین اور اونکے ارشاد کے مطابق کاربند ہون اگرچہ اس سے ہم کو کوئی فوری اور یقینی فائدہ نہ معلوم ہو لیکن ممکن نہین کہ اس فعل کا کچھہ اثر نہو اگر اس وقت نہین تو آئیندہ زمانہ مین ہماری دوسری نسلونکے حق مین مفید و کارآمد ہوگا اور بلاشبہہ یہہ قوم کے فخر و مباہات کی وجہ ہے اگر ہم خود اپنے وقت مین مستفید نہوسکے تو کوئی افسوس کی بات نہین ہے اسوجہ سے کہ

برکتین یہان چہوڑکر ہم اپنی جائین گے بہت
ہم نہونگے پر نصیحت ہم سے پائین گے بہت

چوتھا باب

محنت

عملی چال چلین کی تربیت کے واسطے محنت ایک جزو اعظم ہے کیونکہ اس سے انسان مین اطاعت - بردباری مستعدی - توجہ اور ثابت قدمی پیدا ہوتی ہے - اوسکو اپنے خاص مشاغل مین واقفیت و قابلیت اور لوازمات زندگی کے انجام مین لیاقت و مشاقی حاصل ہو جاتی ہے -

مشغلہ ہماری ہستی کا ایک ایسا قانون ہے کہ جسکے موجودہ اصول کے مطابق نوع انسان اور اقوام کو اوسکا پابند ہونا پڑتا ہے - اگرچہ بہت سے لوگ بمجبوری اوقات بسری کے واسطے اپنے ہاتھون سے مشقت کرنی گوارا کرتے ہین لیکن دنیا مین جو لوگ قانون قدرت کے مطابق زندگی سے مستفید ہونا چاہتے ہین تو اونھین کسی نکسی طرح کی محنت ضرور کرنی چاہیئے -

محنت اگرچہ ایک قسم کا بوجھ اور جبر ہے لیکن یہی عزت و شہرت کی وجہ ہے بغیر اسکے کسی امر کی تکمیل بالکل غیر ممکن ہے - انسان کو جو اعزاز حاصل ہوتا ہے وہ صرف محنت کے باعث سے ہے اور یہ مثل ایک ایسے درخت کے ہے جسکے پھل کا نام تہذیب ہے - پس اگر دنیا سے محنت کا نام مٹا دیا جاے تو بنی آدم سے اخلاقی صفت بالکل زائل ہو جاے - کاہلی سے انسان کو طوق لعنت اپنے گلے مین پہننا پڑتا ہے اور یہ اسطرح آدمی کو نکمّا و بیکار کر دیتی ہے جسطرح لوہے کو مورچہ خراب کر دیتا ہے - جب سکندر نے فارس کو فتح کیا تو وہانکے باشندونکے طور طریقے دیکھکر یہہ تجربہ حاصل کیا کہ وہ لوگ اس امر سے بالکل واقف نہین ہین کہ لہو و لعب مین زندگی بسر کرنی بدترین

حالت ہے اور محنت و مشقت مین اوقات گزاری عمدہ ترین زندگی ہے۔

شاہنشاہ سیرس نے بستر موت پر اپنے سپاہیون سے صرف یہی وصیت کی کہ تم لوگ ہمیشہ محنت کے عادی رہو۔ اور یہہ محض دائمی محنت کا سبب تھا کہ سرداران روم نے اپنی قوت و حکومت کو بہت کچھہ وسیع کرلیا تھا پلینی ملک اٹلی کے اندرونی حالات سابق کی نسبت لکھتا ہے کہ وہان کے بڑے بڑے امرا اور سردار قلبہ رانی کرتے تھے اور یہہ فعل اوس زمانے مین بہت اچھا سمجھا جاتا تھا لیکن اخیر مین محنت و مشقت کے کل صیغے غلامون کے سپرد کئے گئے اور اس قسم کے افعال کو لوگ ذلیل و مذموم خیال کرنے لگے اوسیطرح روم کے وہ لوگ جنکا شمار حکمرانون کے طبقہ مین کیا جاتا تھا جب عیش و عشرت اور آرام طلبی مین محو ہوگئے تو سلطنت کی ناگزیر تنزلی کا نشان ظاہر ہونے لگا۔ قدرت کا منشا ہے کہ نہایت ہوشیاری سے اس امر کی نگہداشت کرنی چاہیئے کہ آرام طلبی کی عادت نہو جائے۔ مسٹر گریفی نے ایک دانشمند سیاح سے سوال کیا "آپنے دنیا مین کسی ایسی چیز کا بھی تجربہ کیا ہے جسے ہر خاص و عام پسند کرتا ہو تو اوسنے جواب دیا کہ ہان وہ کاہلی ہے جسے ہر کس و ناکس عزیز رکھتا ہے" انسان مین اس امر کی کوشش کی یہہ قدرتی تحریک ہوتی ہے کہ اوسکو بلا دقت و محنت فوائد حاصل ہون۔ اور یہہ ایک ایسی عالمگیر خواہش ہے کہ جیمس مل نے اسکی بابت یہہ بحث کی ہے کہ محض انسداد آرام طلبی کی غرض سے ابتدا ہی مین سلطنت کا ذریعہ قائم کیا گیا۔

آرام طلبی سے جسطرح شخصی نقصان ہوتا ہے اوسیطرح قومی مضرت بھی متصور ہے کاہلی سے نہ تو دنیا مین کوئی کام ہوا ہے اور نہو گا۔ آرام طلبی سے دنیا مین

ہمیشہ نقصان ہوا ہے اور ہوگا یہہ قدرت کا منشا ہے کہ اس سے کسی امر مین کامیابی نہو۔ کاہلی جسم و دماغ کے واسطے بالکل زہر کی خاصیت رکھتی ہے۔ اس سے صدہا قسم کے ضرر و نقصان ہوتے ہین اور یہہ جملہ عیوب کی باعث ہے۔ جسمانی کی بہ نسبت دماغی کاہلی زیادہ تر مضرت رسان ہے۔ دماغ کو بیکار رکھنا ایک ایسی بیماری ہے جس سے روحانی کاہش ہوتی ہے اور خود اوسکی موجودگی ایک عذاب ہے۔ جسطرح آب بستہ مین کیڑے مکوڑے پیدا ہوجاتے ہین اوسیطرح کاہل آدمی کے دماغ مین بھی قبیح و مذموم خیالات بھرے رہتے ہین جسکے باعث روح سی لطیف شئ ناپاک اور آلودہ ہوجاتی ہے۔

مین اسبات کو نہایت دلیری سے کہتا ہون کہ جو لوگ کاہل ہین چاہے اونھین دنیا کی نعمت ملجائے لیکن وہ کبھی خوش اور سیر نہین ہونگے۔ اونکے دلکی سب تمنائین برآئین کل مرادین پوری ہون اور ہرطرحکا اطمینان حاصل ہو لیکن جب تک وہ کاہل رہینگے اوسوقت تک اونکو دماغی جسمانی ہر قسم کی تکلیف محسوس ہوگی۔ ہمیشہ مجہول افسردہ۔ پژمردہ۔ حزین و غمگین اور بیچین رہینگے۔ برٹن کا قول ہے کہ انسان کو کبھی بیکار و کاہل نہین ہونا چاہیئے۔

سچی خوشیان کاہلی سے نہین حاصل ہوتین بلکہ محنت و مشغلہ سے۔ آرام طلبی سے آدمی تھک جاتا ہے۔ محنت سے نہین کیونکہ اس سے تو روح کو فرحت و مسرت حاصل ہوتی ہے۔ گو ہروقت مشغول رہنے سے دماغ کچھہ ضعیف ہوجانے لیکن کاہلی سے یہہ بالکل ضایع و بیکار ہوجاتا ہے۔ ڈاکٹر مارشل ہال کا قول ہے کہ کوئی چیز ایسی مضرت رسان نہین ہے جیسا کہ وقت کا فضول ضائع کرنا ہے۔ اوسکا مقولہ ہے کہ انسان کا دل مثل ایک چکی کے ہے جسمین اگر گیہون پیسا جاے تو آٹا ہوا اور اگر خالی گھمائی جاے تو

خود اوسکا نقصان ہو۔

کسی چیز کے حاصل کرنیکی خواہش کرنی اور پھر اوسکے حصول مین جو دقتین ہوتی ہین اوسکو نہ برداشت کرنا نہایت پست ہمتی ہے۔ اسکو صاف لفظون مین یون سمجھنا چاہیئے کہ کوئی چیز بغیر قیمت کے نہین ملسکتی۔ یہانتک کہ فرصت کا وقت بھی عمدہ طور پر نہین صرف ہوسکتا جب تک کہ وہ کوشش سے حاصل نکیا جاے۔ کیونکہ بغیر محنت کے جو وقت فرصت کا لوگ خیال کرتے ہین وہ مثل ایک ایسی شی کے ہے جسکی قیمت نہین دیگئی۔

فرصت کی قدر اسیوقت معلوم ہوگی جب محنت کیجائیگی کیونکہ بغیر محنت کے فضول بیٹھے رہنے سے طبیعت گھبرا اوٹھے گی پس ایسی فرصت سے کچھ تفریح نہین ہوسکتی۔ ایسے کاہل دولتمند اور کاہل غریب دونون کی زندگی قابل نفرت ہے جسے اپنے مشغلے کے واسطے کوئی کام نہین ملتا یا جسے کام ہے لیکن وہ نہین کرتا۔ فرانس مین ایک فقیر کے داہنے بازو پر جسکی عمر چالیس برس کی تھی اور آٹھوین مرتبہ قیدخانہ مین گیا تھا یہ الفاظ لکھے ہوے تھے جسے کاہلون کا مقولہ سمجھنا چاہیئے "گذشتہ زمانہ سے مجھے دھوکھا ہوا۔ موجود سے تکلیف ہے۔ اور آیندہ سے دہشت ہے۔

محنت ایک ایسا فرض ہے جو ہر طبقہ اور ہر گروہ کے واسطے واجب کیا گیا ہی ہر شخص کو اپنی جداگانہ حالت کے مطابق کام کرنا لازم ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔ بلحاظ خاندان اور تعلیم یافتہ ہونے کے ایسا شخص جو دولتمند ہی کیون نہو اپنے اس فرض مین کوشش کرنیکا پابند کیا گیا ہے جسمین وہ خود بھی شریک ہے یعنی عامہ خلائق کے ساتھ بھلائی کیجاے۔ ایسے شخص کو اپنے ذاتی آرام و آسایش سے جو دوسرونکی بدولت اوسے حاصل ہی

کبھی اطمینان نہین ہوسکتا تاوقتیکہ وہ اوس سوسائٹی کو جسمین وہ قائم ہے اسکا کوئی عمدہ صلہ نہ دے لے۔

کوئی ایماندار اور عالی دماغ آدمی فضول لہو ولعب مین مصروف رہنا کبھی پسند نہین کرسکتا۔ فضول اور بیکار بیٹھے رہنے سے نہ تو کوئی فائدہ ہوسکتا ہے اور نہ عزت اور گو کوئی چھوٹے خیال کا آدمی اسپر قناعت کرے لیکن جو شخص عالی دماغ ایماندار اور مستعد ہے وہ کبھی اسحالت کو سچی عزت اور اصلی وقعت کے مقابل نہین خیال کرسکتا۔

لارڈ ڈربی کا قول ہے "کہ مین کبھی نہین یقین کرسکتا کہ کسی بیکار آدمی کو حقیقی خوشی حاصل ہوسکے۔ کام ہماری زندگی کے مانند ہے۔ تم مجھے بتلاؤ کہ کون کام کرسکتے ہو اور تب مین ظاہر کرونگا کہ تم کس قسم کے آدمی ہو محنت کا شوق انسان کو خراب و ذلیل مذاق سے باز رکھتا ہے۔ دقت اور مشکلو نسے محفوظ رکھتا ہے۔ لوگونکا یہہ خیال ہے کہ تکلیفات اور مصائب سے نجات ہوسکتی ہے لیکن تجربہ سے یہہ بات خلاف ثابت ہوئی کیونکہ قدرتی طور پر انسان کے واسطے محنت و مشقت قائم کی گئی ہے۔ پس جسقدر لوگ مشکلونکے مقابلہ کرنیسے بھاگتے ہین اوسیقدر مشکلین اونکا پیچھا نہین چھوڑتین۔"

ہم سے کم ذاتی آسایش کے واسطے کسی عمدہ شغل مین مصروف رہنا بہت ضروری ہے۔ جو لوگ کہ محنت نہین کرتے وہ اوسکے صلہ سے نہین مستفید ہوسکتے۔

سر والٹر اسکاٹ کا قول ہے "کہ خواب راحت کے بعد جب ہم بیدار ہوتے ہین تو اوسی حالت مین محظوظ رہ سکتے ہین کہ جب ہم کچھہ کام کرین۔ اور ہمین اوقات فرصت سے اوسی حالت مین آسایش ملیگی کہ جب ہم محنت سے اپنے کام انجام دین اور فرایض پورا کرین۔"

اگرچہ یہہ صحیح ہے کہ اکثر لوگ حد سے زیادہ محنت کرنیکی وجہ سے مرجاتے ہین لیکن اون لوگونکی تعداد زیادہ ہے جنکی موت کاہلی ـ نفس پرستی اور آرام طلبی کی حالت مین ہوتی ہے ـ جو لوگ بے انتہا محنت کرنے سے مرجاتے ہین اوسکی یہہ وجہ ہے کہ وہ باقاعدہ اپنی زندگی بسر کرنی نہین جانتے اور جسمانی صحت کا بالکل نہین خیال کرتے ـ

لارڈ ڈربی کا یہہ مقولہ بیشک بہت ٹھیک ہے "کہ کیسا ہی سخت و مشکل کام ہو لیکن جب اصول و قواعد کے مطابق کیا جائیگا تو ممکن نہین کہ اوسے کچھہ ضرر پہونچ سکے" ـ وسعت ایام امتحان زندگی کا کوئی صحیح پیمانہ نہین ہے ـ بلکہ انسان کی زندگی کا اسطرح اندازہ کرنا چاہیئے کہ اوسنے اپنی حیات مین کونسے کام کئے اور کس قسم کی واقفیت پیدا کی ـ پس دنیا مین رہکر جسقدر جس شخص نے زیادہ کام کئے ـ واقفیت حاصل کی ـ خیالات ظاہر کئے تو سمجھنا چاہیئے کہ حقیقت مین وہ اوسیقدر زیادہ زندہ رہا ـ کاہل اور فضول آدمی کی عمر کتنی ہی زیادہ ہو لیکن دراصل وہ بالکل عبث ہے ـ

سینٹ بونیفس جب مملکت برطانیہ مین داخل ہوا تو اوسکے ایک ہاتھہ مین انجیل تھی اور دوسرے مین آلات نجاری تھے ـ اسیطرح جب وہ انگلستان سے جرمنی مین گیا تو وہان بھی اپنے ساتھہ فن عمارت لے گیا ـ لوتھر بھی حصول معیشت کے واسطے اپنی تمام عمر اہل حرفہ کے مجمع مین بیٹھکر باغبانی اور گھڑی سازی کرتا رہا ـ

یہہ بات نیپولین کی عادت مین داخل تھی کہ جب وہ کوئی عمدہ دستکاری دیکھتا تو اوسکے موجد کی بہت عزت کرتا ـ کسی موقع پر وہ ایکمرتبہ لیڈی بیلکم کے ساتھہ سیر کررہا تھا کہ اتفاقاً اوسطرف سے چند مزدور بوجھا لئے ہوے گذر سکے ـ لیڈی صاحبہ نے غصہ ہوکر مزدورونکو ڈانٹا کہ اسطرف سے مت جاؤ ـ تب نیپولین

نے کہاکہ ایسے بوجھون کی عزت کرنی چاہیئے کیونکہ ان بیچارونکی محنت عام گروہ کے فائدہ وبہتر مشتمل ہے۔ عمدہ مشاغل کی عادت جسطرح مردونکے واسطے باعث مسرت ہے اوسیطرح عورتون کے لیئے بھی فرحت کا سبب ہے اسکے بغیر عورتین بے پروائی اور بے شغلی کی خراب حالت مین مبتلا ہوجاتی ہین اور علاوہ اسکے جسمانی عوارض بھی اونھین گھیر لیتے ہین۔ کیبیرولاین پرتھیلس نے اپنی کتخدا بیٹی کو بتاکید آگاہ کیا کہ کبھی بے پروائی اور بے خبری نہین کرنی چاہیئے۔ وہ خود اپنی نسبت کہتی ہے کہ اگرچہ ہین تعطیلونمین ایسی بیکار وفضول رہتی جیسے دن کے وقت الو رہتا ہے لیکن کبھی انسان کو ایسا نہین کرنا چاہیئے۔ اور خاص کر تو کتخدا لڑکیونمین کم وبیش یہہ عادت ہوجاتی ہے عمدہ تمرین آسایش کام کرنے سے حاصل ہوتی ہے لیکن جب شوق ومحنت کے ساتھہ کیا جاوے۔ عمدہ مشاغل کی پابندی سے صرف جسمانی راحت نہین ہوتی بلکہ دماغی فرحت بھی ہوتی ہے۔ کاہل آدمی اپنی زندگی بالکل مجہولانہ طور پر بسر کرتا ہے اور اپنی خلقت کے بیش بہا جزو کو اگرچہ قطعی طور پر نہین معدوم کردیتا لیکن خواب غفلت مین ضایع کردیتا ہے مستعد آدمی مثل ایک ایسے منبع کے ہے جسسے مختلف اقسام کے عمدہ مشاغل نکلتے ہین اور جہانتک حد اختیار مین ہے وہ سب کامونکو کرتا ہے۔ کسی قسم کی معمولی محنت ومشقت بھی بہ نسبت کاہلی کے بہت اچھی ہے۔ فلر کا بیان ہے کہ سر فرنیلس ڈریک جو ابتدا ہی مین بحری خدمت پر متعین کیا گیا تھا وہ اپنے افسر کی ماتحتی مین کام کرنے اور سختیان برداشت کرنے سے نہایت متحمل اور جفاکش ہوگیا۔ اسکلس کہتا ہے کہ روزانہ صنعت وحرفت کے کامونمین مصروف رہنا بھی بہت مفید خیال کرتا ہون۔

ایک فرنچ مصور کے اس مقولے کی ہزارون تمثیلون سے تصدیق ہوتی ہے کہ محنت و مشقت اور عمدہ مشاغل سرور و انبساط کے اجزا ہین" لیبسن کے دوستون نے اوسے اکثر یہہ ترغیب دی کہ وہ اپنا کام چھوڑ کر چندروز آرام کرے لیکن وہ یہہ کہکر اپنے کام کی طرف متوجہ ہوگیا کہ "کسی شغل کیوجہ سے بیماری کا برداشت کرنا آسان ہی بہ نسبت اسکے کہ بے شغلی سے بیمار ہی ہوجاے" سر والٹر اسکاٹ سے زیادہ کوئی شخص عملی محنت کا سمجھنے والا نہین ہوسکتا کیونکہ وہ خود نہایت محنتی اور جفاکش تھا۔ لاکرٹ کہتا ہے کہ علاوہ علمی قابلیت کے جن اوصاف سے اسکاٹ متصف تھا یعنی بردباری۔ مستقل مزاجی اور دماغی قوت سے پس یہہ سب صفتین کسی شاہنشاہ مین بھی مشکل سے ہوسکتی ہین۔ اسکاٹ کو اسبات کا بھی بہت شوق تھا کہ وہ محنت کے فوائد جس سے دنیا مین حقیقی خوشیان حاصل ہوتی ہین اپنے بچون کے ذہن نشین کردے۔ جسوقت اوسکا بیٹا چارلس مدرسہ مین پڑہتا تھا تو اوسنے مندرجہ ذیل مضمون اوسکو لکھا۔ "مین اسبات کو بہت مبالغہ کے ساتھ تمھارے دماغ مین نہین متمکن کرنا چاہتا صرف یہی کہتا ہون کہ محنت ایک ایسی چیز ہے جسکو باریتعالے نے ہماری زندگی کی کل حالتون کے واسطے مقرر کردیا ہے۔ دنیا مین کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ جو قابل حصول ہو اور بغیر محنت کے حاصل ہوسکے حتی کہ غذا بھی بغیر کوشش کے نہین میسر ہوسکتی۔ جسطرح بغیر قلبہ رانی اور تخم ریزی کے کھیت مین غلہ نہین پیدا ہوسکتا اوسیطرح بلا محنت و مشقت دماغی لیاقت و قابلیت بھی غیر ممکن ہے۔ اگرچہ یہہ ممکن ہے کہ اتفاقات زمانہ سے ایک شخص درخت لگائے اور دوسرا اوس سے پھل پائے لیکن یہہ ممکن نہین کہ کوئی شخص اپنی محنت سے مستفید نہو سکے اوسکی غیر محدود اور بے انتہا محنت تحصیل علم کی اوسکے واسطے مفید ہے۔ اس لیئے

میرے بچے محنت کرو اور وقت کی قدر کرو۔ کیونکہ ابتدائے سن مین طبیعت و دماغ
مین کچھ ایسا مادہ ہوتا ہے کہ بآسانی اوسمین علم کی گنجایش ہوجاتی ہے۔ پس اگر تم
اپنے موسم بہار کو ضائع کردوگے یعنی موجودہ سن مین لیاقت نہ پیدا کروگے تو
بوڑھاپے کے زمانے مین بے عزت و بے وقعت رہوگے۔

اسکاٹ کیطرح ساودی بھی محنتی اور جفاکش تھا محنت کی وجہ سے
اوسمین مذہبی پابندیان بھی بہت تھین۔ اوسنے اپنے اونیسوین برس
مندرجہ ذیل عبارت لکھی تھی "میری عمر کا جو تھا حصہ ختم ہوگیا اور افسوس کہ مین نے
کوئی کام نہین کیا" حالانکہ ساودی ذرا بھی کاہل نہین تھا یہہ بہت شوقین
طالبعلم تھا۔ رابرٹسن مورخ کا قول تھا کہ زندگی بغیر علم کے موت ہے محنت
ایک ایسی چیز ہے جس سے چال چلن بھی درست ہوتا ہے۔ ایسی محنت جسکا کچھہ نتیجہ نہو
بہ نسبت کاہلی کے اسوجہ سے اچھی ہے کہ کچھہ کام تو ہوتا ہے۔ اس سے قابلیت پیدا
ہوتی ہے اور دوسرے کامون مین کامیابی کی امید ہوتی ہے۔

محنت کی عادت سے کام کرنے کا قاعدہ معلوم ہوتا ہے اور وقت کی پابندی ہوتی
ہے۔ پس جب اسطرحسے عمدہ مشغلون مین وقت صرف کرنیکی عادت ہوجائیگی تو پھر آدمی اپنے
ایک لمحہ کو بھی بے حساب ضائع نہونے دیگا۔ اور جب فرصت کا وقت آئیگا
تب البتہ اوسکی قدر و منزلت معلوم ہوگی۔ کالٹن کا یہہ کلام بہت صحیح ہے کہ
اگر کاہل آدمی کی نسبت یہہ کہا جائے کہ وہ وقت کا خون کرتا ہے تو باقاعدہ محنت
کرنیوالے کو یہہ کہنا چاہیئے کہ وہ وقت مین جان ڈالدیتا ہے۔ اور اونکے افعال دیرتک
قائم و باقی رہینگے جبکہ خود وقت کا بھی نشان نرہے گا۔

واشنگٹن بھی کام کرنے سے کبھی نہین تھکتا تھا۔ صغرسن سے اوسنے
اپنے مین نہایت کوشش سے محنت کرنے کا مادہ پیدا کرلیا اور باقاعدہ کام مین

مشغول ہونیکا طریقہ حاصل کرلیا تھا۔ اوسکی قلمی کتابون سے جو ابتک موجود ہین یہہ
بات ظاہر ہوتی ہی کہ اوسکو اپنی ابتدائے عمر سے (یعنی جب وہ صرف تیرہ برس کا تھا)
علم کا ایسا شوق تھا کہ وہ اپنی خوشی سے مختلف قسم کے کتابون اور کاغذات کی نقل
کیا کرتا۔ اور جو عادت کہ اوسنے اس زمانہ مین اپنے لیئے قائم کرلی تھی وہ گویا اون
پسندیدہ افعال کی بنیاد تھی جو آگے چلکر اوسنے سلطنت کے کاروبار مین ظاہر کیئے
کوئی مرد ہو یا عورت اگر اسکو کسی بڑے کام کے انصرام مین کامیابی ہو تو فی الحقیقت قابل
قدر ہے۔ اور اس فعل کا شمار اوسی ذیل مین ہے جیسے کوئی دستکار کوشش و جانفشانی
سے عمدہ نقش و نگار کی صنعت دکھلائی۔ یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرے۔ یا
سپاہی کوئی لڑائی فتح کرے۔ جو لوگ کام کرتے ہین وہی طاقتور کہے جاسکتے ہین
کاہل آدمی ہمیشہ کمزور ہوتے ہین جفاکش اور محنتی دنیا مین حکمرانی کرتے ہین۔ کوئی
مدبر ایسا نہین گذرا جسنے بغیر محنت و مشقت کے شہرت و ناموری حاصل کی ہو۔ **لوئی**
چہاردہم کا قول ہے کہ صرف محنت کے باعث سے بادشاہ ملک پر حکومت کرسکتا ہے۔
کابڈن نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ مین مثل گھوڑے کے محنت کرتا ہون
اور ایک منٹ بھی ضایع نہین کرتا۔ **لارڈ بروہم** اور **لارڈ پامرسٹن** بھی ایسے
محنتی اور جفاکش تھے کہ کسی وقت کام کرنے سے باز نہین رہتے تھے حتی کہ بڑھاپے
مین بھی زیادہ محنت کرتے تھے کہ شباب کے زمانے مین اوتنی نہین کی۔ اون
لوگون کا قول تھا کہ فرض منصبی ادا کرنا اور ہر وقت کام مین مشغول رہنا ہماری صحت کا سبب ہی
ملکہ الزبتھ کے عہد حکومت مین صرف زبان دان اور علوم کے جاننے والے
نہین تھے بلکہ علاوہ اسکے ایسے لوگ تھے کہ جو کام اور محنت مین اپنا وقت صرف کرتے
تھے۔ **اسپنسر** حاکم **ایرلنڈ** کا سکرٹری تھا۔ **ریلے** باوجود علم و فضل
اور صاحب ایجاد ہونیکے مثل ایک سپاہی کے تھا اور جہازرانی بھی کرتا تھا۔

سڈنی اگرچہ مدبر اور رموز مملکت کا جاننے والا تھا لیکن سپاہیون کے مانند جفاکشی کرتا ہےبیکن قبل اسکے کہ لارڈ چیفسلر ہو نہایت مستعد اور بیدار مغز مقنن تھا۔ ہو کر اراکین سلطنت سے تھا لیکن مثل چوبان کے محنت و مشقت کرتا تھا شکسپیر کی لیاقت و قابلیت سے زمانہ آگاہ ہے۔ لیکن وہ ایک تھیٹر کا مہتمم تھا اور خود بھی اوسمین شریک ہوتا تھا۔ اون لوگون کا تذکرہ ہے جو علم و فضل مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے اور جنکا ذکر ملکہ الزبتھ کے عہد سلطنت مین تاریخ انگلستان کے واسطے اعزاز و افتخار کا سبب ہے۔

چارلس اول کے عہد حکومت مین کاڈلی مختلف افسرون اور سردارونکا معتبر و معتمد رہا اور اخیر مین ملکہ کا پرایویٹ سکریٹری مقرر ہوا تاکہ چارلس اول اور ملکہ کے درمیان جو رسل رسائل ہو اوسے تحریر کیا کرے۔ اس کام مین کاڈلی کو اسقدر محنت کرنی پڑتی تھی کہ مدت تک اوسکو تمام دن اسمین مشغول رہنا پڑتا اور اور اکثر راتونکو بھی فرصت نہ ملتی۔ جسوقت مین کہ کاڈلی ملکہ کے ہان کام کرتا تھا تو ملٹن اوسی زمانہ مین جبکہ کامن ولتھ کا عہد تھا لارڈ پروٹیکٹر کا سکرٹری تھا لیکن ابتدا مین معلمی کا پیشہ کرتا تھا ڈاکٹر جانسن کا قول ہے کہ جسوقت ملٹن مدرسہ مین معلم تھا تو کچھ شبہہ نہین ہے کہ نہایت محنت و کوشش سے اپنا فرض پورا کرتا تھا۔

مختلف سلاطین کے وقت مین اکثر علما و فضلا بڑے بڑے عہدون پر مامور تھے۔ جسطرح لاک چارلس دوم کے وقت مین سکرٹری محکمہ تجارت تھا اور ولیم سوم کے زمانہ مین کمشنر اپیل تھا اڈیسن سکرٹری آف اسٹیٹ تھا اسٹیل کمشنر اسٹامپ۔ پرایر انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ اور بعد کو فرانس مین سفیر مقرر ہو گیا تھا۔

گزشتہ زمانہ مین تالیف و تصنیف کا کام اکثر اون لوگون کے قبضہ مین رہتا تھا جو
کوئی پیشہ بھی کرتے تھے گفرڈ اڈیٹر کوارٹرلی جو انشاپردازی کی مشکلات سے
واقف تھا کہتا ہے کہ ایک گھنٹہ مضمون نگاری مین صرف کرنا تمام دن کی کتب بینی سے
بہتر ہے۔ انھی مین سبھی جو عالم گذرے وہ کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتے تھے اور اکثر تجار۔
مدبر۔ مقنن اور سپاہی ہوتے تھے۔ ڈینلی جو تاریخ فلورنس کا مصنف ہے ایک سوداگر
تھا۔ ڈینٹی۔ پیٹراک اور بوکشیو یہہ سب کچھ نہ کچھ کام کرتے تھے۔
ڈینٹی انتظام مملکت حاصل کرنے کے پہلے عطاری اور دواسازی کرتا تھا۔
گلیلیو۔ گلیوینی اور فیرینی طبابت کرتے تھے۔ ایرسٹو کو جیسی نظم مین
دلچسپی ہوتی تھی ویسی ہی کاروبار مین بھی اوسکا جی لگتا تھا۔ باپ کی موت کے بعد
اوسکو اپنے چھوٹے بھائیون اور بہنون کی پرورش کے واسطے جائداد کا بندوبست کرنا
پڑا جسکو اوسنے نہایت حسن انتظام اور ہوشیاری سے انجام دیا۔ ڈیوک آف فریرا
نے اوسکی یہہ قابلیت دیکھکر روم مین انصرام امور صعب و دشوار کے لیئے بھیجا اور بعد
کو کوہستانی اضلاع کا جہان کے لوگ مفسدہ پرداز اور شریر تھے حکمران مقرر کیا اور اوسنے
وہ بھی اپنی لیاقت اور قابلیت سے وہانکی حالت کو عمدگی اور شایستگی کے ساتھ مبدل کردیا
یہانتک کہ ملک کے بدمعاش بھی اوسکی عزت کرتے۔ اتفاقاً اوسکو ایک مرتبہ چند
مجرمون نے پہاڑ کے درمیان گھیر کر قید کرلیا لیکن جب ایرسٹو نے اپنا نام
ان لوگون پر ظاہر کیا تو اوسکو بحفاظت اوس مقام تک پہونچادیا جہان کہ اوسنے خواہش
کی تھی۔ دوسرے ملکونمین بھی یہی حال ہے کہ لوگ کوئی نہ کوئی پیشہ کرتے ہین۔
ویلٹیسل جو ایٹس آف نیشن کا مصنف ہے اول درجہ کا سوداگر تھا۔
ربیلیس ایک طبیب تھا اور اسکیلر جراحی کرتا تھا۔ کرونٹس۔ لوپ ڈی بگا۔
کالڈریم۔ کمایونس۔ ڈیسکارڈس۔ ماپرٹس۔ لاروپ۔ فوکالڈ۔

لیسیپنڈ۔ لامرک۔ یہہ سب اپنے ابتداے زمانہ مین سپاہی تھے۔ ہمارے ہی ملک مین جو لوگ اپنی تصنیفات کی وجہ سے مشہور ہین۔ وہ اپنے اسباب معیشت حرفہ اور پیشہ سے مہیا کرتے ہین۔ لیلوے نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ جواہر فروشی مین صرف کیا اور اپنے اوقات فرصت مین ڈراما اور ناٹک کی تصانیف سے اپنی لیاقت او قابلیت ثابت کی۔ ازاک والٹن۔ ریشمی کپڑے کی تجارت کرتا تھا۔ فرصت کے وقت کتب بینی کرتا اور اپنے دماغ کو اظہار آئندہ کے لئے واقعات سے مملو کرتا جسکی وجہ سے وہ ایک لائق سوانح عمری لکھنے والا ہوا۔ ڈیفو جو کہ مصنف اور بڑا مدبر تھا لیکن گھوڑے کی سوداگری خشت فروشی اور دوکانداری کرتا تھا۔

سیمول رچارڈسن علم زباندانی کے ساتھ کسی قسم کے پیشہ کو بھی لازم و ملزوم خیال کرتا ہے کیونکہ ایکطرف تو وہ ناول کی تصنیف مین مشغول رہتا اور جب فرصت ملتی تو دوکان مین اون کتابونکو فروخت کر ڈالتا۔ ولیم ہٹن کا مقولہ ہے کہ مصنفی کے ساتھ کتب فروشی کا سلسلہ بھی لازمی ہے۔ بنجامن فرانک لین جیسا ہوشیار چھاپنے والا اور کتب فروش تھا ویسا ہی مشہور اور معروف مصنف فلسفی اور مدبر بھی تھا۔ اینبز ایلیٹ کو تجارت فلزیات مین اسقدر کامیابی ہوئی کہ اوسنے اپنی بود و باش کے لیے ملک مین مکان بنوایا جسمین اپنی بقیہ عمر آرام و آسایش سے بسر کی لیکن اوسی حالت تجارت مین اوسنے بہت سی منظوم کتابین تصنیف کرکے شائع کین اساک ٹیلر جو نیچرل ہسٹری کا مصنف تھا اوسنے آلات جر ثقیل کی ایجاد مین بہت وقت صرف کیا اور شراب کشی کا آلہ اور تانبے پر نقاشی کا فن ایجاد کیا۔ جان اسٹوارٹ مل کے بڑے بڑے کام بھی اوسوقت مین ہوئے جبکہ وہ ایسٹ انڈیا ہاؤس مین خدمت ممتحنی پر مقرر تھا اور جہان چارلس لیمب پی کاک مصنف ہڈلان حال اور اوڈن نارس محقق زبان محرری کے کام پر مقرر تھے۔ میکالے نے اپنی

مشہور تصنیف لیز آف ایشنٹ روم اوسوقت مین شائع کی جبکہ وہ عہدہ وزارت جنگ پر معمور تھا موجودہ زمانہ کے مفصلہ ذیل مصنفین بھی اعلیٰ عہدون پر مقرر تھے۔ سر ہنری ٹیلر۔ سر جان نبکے۔ این تھسن ٹرول لپ۔ ٹائم ٹیلر۔ میتھیو ارنلڈ۔ اور سپول وارن۔ مسٹر براڈرپ بیرسٹر جو لندن مین پولیس مجسٹریٹ مقرر تھا اوسکو تواریخ ارضی کی تحقیق کا بہت شوق تھا وہ اپنی فرصت کا وقت اسی کام مین صرف کرتا علم حیوانات کی جانب بھی اوسنے بہت کچھہ توجہ تھی اور اپنی تفریح کی غرض سے اسمین ہمیشہ نئے نئے تجربے حاصل کیا کرتا اور اس علم کی کتابین تصنیف کرنیمین مصروف رہتا لیکن اوسنے اپنے فرض منصبی کے ادا کرنیمین ذرا کمی نہین کی اور نہ اوسپر کبھی کسی قسم کا اعتراض ہوا۔

مسٹر براڈرپ کیطرح لارڈ برن اینک بھی اپنی اوقات فرصت مین علم حکمت کی تحصیل مین مصروف رہتا چنانچہ فن مصوری اور علم ریاضی مین کمال کا درجہ حاصل تھا۔ نیبھر مورخ کی شہرت کا یہہ سبب تھا کہ اوسکو تجارت مین واقفیت اور دستگاہ بھی اور وہ ڈنیش گورنمنٹ مین مالی محکمہ کا کمشنر مقرر ہوا اور بعد اوسکے برلن مین وزیر خزانہ مقرر ہوا باوجودیکہ وہ ایسے بڑے بڑے کامون کے انجام دینے کے واسطے مامور تھا۔ لیکن چند مشاغل کی حالت مین بھی وہ تواریخ روم کا مطالعہ کرتا تھا اور عربی و روسی زبانونمین بہت اچھی طرح ماہر تھا اور مصنف ہونیکی وجہ سے ایسی شہرت حاصل کی جسکی وجہ سے آجتک اوسکی یادگار قائم ہے۔ نیپولین اول کے ایجاد کردہ قواعد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا اصول تھا کہ انصرام امور سلطنت مین اہل علم کی صلاح و مشورت لیتا۔ نیپولین نے جب ڈبرو کو وزیر مقرر کرنا چاہا تو اوسنے اس عہدہ کے قبول کرنے مین اسوجہ سے پس و پیش کیا کہ اوسنے اپنی ساری عمر کتب بینی مین صرف کی اور کبھی اس عہدہ کے فرائض انجام دینے کی نوبت نہین آئی

نپولین نے کہا کہ اگرچہ میرے پاس ایسے معین و مددگار ہین کہ جو غلطی نہین کرتے لیکن مجھے ایسے وزیر کی ضرورت ہے جو اعلی درجہ کا تعلیم یافتہ لائق و بیدار مغز ہو اور چونکہ یہہ سب صفتین آپ مین موجود ہین اسوجہ سے مین آپ کو عہدہ وزارت کیواسطے منتخب کرتا ہون۔ ڈیروونے یہہ سنکر شاہنشاہ کا حکم منظور کرکے عہدہ وزارت قبول کیا اور اپنے فرائض منصبی کو بیدار مغزی سے انجام دیکر اپنی لیاقت وقابلیت کا اظہار کیا۔

باقاعدہ کام کرنیوالونکو محنت کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ اونھین کاہلی بہت ناگوار ہوتی ہے۔ اور جب اپنے خاص کام سے فراغت حاصل کرلیتے ہین تو اونھین دوسرے کام کی تلاش کرنے سے آسایش ہوتی ہے۔

محنتی آدمی اپنی اوقات فرصت کا مشغلہ بہت جلد تلاش کرلیتا ہے اور اوسے ہر وقت فرصت حاصل کرلینے کا اختیار رہتا ہے لیکن برخلاف اسکے کہ جو لوگ کاہل ہین کسی وقت فرصت نہین رہتی۔ جارج ہربرٹ کا قول ہے کہ جو وقت کو استعمال نہین کرتا اوسے کبھی فرصت نہین رہتی لیکن جو لوگ کام کرتے ہین اور محنت کے عادی ہوتے ہین وہ اپنے فرصت کے گھنٹونمین بہت بڑے بڑے کام کرلیتے ہین کیونکہ اونکے لیئے کسی کام مین مصروف رہنا بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ وہ کاہلی اور سستی کی حالت مین پڑے رہین۔ پس جب محنت کرنیوالے آدمی کا دماغ اوسکے روزانہ کام سے پریشان ہوجاتا ہے تو اپنی تفریح طبع کیواسطے کسی دوسرے کام مین مثل طبعیات اور زباندانی وغیرہ کے مصروف ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کی تفریح طبع حاصل کرنیوالے وہی لوگ ہین جو وقت کے بہت بڑے محافظ اور دنیادی ہوا و ہوس کے مخالف ہوتے ہین۔

لارڈ ڈیرو ہیم کے علاوہ اور بہت سے مدبر محنتی اور جفاکش گزرے ہین جو اپنی

فرصت کے وقت مین اور فرض منصبی ادا کرنیکے بعد اپنی تفریح اور دل چسپی علوم زبادانی
کی کتابون سے حاصل کرتے تھے۔ جبکہ مسٹر پیل نے عہدہ وزارت سے علیحدہ ہوکر
عزلت نشینی اختیار کی تو اپنی اوقات فرصت مین مدبرین کی نسبت اپنی آیندہ
نسلونکی درستی قوت دماغی کی غرض سے مضامین نویسی کرتا علاوہ اسکے وہ اور
بھی مختلف اقسام کی تصانیف مین مصروف رہتا تھا اور اوسکی بہہ سب قلمی کتابین
مرنے کیوقت لوگونکو اوسکے پاس ملین۔ ٹرگٹ کو جب اپنے دشمنونکی مکاری سے
اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا تو وہ اپنے کام سے علیحدہ ہوکر تحصیل علم طبعیات مین مصروف
ہوا اور اوسکے شوق نے اعلی درجہ کے ابتدائی علم زباندانی کیطرف عود کیا۔ وہ اپنے
دور دراز سفر اور اپنی بیماری نقرس کی مہیب وڈرونی راتو مین زبان لیٹن کے
اشعار تصنیف کرکے اپنی دل بستگی حاصل کرتا۔
ہمارے انگریزی مدبرین کو بھی اکثر علم انشا کا شوق رہا ہے کیونکہ جب مسٹر پٹ
اپنے عہدہ سے علیحدہ ہوا تو اپنے ہمعصر مسٹر فاکس کے مانند رومن اور یونانی
زبانون کی کتب بینی سے فرحت حاصل کرتا۔
مسٹر پٹ کی نسبت گرین وائل کا خیال ہے کہ وہ یونانی زبان کا بہت بڑا
عالم تھا۔ پٹ کی سوانح عمری لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ وہ کہانا کھانے کے بعد جب
اوسکے دوسرے احباب گفتگو وغیرہ مین مصروف ہوجاتے تو علیحدہ اپنے کمرے مین
بیٹھکر کتب یونانی کا مطالعہ کیا کرتا۔ پٹ کے مانند فاکس بھی یونانی زبان کا عالم تھا۔
سر جارج کارنوال لیوس بھی بہت بڑا قابل اور جفاکش مدبر تھا اور مختلف
زمانونمین محکمہ قانونی کا پریسیڈنٹ اور وزیر جنگ مقرر رہا اور اپنے فرض منصبی کے انجام
سے کامیابی کے ساتھ بہت کچھ شہرت حاصل کی اور باوجودیکہ اوسکے متعلق ایسے
مشکل کامونکا انتظام تھا لیکن اوسنے تواریخ دانی تحقیق زمانہ سلف تحقیق زبان

اور معاملات ملکی مین بہت بڑی قابلیت حاصل کی اور کتابین تصنیف کین - خاصکر
اوسکو علوم کے مشکل اور دقیق مسائل کے حل کرنے مین بہت دلچسپی ہوتی تھی -
سر جارج لیوس کے معاصرین کی نسبت بھی اسی قسم کی تمثیل منسوب کیجاتی ہے -
کہ ان مدبرین کو بھی جب پبلک کے کامون سے فرصت ملتی تھی تو علوم کی کتابین لکھتے تھے
مسٹر گلیڈسٹن بھی اپنی فرصت کے وقت ہومر کی کتاب کا حاشیہ چھپوانے کے واسطے
تصنیف کرتا اور قدیم فنی کی کتاب رومن اسٹیٹ کا ترجمہ کرتا تھا - مسٹر ڈسرائیلی
اور لارڈ رسل بھی تاریخ اور سوانح عمری کے بہت بڑے شائق تھے لارڈ ڈلٹن جو
فی الحقیقت ایک بہت بڑا مدبر تھا لیکن علوم انشا و ادب وغیرہ کا مشغلہ بھی اوسکی
زندگی کا جزو اعظم تھا جسطرح آدمی کو جسمانی صحت قائم رکھنے کے لیے محنت کی ضرورت
ہے اوسیطرح دماغی قوت درست رکھنے کے لیے بھی اوس سے کام لینے کی
ضرورت ہے - محنت نہین بلکہ حد سے زیادہ محنت کرنی باعث نقصان اور ضرر ہے
نا امیدی کے کام اور عاجز کرنے والے افعال مضرت رسان ہوتے ہین -
ہونہار کام فرحت بخش ہوتے ہین اور جب عمدگی اور خوش اسلوبی سے عمل مین
لائے جاتے ہین تو اونسے فرحت و مسرت کے اسباب حاصل ہوتے ہین -
دماغی کام سب اعتدال سے کیا جائے تو بہ نسبت کسی دوسرے کام کے کچھ بھی
پریشانی نہین ہوتی اور جب باقاعدہ عمل درآمد ہو تو اس سے جسمانی صحت و تندرستی
متصور ہے - اور صرف کھانا پینا سو رہنا اور کاہلی مین زندگی بسر کرنا بہت بڑے
مضرت و نقصان کا باعث ہے - لیکن حد سے زیادہ محنت کرنا بہت برا طریقہ ہے
اور خاصکر جسسے بہت نقصان ہوتا ہے جبکہ آدمی تھک جاتا ہے - جسقدر کہ محنت
سے تکلیف نہین ہوتی اوس سے زیادہ تھک جانے سے نقصان ہوتا ہے -
جسطرح بالو اور سنگریزہ کی بکثرت گرد و نسے کسی کل کے پرزے خراب

ہو جاتے ہیں اسیطرح ماندگی سے جسم میں ضعف و نقاہت طاری ہو جاتی ہے بس حد سے زیادہ محنت کرنا اور تھک جانا دونوں کی نہایت خبرداری سے نگہبانی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حد سے زیادہ دماغی محنت سخت مشکل کام ہے اور یہہ فعل قدرتی طور پر مضر اور مہلک ہے جو شخص کہ دماغ سے بافراط کام لیتا ہے اوسکے خیالات پریشان خراب ہو جاتے ہیں جسطرح کوئی پہلوان اپنے طاقت سے زیادہ داؤں پیچ میں محنت کرکے اعضا و جوارح کو کمزور سست اور بیکار کرڈالے۔

(مترجم) فی الحقیقت بغیر محنت و کوشش تو دنیا میں کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے اور نہ عزت و شہرت حاصل ہو سکتی ہے۔ قدرت کا منشا ہے کہ انسان دنیا میں رہکر محنت و مشقت کرے۔ اپنے آرام و آسایش اور ناموری کے اسباب مہیا کرے لیکن اسکے حصول میں اوسوقت تک کامیابی بالکل غیر ممکن ہے جب تک کوشش و جانفشانی نہ کیجاے محنت کے بعد اوسکا ثمرہ ملتا ہے تکلیف کے بعد راحت کا مزہ معلوم ہوتا ہے۔ دنیا میں جن لوگوں نے شہرت حاصل کی ہے اونکی سوانح عمری سے ظاہر ہوتا ہے کہ اونھیں بڑی بڑی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا ہے محنت اور جان کھپی کے بعد یہہ نعمت حاصل ہوئی ہے۔ بس دنیا میں جن لوگونکو یہہ شوق ہے کہ عزت و ناموری حاصل کریں تو جس قاعدہ طریقہ سے یہہ ممکن الحصول ہے اوس سے گریز نکریں۔ یعنی کاہل اور بیکار نہ بیٹھے رہیں بلکہ محنت و کوشش کی پابندی اپنے اوپر لازم و فرض سمجھیں۔

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

پانچوان باب

دلیری

دنیا مین وہ مرد و عورت نہایت قابل قدر و منزلت ہین جو دلیر ہین۔ اس جگہ لفظ دلیر سے وہ لوگ نہین مراد ہین جو اپنی جسمانی طاقت مین پیل دمان کا مقابلہ کرتے ہین بلکہ اون اشخاص سے مطلب ہے جو باستقلال کسی کام مین کوشش و محنت کرتے ہین۔ راستبازی اور انجام فرائض مین جرأت و ہمت کے ساتھ مستحکم و ثابت قدم رہتے ہین پس یہہ دلیری زیادہ تر قابل وقعت ہے بہ نسبت اوس عزت کے جو جسمانی شجاعت کے ذریعہ سے حاصل کیجائے۔

یہہ اخلاقی دلیری ہے جس سے مرد و عورت کے اعلی مرتبہ کی شناخت ہوتی ہے یعنی انجام فرائض۔ راستبازی۔ منصف مزاجی۔ ایمانداری۔ وغیرہ اختیار کرنیکی ہمت اور ترک حرص و طمع کی جرأت۔ اگر کوئی مرد و عورت ان اوصاف سے مبرا ہو تو وہ یقیناً دلیر تسلیم نہین کیا جاسکتا گو اوسمین کسی دوسرے قسم کی عمدگی بھی ہو۔

تواریخ سے ثابت ہے کہ مصائب و مشکلات کو جھیلکر ہماری قومی ترقی کے وہی لوگ باعث ہین جو دلیر و جانباز۔ عالی حوصلہ صاحب ایجاد۔ وطن دوست اور دنیا کی امید مین بڑے جفاکش تھے کسی قسم کا اصول یا کوئی فعل ابتدا سے کبھی ایسا نہین ہوا ہے جو عام خلائق کو تسلیم کرایا جائے اور اسکا بانی مورد جور و ستم اور الزام و اتہام نہو۔

ستر برس کی عمر مین بمقام اتہنس سقراط اسوجہ سے مجرم قرار پایا کہ اوسے زہر کا پیالہ پینے کا حکم دیا گیا اوسکے اعلی و عمدہ تعلیم کی بہت اشاعت ہوگئی تھی جو اوس زمانہ کے تعصب مشرکین کے عقیدہ و رواجات سے بالکل مخالف تھے سقراط کے اوپر یہہ الزام قائم کیا گیا کہ

اوسنے نوجوانان اتھینس کے دلونمین یہہ خیالات پیدا کرکے کہ وہ اپنے ملکی دیوتاؤنکی پرستش سے باز رہین غارت کرڈالا۔ لیکن اوسنے صرف اپنے فیصلہ کرنیوالونکے ظلم کا دلیری سے مقابلہ نہین کیا بلکہ اوس گروہ کے سامنے بھی ثابت قدم رہا جو اوسکے اقوال کو سمجھہ نہ سکتے تھے۔ وہ مرتے دم تک اپنے اس اصول پر قائم رہا کہ روح غیر فانی ہے۔

اوسنے اپنے اخیر وقت مین جو الفاظ فیصلہ کرنیوالونسے مخاطب ہوکر کہے ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔ "وہ وقت آگیا کہ مین دنیا کو ترک کرون۔ اگرچہ آپ لوگ زندہ رہینگے لیکن یہہ بات بجز علام الغیوب کے کوئی نہین جانتا کہ عقبی مین کسکا حال اچھا ہوگا"

اکثر لوگ ایجاد مذہب کیوجہ سے قتل کئے گئے ہین۔ برونو روم مین اسوجہ سے زندہ جلادیا گیا کہ اوسنے اپنے سچے فلسفہ کو جو اوس زمانہ کی غلط فہمی سے لغو خیال کیا جاتا تھا مشہور و مروج کردیا۔ جب عدالت کے ججون نے اوسے موت کا حکم سنایا تو وہ بلا پس و پیش کہنے لگا "کہ آپ لوگونکو میرے موت کے حکم سنانے مین بہت زیادہ وحشت معلوم ہوتی ہے بہ نسبت اسکے کہ جتنی مجھے منظور کرنے مین ہونی چاہیئے"۔

گلیلیو جو علم طبیعات کا جاننے والا تھا اور جسنے زمین کی حرکت آفتاب کے گرد ثابت کرکے لوگونکو اپنے اصول تعلیم کئے اسوجہہ سے پیشوایان دین نے اوسے ستر برس کی عمر مین ملزم قرار دیکر روم مین طلب کیا اور اوسپر الحاد کا فتوی جاری کرکے قید کیا اگرچہ حبس مین اوسے زیادہ اذیت نہین دی گئی لیکن وفات کے بعد اوسکی البتہ ضد کیگئی یعنی پیشوایان دین نے اوسکی لاش کو قبر مین دفن کرنے کی اجازت نہین دی۔

راجر بیکن کو جو ایک پارسا تھا اسوجہ سے سزا ہوئی کہ وہ فلسفہ عملی کی کتب طبعی تصنیف کیا کرتا اور سحر کا الزام اسوجہ سے عائد کیا گیا کہ اوسے علم کیمیا مین مداخلت تھی اوسکی کل تحریرین جہنم مین داخل کی گئین اور وہ قید کیا گیا جہان اوسے اپنی بقیہ زندگی گ

دس برس بسر کرنے پڑے یہانتک کہ اسی حالت مین اوسنے دنیا سے کوچ کیا۔
اکہم جو انگریزی فلسفہ تصورات کا ماہر تھا ہنتو کی مذہب نے جلاوطن کردیا جسکی خبر گیری ذلعبان جبہ مہنی کرتا تھا۔ نیوٹن نے جو نکہ اجرام فلکی وارضی کی قوت کشش کو ظاہر کیا اسوجہ سے اوسپر یہہ الزام قائم کیا گیا کہ اوسنے خدا کی قدرت تو نکو معزول ٹھہرا دیا اور اسیطرح فرینکلن بھی ملزم ٹھہرایا گیا کہ اوسنے بجلی کی ماہیت دریافت کرکے ظاہر کیا۔
اسپنوزا کو بھی یہودیون نے اپنے مذہب سے اوسکے فلسفانہ خیالات کی وجہ سے جو اوسوقت مذہب کے مخالف سمجھے جاتے تھے خارج کردیا اور اخیر مین اوسے ایک قاتل نے قتل کر ڈالا لیکن وہ تا دم مرگ مفلسی بیچارگی کی حالتین بہی اپنے اصول پر قائم رہا
ڈسکارٹس کے فلسفہ پر یہہ اعتراض کیا گیا کہ اوس سے لا مذہبی پھیلتی ہے۔
اور لاک کے اصول سے یہہ عقیدہ ظاہر ہوتا ہے کہ جسم سے روح علیحدہ نہین ہوسکتی۔ ڈاکٹر بلکلن مسٹر سجوک اسوجہ سے گنہگار ٹھہرائے گئے کہ اونھون نے علوم ارضی مین واقفیت حاصل کی تھی۔ کوئی شخص ایسا نہین گزرا جسنے علم نجوم و علم طبعیات مین درک حاصل کیا ہو اور اونکو متعصب و کوتہ اندیش آدمیون نے مورد طعن و تشنیع نکیا ہو۔ پس ان اختلافات اور اعتراضات سے بشرطیکہ وہ ایمانداری و راستبازی پر مبنی ہون ہمکو تحمل و استقلال کا سبق حاصل کرنا چاہیے۔
فلاطون کا مقولہ ہے کہ دنیا مثل ایک رسالہ کے ہے جسے خدا نے انسان کو عطا کیا ہے اور اوسکو اسطرح پڑہے کہ اصلی مطالب ظاہر ہون ایک عالی دماغ شخص خدا کی طاقت۔ دانشمندی۔ اور نیکی کا نتیجہ نکالے گا۔
اکثر عورتون مین بھی مردونکی برابر دلیری کی صفت پائی جاتی ہے جس طرح افی اسکو کہ اوسکے کل جوڑ بند ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گئے لیکن اوسکے منہ سے آواز تک نہ نکلی اور وہ اپنی اذیت و مصیبت کو نہایت اطمینان سے دیکھتی رہی۔

پائسٹر اور ڈے لی کے مانند جو بعوض اسکے کہ اپنی حالت پر آہ و زاری و سینہ زنی کرتے بکشادہ پیشانی ایکدوسریکو خیرباد کہکر مرنے پر تیار ہوگئے اور اخیر وقت مین یہہ کہا کہ ہم خدا کے فضل سے انگلنڈ مین وہ روشنی چھوڑے جاتے ہین جو قیامت تک نہو سکیگی۔ پھر میری ڈائر جو ایک خاص فرقہ نصرانی کی عورتون مین سے تھی اسوجہ سے پھانسی دیگئی کہ وہ وعظ کہتی تھی لیکن وہ اپنے گرد و پیش کے لوگونکو مخاطب کرکے بے تکلف موت کے تختہ پر چڑھ گئی اور اپنے تئین جلادونکے حوالہ کرکے اطمینان و بشاشت کے ساتھہ جان دی۔ ٹامس مور کی دلیری بھی کچھہ کم نہین ہے کہ اوسنے بخوشی اپنی موت قبول کی لیکن اپنی قوت ایمانی کے خلاف بیان کرنا گوارا نکیا۔ جب مور اپنے اصول پر قائم رہنیکا آخری فیصلہ بھی کرچکا تو یہہ معلوم ہوا کہ گویا اوسنے کوئی فتح حاصل کرلی اور اپنے داماد روپر کیطرف مخاطب ہوکر کہا "مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ مجھے کامیابی ہوئی" ڈیوک آف نارفوک نے اوسی خطرہ سے آگاہ کیا اور کہا کہ مور شاہزادہ سے مقابلہ کرنا بہت خطرناک ہوتا ہے۔ بادشاہونکا غصہ دوسرونکی موت کا سبب ہوتا ہے لیکن مور نے جواب دیا "واللہ خداوند مجھہ مین اور آپ مین صرف یہی تفاوت ہے کہ مین آج مرونگا اور آپ کل مرینگے"۔ اکثر لوگونکے ساتھہ یہہ اتفاق ہوا ہے کہ خطرات اور مشکلات کے وقت مین اونکو اپنی زوجہ سے تسلی و تشفی حاصل ہوئی لیکن مور اس سے بھی محروم رہا۔ قید کی حالت مین البتہ اوسے اپنی بی بی کی صحبت تھوڑے دن تک نصیب ہوئی۔ لیکن اوسکی بی بی نے یہہ خیال کیا کہ کوئی وجہ معقول نہین ہے کہ اوسکا شوہر مقید رہے درانحالیکہ وہ بادشاہ کا حکم قبول کرلینے کے بعد آزادی حاصل کرسکتا ہے اور اپنے گھر عیش و عشرت کے ساتھہ زندگی بسر کرنیکا اختیار ہے۔ بس ایکدن اوسنے اپنے شوہر سے کہا مجھے نہایت تعجب ہے کہ تم ہمیشہ عقلمند خیال کئے جاتے تھے اور اب بیوقوفونکے مانند اس ناپاک جگہہ مین محبوس ہوکر کیا وجہ ہے کہ تم پیشوایان دین کا حکم تسلیم کرکے آزادی نہین حاصل کرتے

یہ سنکر مور نے خیال کیا کہ اوسکی موجودگی کچھ باعث اطمینان نہیں ہوسکتی اور اوسکی گفتگو کا
کچھ فائدہ نہین ہے - لہذا نہایت انسانیت سے صرف یہہ کہکر رخصت کر دیا کہ جسقدر
میرا مکان بہشت سے نزدیک اوسیقدر یہہ مقام بھی جنت سے قریب ہے لیکن
برخلاف اسکے مور کی بیٹی مارگریٹ روپر کو نصیب ہوتی رہی کہ وہ اپنے اصول پہ
مضبوطی سے قائم رہے اور نہایت سعادتمندی سے حالت قید مین وہ اپنے باپ
کی خدمتگذاری کرتی رہی - باوجودیکہ اوسکے پاس وہان نہ تو قلم تھا نہ دوات تھی لیکن
اوسنے کوئلے سے اپنی بیٹی کو ایک خط مین لکھا اور مین نہین بیان کرسکتا کہ مجھے تمھاری
دلچسپ تحریر پڑہنے سے کسقدر خوشی حاصل ہوتی " مور کو راستبازی مین شہید
ہونا چونکہ وہ اپنے قول مین صادق تھا اسوجہ سے جھوٹا حلف اوٹھانا پسند نکیا اور
اپنی موت گوارا کی - جب مور کا سر تن سے جدا کیا گیا تو اوس زمانہ کے وحشیانہ
حرکت کے موافق لندن برج پر لٹکا دیا گیا لیکن اوسکی بیٹی نے جرات
کرکے اوسے مانگ لیا اور یہہ وصیت کی کہ مرنیکے بعد یہہ سر میری قبر مین رکھدیا جاوے
مارٹن لوتھر بھی اپنے ایجاد مذہب کیوجہ سے بلایا نہین گیا تھا
لیکن اوسکی جان اوسیوقت سے معرض ہلاکت مین پڑگئی جب سے کہ
اوسنے اپنے کو پوپ کا مخالف ظاہر کیا - چنانچہ جب بادشاہ نے لوتھر کو
اسواسطے طلب کیا کہ وہ اپنے کفر کی بابت جوابدہی کرے تو اوسنے تنہا جانے کا
قصد کیا - لیکن اوسکے دوستون نے کہا کہ اگر بادشاہ کے سامنے حاضر
ہو جاؤگے تو یقین ہے قتل کئے جاؤگے پس مناسب ہے کہ بھاگ
جاؤ - لیکن اوسنے کہا کہ نہین مین جاؤنگا اور سمجھاؤنگا گو وہان بیشمار شیاطین
کا مجمع کیون نہو -
دلیر اور عزت دار آدمی کبھی موت سے نہین ڈرتا چنانچہ ارل آف اسٹفرڈ

کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت اوسکو پھانسی کے تختہ پر چڑھنے کا حکم دیا
گیا تو وہ اس شان سے تختہ پر قدم رکھتا تھا کہ گویا جنگی افسر کے مانند کسی لڑائی
کو فتح کرنے جا رہا ہے - اسیطرح ہنری دین کی بابت بھی مشہور ہے کہ وہ اپنے
دلیری سے اپنی جان دی اور جسوقت وہ قتل کے واسطے طلب کیا گیا تو اپنے
اپنی بی بی سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگرچہ مین تمھین ایک یورش کی حالت مین
چھوڑے جاتا ہون لیکن میرے تمھارے ملاقات اب جنت مین ہوگی - اگرچہ
کامیابی اوسکا صلہ ہے جسکے واسطے لوگ محنت و تکلیف گوارا کرتے ہین لیکن
تاہم اونکو اکثر باستقلال محنت کرنی پڑتی ہے باوجودیکہ بادی النظر مین کامیابی
کی صورت معلوم نہین ہوتی لیکن اپنی دلیری سے مستعد رہتے ہین اور اس امید پر
ہر ایک کام کی بنیاد شروع کر دیتے ہین کہ کبھی نہ کبھی وقت ضرور کوئی نتیجہ ظاہر ہوگا
بہترین صفت تو یہ ہے کہ باوجود متواتر ناکامیابیون کے کوشش بلیغ
کے بعد فتحیابی حاصل کیجائے - اور جتنے موانعات واقع ہون سب دفع
کیئے جائین - اون لوگون کی تمثیل سے جو ملک کے واسطے برابر لڑتے رہے
یا شہید ہوتے یا کالمبس کے مانند جسنے امریکہ کی تلاش مین مدت مدید
تک سفر دور دراز کی تکلیف و صعوبت گوارا کی دل مین بہت زیادہ جرأت و
ہمت پیدا ہوتی ہے بہ نسبت علے الاتصال کامیاب ہونیکے لیکن جس دلیری
کی دنیا مین زیادہ تر ضرورت ہے وہ از قسم شجاعت نہین ہے جسطرح کتب
سیر و تواریخ مین میدان جنگ کے شجاعونکا ذکر ہے اوسیطرح انسان کو اپنی
روزانہ زندگی مین بھی دلیری کا اظہار کرنا لازم ہے - اور وہ مفصلہ ذیل امور
مین جنپر عملدرآمد کرنے سے دلیری کا اطلاق ہو سکتا ہے - ایمانداری کرنا حرص
و طمع سے باز رہنا سچ بولنا اپنی حیثیت کو بھول نجانا اور اوس سے بڑھکر اپنے

نہ سمجھ لینا۔ اپنے دست و بازو کی قوت سے ایمانداری کے ساتھ بسر کرنا نہ کہ بدبختی
سے دوسروں کے سہارے پر پڑے رہنا۔ اکثر خرابیان اور نقائص بوجہ تزلزل و تذبذب
قصد کے واقع ہوجاتے ہین جنھین دوسرے الفاظ مین عدم دلیری کے ساتھ تعبیر کرنا چاہیے
لوگ جانتے ہین کہ فلان کام عمدہ ہے لیکن اوسکے کرنے مین اپنی ہمت نہین
صرف کرتے۔ گو کسی شخص کو اپنے فرایض سے واقفیت ہو لیکن مستقل ارادہ کے نہ ہونے سے
وہ انجام نہین کرتا۔ ضعیف العقل اور غیر تعلیم یافتہ آدمی موم کی ناک ہے جس طرف چاہیے
پھیر دیجیے کیونکہ وہ ذرا انکار نہین کر سکتا بلکہ تعمیل پر مجبور ہوجاتا ہے اور اگر ایسے شخص
کا ساتھی کوئی خراب آدمی ہے تو تقلید عدم کی وجہ سے وہ بلا تکلف افعال قبیحہ کا مرتکب ہوگا۔
اس سے زیادہ کوئی دوسری چیز قابل اطمینان نہین ہوسکتی اگر چال چلن اپنے
اپنے ہی افعال سے درست ہوجاوے۔ خواہش جسکو چال چلن کا مرکز کہنا چاہیے قوت
فیصلہ کی عادت سے ٹھیک ہوسکتی ہے اور اگر ایسا نہین ہے تو بجز تجربہ برائیون سے
باز رہ سکتی ہے اور نہ بھلائیونکی تقلید کر سکتی ہے۔ قوت فیصلہ سے باستقلال کام
کرنے کا مادہ ہوجاتا ہے اور کیسا ہی مشکل کام کیون نہو لیکن آسان معلوم ہوتا ہے۔
فیصلہ کرنے مین کسی دوسرے کی مدد کا خواستگار ہونا محض غیر مفید نہین ہے
بلکہ بدترین فعل ہے۔ انسان کو اسطرح اپنی عادت درست کرنی چاہیے کہ مصیبت
یا آفت کے وقت صرف اپنی ہی قوت و ہمت پر اطمینان اور اعتبار رہے۔
اکثر لوگ بڑے بڑے کامونکا ارادہ کرتے ہین لیکن انکا انجام صرف زبانی
گفتگو پر رہتا ہے نہ تو کبھی اوس کام مین ہاتھ لگایا جاتا ہے اور نہ کرنیکی کوشش
کیجاتی ہے لیکن یہہ سب خرابی تھوڑسی قوت فیصلہ نہونیکی وجہ سے واقع
ہوتی ہے۔ بس کہنے سے کر دکھانا بہتر ہے۔ گلیڈسٹن کا قول ہے کہ جو
کام کرنا لازمی ہے اوسکے عدم تکمیل مین ایک ضعیف العقل آدمی کا بجز اسکے

کوئی دوسرا معقول عذر نہیں ہو سکتا کہ وہ تزلزل و تذبذب کی حالت مین پڑا رہا حالانکہ کام بہت ضروری تھا۔

بطرز جدید زندگی بسر کرنیکا ارادہ کرنا اور اوسکے شروع کر دینے کا وقت نہ مہیا کرنا مثل اوس شخص کے ہے جو کھانا۔ پینا سونا چھوڑ دے یہانتک کہ مر جاے۔

کسی سوسائیٹی کے برُے اثر کا مقابلہ کرنیکے واسطے اخلاقی جرات کے مشق کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اگرچہ مسس گرنڈی عوام الناس مین کی ایک عورت تھی لیکن اوسکے اختیارات بہت وسیع تھے۔ اکثر مرد اور خاصکر عورتین جس طبقے مین ہوتی ہین تو اخلاقی امور مین اوس گروہ کے تابع رہتی ہین اور اون لوگو نمین ایک قسم کی نامعلوم سازش ایک دوسرے کے خلاف رہتی ہے۔ ہر طبقہ اور ہر ملت اور ہر گروہ مین رسم و رواج کا اختلاف ہے جسکے واسطے مذہبی پابندی کے ڈر سے موافقت کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اخلاقی بزدلی عام اور خاص دونون طرح پر ظاہر ہوتی ہے۔ جس سے اگرچہ کسی دہقان کو دولتمند کی خوشامد کی نوبت نہین آتی لیکن وہ غریب آدمیونکی چاپلوسی کرتا ہے سابق مین خوشامد کے سبب سے لوگ بڑی بڑی جگہون مین سچ بولنے کی جرات نکرتے تھے لیکن اب چھوٹے درجہ والونکے سامنے بھی سچ نہین بولتے اور جنکے تعلق حکومت کا صیغہ سے ہے تو اونکی خوشامد و چاپلوسی کی طرف گویا ایک خاص خواہش ہے اور بجز خوشامدانہ الفاظ کے کوئی بات نہین کہی جاتی اور وہ لوگ ایسے اوصاف سے موصوف کئے جاتے ہین جنکے نہو سکا اونھین خود بھی یقین ہتاہی موجودہ زمانہ مین اعلی درجہ اور تعلیم یافتہ آدمی کی اتنی تلاش نہین ہوتی جتنی کسی چھوٹے درجہ اور غیر تعلیم یافتہ شخص کی جستجو ہوتی ہے اسوجہ سے کہ ایسے آدمیونکی موجودگی سے کثرت راے مین زیادتی ہوگی کیونکہ بجز ہان مین ہان ملانیکے اور

کیا کہہ سکتے ہیں۔ عالی مرتبہ۔ دولتمند اور تعلیم یافتہ لوگ بھی ایسے جاہل آدمیونکی راے لینے کے واسطے اونکی خوشامد کرتے ہیں اور بدخصلتی و بے ایمانی کرنے پر اپنی شہرت کی غرض سے تیار ہو جاتے ہیں۔ پس جب عالی مرتبہ لوگ اپنے اظہار راے پر دلیری نہیں کر سکتے تو ادنی درجہ کے لوگ کیا کر سکتے ہیں بجز اسکے کہ یہ بھی راستی سے انحراف کریں۔ جھوٹھ بولیں اور بزدلی کریں ۔

روسی مقولہ ہے کہ کوئی شخص غمازی یا خوشامد کرکے عزت نہیں حاصل کرتا اور جو شہرت کہ اسطرح سے یا حق کو پوشیدہ کرکے حاصل کیگئی ہے وہ ایماندار آدمی کی نظروں میں ہمیشہ ذلیل و خوار رہتی ہے۔

مضبوط چال چلن والے آدمی بیدھڑک سچ بات کہتے ہیں گو وہ مشہور نہو۔ کرنل ہچینسن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ لوگونکی تعریف کرنیکی کچھ پرواہ نکرتا اور نہ اوسپر فخر کرتا وہ بہت کام کرکے زیادہ بشاش رہتا بہ نسبت اسکے کہ اپنی تعریف سنے

سر جان بکنگٹن کا قول ہے کہ شہرت کوئی ایسی چیز نہیں جو حاصل کیجاے انسانکو اپنا فرض پورا کرکے اپنے کانشنس سے سچی شہرت اور تعریف حاصل کرنی چاہیئے۔

رچرڈ لاول اجورتیہ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ میری شہرت بہت بڑہتی جاتی ہے مجھے خوف ہے کہ میں کسی کام کا نہونگا۔ کیونکہ وہ آدمی بالکل بیکار ہو جاتا ہے جسکی شہرت بہت بڑہ جاتی ہے۔

مردکانہ دلیری چال چلن کی آزادی اور اعتبار کے واسطے نہایت ضروری ہے انسان میں خود ایک قسم کا مادہ ہونا چاہیئے نہ کسی دوسرے کا اثر پایا تو ہو اوسے اپنی طاقت سے کام لینا چاہیئے۔ اپنے خیالات سے قیاس کرنا چاہیئے اپنی راے سے گفتگو کرنی چاہیئے۔ اپنے خیالات کی تکمیل اور استفادات کی درستی

کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ اپنے خیالات کے درست کرنیکی جرات نہین کرتے وہ بزدل۔ کاہل اور بیوقوف کہے جاسکتے ہین۔ اسی دماغی جرات کے نہونے سے لوگ ناکام رہتے ہین اور اپنے دوستونکی امیدونکو مایوسی کے ساتھ مبدل کردیتے ہین۔ وہ منزل مقصود تک جانا چاہتے ہین لیکن چند قدم کے بعد ہمت ہار جاتے ہین اور اوسی وقت فیصلہ و جرات اور ثابت قدمی کی ضرورت ہوجاتی ہے وہ خطرات اور حادثات کا اندیشہ کرنے لگتے ہین یہانتک کہ موثرانہ کوشش کا وقت گذر جاتا ہے جو پھر نہین لوٹ سکتا۔

انسان اگر راستبازی کی قدر کرتا ہے تو وہ اوسپر کاربند ہونیکو مجبور ہوجاتا ہے۔ جان بائیم کا قول ہے کہ اظہار صداقت مین مجھے جسقدر تکلیف ہو مین گوارا کرسکتا ہون لیکن اگر میرے بیان سے صداقت کا خون ہو تو اوسے نہین برداشت کرسکتا۔ جب کوئی شخص ایمانداری سے اپنے اعتقادات درست کرلیتا ہے تو وہ غور و فکر کے بعد اوسے جائز طور پر عمل مین لاتا ہے۔

قدرتی طور پر ایماندار آدمی دغاباز کا مخالف ہوتا ہے سچا آدمی جھوٹے کا۔ منصف مزاج آدمی ظالمونکا۔ پاکیزہ منش آدمی گنہگار فاسق کا۔ ایسے متبرک آدمیونکو ہمیشہ ان مذموم حالتونکا مقابلہ کرنا پڑا ہے اور حتے الامکان اون لوگون نے کامیابی حاصل کی۔

دلیر اور مضبوط آدمی دنیا مین حکمرانی کرتے ہین اور دوسرے لوگون کی رہنمائی و پیشوائی کرتے ہین۔ کمزور اور بزدل اپنے بعد کوئی نشان نہین چھوڑ جاتا لیکن راستباز اور دلیر آدمی اپنے بعد ایک ایسی روشنی مشتعل کرجاتا ہے جسکے ذریعہ سے اوسکی تمثیل پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ اوسکے خیالات اور جرات و دلیری سے آیندہ نسلونکو اوسکی تقلید کی خواہش و ترغیب ہوتی ہے۔ جو

لوگ کہ مشکلات پر فتحیابی حاصل کرتے ہین اونھین واقفیت رہتی ہے کہ وہ کامیاب ہونگے۔ اونکے تیقن سے دوسرونکو بھی یقین ہوتا ہے۔ سیزر ایکمرتبہ جہاز پر سوار تھا کہ اتفاقاً طوفان آیا ناخدا یہہ حالت دیکھکر سخت پریشان ہوا تب سیزر نے اوس سے کہا کہ کوئی خوف کی جگہہ نہین ہے میرا جہاز نہین تباہ ہوسکتا کیونکہ اوسمین سیزر ہے۔ دلیر آدمیونکی جرات متعدی ہے جسے دیکھکر دوسرونکو بھی حوصلہ ہوتا ہے۔

مستقل آدمی کو کبھی کسی کام مین شکست نہین ہوتی۔ ڈائیگنس ایکمرتبہ اسٹنس کے پاس گیا تاکہ اوسکا شاگرد ہو لیکن اوسنے انکار کیا۔ ڈائیگنس پھر بھی اپنے ارادہ سے باز نرہا تب اسٹنس نے اپنا ڈنڈا اوٹھاکر دھمکایا اور کہا کہ اگر تو اب بھی یہان سے نہ چلا جائیگا تو مین تجھے مارونگا۔ ڈائیگنس نے جواب دیا کہ آپ مجھے شوق سے مارین لیکن آپکو کوئی ایسا آلہ نملیگا کہ آپ اوس سے میری ثابت قدمی اور استقلال کو زائل کرسکین یہہ سنکر اسٹنس نے مجبوری اوسے اپنی شاگردی مین قبول کیا۔ مستقل مزاجی کے ساتھ اگر انسان مین کچھہ دانش بھی ہو تو زیادہ مفید ہے بہ نسبت اسکے کہ صرف ذہانت ہو۔ مستقل مزاجی چال چلن کے واسطے ایک تجربکی قوت ہے اور اگر ادراک اور تحمل بھی اسمین شامل ہو تو کاروبار زندگی مین فائدہ کے ساتھہ مصروف ہونیکی انسان کو بڑی قابلیت ہوجاے۔ مستقل مزاجی کے ساتھہ کام کرنیوالے اوسط درجہ کے آدمیونکی ذات سے بہت بڑے بڑے امور ظہور پذیر ہوتے ہین کیونکہ دنیا مین جن لوگون نے بہت مضبوطی سے حکومت کی ہے وہ ایسے ذہین نہین تھے جسدرجہ مین کہ وہ مستقل مزاج محنتی اور ثابت قدم تھے۔ جن لوگونمین یہہ اوصاف تھے اونکے نام ذیل مین لکھے جاتے ہین محمد۔ لوتھر۔ ناکس۔ کالون۔

لا یلا۔ اور وسیلی۔

دلیری کے ساتھ اگر مستقل مزاجی اور ثابت قدمی بھی ہو تو بڑی بڑی مشکلات مین کامیابی ہوسکتی ہے جو بادی النظر مین غیر ممکن معلوم ہوتی ہین۔ اس سے کوشش کی جرات و رغبت ہوتی ہے اور یہہ پس پا نہین ہونے دیتی۔ استقلال کے ساتھ باقاعدہ جو کام علی الاتصال کیا جاے تو چاہے کیسا ہی حقیر آدمی کیون نکرے ممکن نہین کہ اوسکا صلہ نہ ملے۔ لیکن کسی دوسرے کی اعانت پر بھروسا کرنا بالکل فضول ہے۔ میکائیل کے مربی نے جب انتقال کیا تو اوسنے کہا کہ میرے خیال مین دنیا کی امیدین بالکل فانی اور ناپایدار ہین پس کیسکے کام آنا اور فائدہ پہونچانا بھی ایک عمدہ وسیلہ ہے۔

دلیری سے رحمدلی کسیطرح علیحدہ نہین ہے کیونکہ اسی رحمدلی اور ترقی کیوجہ سے اکثر لوگ مشہور ہوئے ہین جنہون نے بہت بڑے بڑے دلیرانہ کام کیے ہین۔ سر چارلس نیپیر نے شکار کھیلنا اسوجہ سے ترک کردیا کہ وہ بیزبانون کی ذیت رسانی گوارا نکرسکا۔ اسی قسم کی رحمدلی اور نرمی سر ولیم نیپیر اور سر جیمس وٹرم مین بھی تھی شاہزادہ اڈورڈ نے جب جنگ پائیٹرس فتح کی اور شاہ فرانسس کو معہ اوسکے بیٹے کے قید کرلیا تو شام کو ان دونون کی دعوت کی اور جب تک شاہ فرانس معہ اپنے بیٹے کے نہ آگیا اوسوقت تک شاہزادہ میز پر کھانیکا منتظر رہا جسطرح شاہزادہ کی شجاعت نے انکے اجسام پر قبضہ کرلیا تھا اوسیطرح اس برتاوسے شاہزادہ کے دلیرانہ اخلاق نے انکے دلون پر بھی قابو حاصل کرلیا۔ اڈورڈ اپنے زمانہ مین ایک سچا بہادر اور جرات و دلیری کا عمدہ نمونہ تھا۔

یہہ صفت دلیر آدمیو نمین ہوتی ہے کہ وہ فیاض ہوتے ہین یا یہہ کہنا چاہیے کہ اونکی طبیعت مین قدرتی طور پر فیاضی ہوتی ہے۔

فیر فیکس نے جب جنگ نیسبی مین اپنی فوج مخالف کا نشان چھین لیا۔ تو اوسنے ایک سپاہی کو دیکر کہا کہ احتیاط سے رکھو۔ اوس سپاہی نے مشیخت مین آکر کہنا شروع کیا کہ یہہ جھنڈا مین نے خود چھینا ہے۔ جب اس خبر کی سراغ فیرفیکس کو ہوئی تو اوسنے جواب دیا کہ کچھ مضایقہ کی بات نہین ہے یہہ عزت اوسیکے حصہ مین رہے مجھے علاوہ اسکے اور بہت سے تفاخر حاصل ہین۔

نرم دلی کے ساتھہ بہادر آدمی عالی حوصلہ بھی ہوتا ہے وہ اپنے دشمن کو بھی بیموقع نہین گرفتار کرتا اور نہ ایسے عاجز کو قتل کرتا ہے جو اپنی حفاظت پر قادر نہین ہے۔ اس قسم کی فیاضانہ تمثیلین محاربۂ عظیم مین بھی دیکھی گئی ہین۔ چنانچہ جنگ ڈٹنگن مین عین جوش و خروش کے وقت جب فرانسیسی سوارون نے انگریزی سوارون پر حملہ کیا تو نوجوان فرانسیسی افسر قریب تہا کہ انگریزی افسر پر حملہ کرے لیکن جب اوسنے دیکھا کہ انگریزی افسر کے صرف ایک ہاتھہ ہے جس سے وہ اپنے گہوڑے کی باگ پکڑے ہے تو نوجوان فرانسیسی انگریزی افسر کو اخلاق کے ساتھہ تلوار سے سلام کرکے ہٹ گیا۔ چارلس پنجم کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ جب اوسنے محاصرہ کے بعد وٹنبرگ پر قبضہ کیا تو شاہ چارلس۔ لوتھر کی قبر دیکھنے کو گیا۔ بادشاہ ابھی مزار کا کتبہ پڑھ رہا تہا کہ اوسکے ایک کمینہ خصلت مصاحب نے کہا کہ اس ملحد کی قبر کہود واکر اوسکی خاک ہوا مین اوڑا دینی چاہیئے۔ یہہ سنکر بادشاہ کو ایسا طیش آیا کہ اوسکا چہرہ سرخ ہوگیا اور کہا کہ مین مُردون سے نہین جنگ کرتا۔ اور اس مقام کی عزت کرنی چاہیئے۔ دو ہزار برس پیشتر جو اصول ارسطالیس نے ایک جوانمرد یا دوسرے الفاظ مین اصلی شریف آدمی کے واسطے بیان کئے ہین اونکی اس زمانہ بہی ویسی ہی تصدیق ہوتی ہے جیسی کہ خود اوسکے وقت مین صداقت تہی۔ اوسکا قول ہے کہ دلیر آدمی اچھی اور بُری دونون حالتونمین یکسان

برتاؤ کرتا ہے۔ اوسے معلوم ہے کہ عروج کیونکر ہوتا ہے اور ادبار کس وجہ سے آتا ہے۔ وہ نہ تو کامیابی سے محظوظ ہوتا ہے اور نہ ناکامی سے مغموم۔ نہ وہ خطرات سے ڈرتا ہے اور نہ اوسکی تلاش کرتا ہے کیونکہ کوئی چیز ایسی نہین ہے جسکی اوسے کچھہ پرواہ ہو۔ وہ اگرچہ ذرا کم گو اور خاموش ہوتا ہے لیکن جب موقع آتا ہے تو وہ نہایت توضیح کے ساتھہ بلاتکلف اپنے خیالات ظاہر کرتا ہے وہ اس وجہ سے قابل تعریف ہے کہ کوئی چیز اوسکے نزدیک مشکل نہین ہے وہ اپنے یا کسی دوسرے کی نسبت کچھہ بحث نہین کرتا کیونکہ نہ اوسے یہہ پسند ہے کہ کوئی اوسکی تعریف کرے اور نہ یہہ خواہش ہے کہ اوسکے سامنے کسی کی توہین کی جاوے۔ وہ نہ تو چھوٹی چھوٹی چیزونکا کچھہ خیال کرتا ہے اور نہ مدد کے لئے دوسرونسے ملتجی ہوتا ہے۔

لیکن برخلاف اسکے کمینہ خصلت لوگ مذموم افعال کو پسند کرتے ہین۔ اونمین دلیری۔ فیاضی۔ غیرت کچھہ بھی نہین ہوتی وہ عاجزون اور بیکسون پر قابو حاصل کرنیکے واسطے موجود رہتے ہین تاکہ خود صاحب اختیار ہو جائین۔ جس نیت سے کہ کوئی کام کیا جاتا ہے اوسکا اوسیطرح پر اثر ہوتا ہے پس جو کام فیاضانہ طبیعت سے عمل مین آئیگا وہ بہت شکر گزاری کے ساتھہ قبول کیا جائیگا اور جو فعل کہ کراہیت کے ساتھہ کیا جائیگا گو فی الحقیقت وہ سخت وزبون نہو لیکن بہت ناگوار ہوگا۔ جب سیمن جانسن افلاس کی حالت مین بیمار ہوا تو بادشاہ نے ایک قلیل المقدار رقم بطور انعام کے اوسکے پاس بھیجی۔ شاعر چونکہ صاف گو اور غیور تھا اوس نے کہلا بھیجا اور اوس عطیہ کو واپس کر دیا کہ بادشاہ نے مجھے مفلس سمجھکر یہہ رقم بھیجی ہے حالانکہ خود اوسکی روح نہایت ذلیل ہے۔ جو کچھہ کہ اس بحث مین ہم بیان کر چکے ہین

اوس سے یہہ نتیجہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چال چلن کے واسطے مستقل مزاجی اور دلیری کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ یہہ ایک ایسا منبع جس سے زندگی مین صرف فواید نہین حاصل ہوتے بلکہ حقیقی مسرت بھی نصیب ہوتی ہے۔ لیکن برخلاف اسکے بزدل و ڈرپوک ہونا بڑی بدبختی ہے۔ ایک دانشمند آدمی بیان کرتا ہے کہ مین نے اپنے لڑکے اور لڑکیونکی تعلیم مین اصل اصول اورجزو اعظم اسکو قرار دیا تھا کہ اونہین اس قسم کی تعلیم دیا کہ اونکے دلونسے ڈر اور خوف بالکل زائل ہوجاے۔ بلاشبہہ جسطرح زندہ دلی اور پڑہنے کی طرف محنت و توجہ کی تعلیم دیجاتی ہے اوسیطرح یہ بھی تعلیم ہونی چاہیے کہ ڈرنے کی عادت دفع ہو۔ اکثر توہمات سے لوگ بہوت پریت کی خیالی شکلین قائم کرلیتے ہین اور ڈرجاتے ہین۔ حتے کہ وہ لوگ بھی جو واقعی خطرات کا مقابلہ کرکے فتحیابی حاصل کرتے ہین ان خیالی تصویروں سے مجبور ہوکر گرداب حیرت و پریشانی مین چکر کہایا کرتے ہین اور اپنی ہی پیش بندی اور پیداکردہ تصورات سے تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے۔

فرقہ اُناث مین عام طور پر دلیری کی تعلیم نہین شامل ہے حالانکہ یہہ بہ نسبت تعلیم رقص و سرود یا تعلیم استعمال کشیدہ کے بہت زیادہ ضروری ہے۔ نہین لکہ ہے کہ عورتونکو دلیری و استقلال کی تعلیم دیکر اونہین زیادہ تر معین و معتبر۔ مفید و کار آمد بنادین۔ بزدل اور ڈرپوک عورت مین کسی قسم کی کوئی بات قابل پسند نہین ہوتی۔ ہرطرح کی کمزوری چاہے دماغی ہو یا جسمانی عیب و نقص کے برابر ہے جسطرح دلیری معزز و ممدوح صفت ہے اوسیطرح بزدلی حقیر و مذموم ہے۔ تاہم رحمدلی اور نرمی کا وصف بھی دلیری کے ساتھہ شامل ہے۔ ارمی شفر نے اکثر مرتبہ اپنی بیٹی کو لکھا کہ دلیر اور نرم دل ہونیکی کوشش کرو کیونکہ یہہ عورتونکے اصلی اوصاف ہین ہر شخص کو تکلیف کا سامنا ہوتا ہے لیکن اسطرح ہر تقدیر کا شاکر رہنا چاہیے

کہ ہیچ تیرہ راست دونون مین عزت کے ساتھہ بسر کرے - ہمکو کبھی کم ہمت نہونا چاہئے
ور شدائد سے شدید ہمکو اور دوسرونکو جن سے ہمین محبت ہے خرابی گوارا کرنی ہوگی
سے علے التواتر کوشش کرنا اور برابر تفکر و غور مین مصروف رہنا ہی زندگی کا ترکہ ہے -

تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ عورتین بھی مردونکے مانند مشکلات و مصائب
کا تحمل کر سکتی ہین لیکن جب تھوڑی تکلیف گوارا کرکے اونہین یہ بات تعلیم کیجائے
کہ ضرورت پر چاہی حالت مین ثابت قدم رہنا چاہئے -

لیکن عقد تعلیم اسکی اوس حالت مین ہو سکتی ہے جب دماغی اور طبعی قوت بھی
درست کیجائے - عورتونکو بھی چال چلن کی درستی کے لئے طبعی قوت کی اوسیقدر
ضرورت ہے جیسی کہ مردونکو کیونکہ اس سے کاروبار زندگی کے انجام دینے مین اونہین
قابلیت ہوتی ہے اور مصیبت کے وقت ہمت و مضبوطی کے ساتھہ کام کرنیکی
جرات ہوتی ہے - عورتون مین بھی مردون کے مانند چال چلن کا ہونا نیکی کا
سبب ہے اور مذہبی پابندی کا باعث ہے - جسمانی خوبصورتی بہت جلد
زائل ہو جاتی ہے لیکن طبیعت و دماغ کی عمدگی روز بروز بڑہتی جاتی ہے -
عورتونکے صبر و استقلال کے واقعات بھی اکثر دیکھے گئے ہین چنانچہ تاریخ مین
گوٹرو ڈوونڈر وارٹ کی حکایت بہت مشہور ہے - کہ جب اوسکے
شوہر پر یہہ غلط الزام لگایا گیا کہ وہ شاہنشاہ **البرٹ** کے قتل مین شریک تہا
اور نہایت بیرحمی کے ساتھہ یہہ سزا سنائی گئی کہ وہ پہیہ مین زندہ باندہ دیا جائیگا
تاکہ اوسکا جسم پرزے پرزے اڑ جاوے - اس حالتمین یہہ وفادار عورت اپنے
شوہر کے اخیر وقت تک اوسکے پاس کھڑی ہوکر مضبوط دلیلونسے اوسکی
بیجرمی ثابت کرتی رہی یہانتک کہ دو دن اور دو رات اسیطرح گذر گئے لیکن
عورتون نے صرف محبتانہ جرات نہین ظاہر کی بلکہ دلیری بھی دکھلائی ہے -

چنانچہ جیمس دوئم شاہ اسکاٹ لینڈ جب پرتھہ مین مقید تہا تو اوس نے
اپنی بیگم سے کہا کہ تم دروازہ پہ کہڑی ہو تاکہ کوئی آنے نہ پائے اور ہم لوگ محفوظ
رہین۔ لیکن باغیون نے پہلے ہی سے دروازے کے قفل توڑ ڈالے تہے
تاکہ کنجی سے کہولنا نہ پڑے۔ جب بیگم کو یہہ معلوم ہوا کہ باغی آگئے تو وہ نہایت
دلیری سے دروازہ پر آکر کہڑی ہوگئی اور جب تک باغیون نے اوسکے ہاتہہ
نہ کاٹ ڈالے وہ ثابت قدمی کے ساتہہ کہڑی رہی اور مجروح ہونیکے بعد بہی
اون لوگونکو باز رکہنے کی کوشش بلیغ کی۔

شارلاٹ ڈیلاٹری موال کی تمثیل بہی اسی قسم کی ہے
کہ جب وہ پارلیمنٹ مین اسواسطے طلب ہوئی کہ اپنا مکان حوالہ کردے
تو اوس نے کہا کہ میرا شوہر مکان کی حفاظت میرے متعلق کرگیا ہے مین بغیر اوسکے
حکم کے نہین دیسکتی۔ یہہ کہکر اوس نے اپنی نگہبانی اور آزادی خدا کے بہروسے
پر چہوڑدی اور ایک برس تک نہایت استقلال اور دلیری کے ساتہہ اپنے کام مین
مشغول رہی یہانتک کہ تین مہینے کے بعد شاہی فوج نے محاصرہ اوٹہالیا۔

سارہ مارٹن۔ ایک غریب آدمی کی لڑکی تہی اور صغیر سن ہی مین یتیم ہوگئی
اپنی دادی کے ساتہہ کیسٹر مین آئی اور خیاطی کرکے ایک شلنگ روز پیدا کرتی
اوراسی سے اپنی اوقات بسری کرتی۔ ۱۸۱۹ء مین ایک عورت یارماوتہہ کے
قیدخانہ مین اسوجہ سے قید کی گئی کہ اوس نے اپنے بچے کو نہایت بیرحمی سے
مارا تہا اور اوس زمانہ مین یہہ حکایت زبان زد خاص و عام تہی۔ سارہ مارٹن
کو اوس عورت کی ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوا اور مجلس مین اوس سے ملنے گئی
لیکن دربان نے پہلے اوسے اندر جانیکی اجازت ندی اسپر بہی وہ اپنی خواہش
سے باز نرہی اور پہر داخل ہونیکی درخواست پیش کی جسے دربان نے منظور

کرلیا - وہ مجرمہ تھوڑی دیر تک اوسکے سامنے کھڑی رہی - جب سارہ مارٹن نے اپنے آنیکی وجہ بیان کی تو مقید عورت پہوٹ پہوٹ کر رونے لگی اور اوسکی شکر گزاری کی - یہ حالت دیکھکر سارہ مارٹن کی نظر و نمین اوسکی آیندہ زندگی کی تصویر پھر گئی اور جب اوسکو اپنے کاموں سے فرصت ملتی تو قیدخانہ مین آکر اوس عورت کی ہمدردی مین شریک ہوکر اسکے ساتھ اپنا غم غلط کرتی - وہ قیدخانہ مین آکر قیدیونکو دینی تعلیم دیتی اور پڑہنا لکھنا سکھاتی - اتوار کے علاوہ ایکدن اور بہی اس کام مین صرف کرتی اور اپنے اوپر خدا کی مہربانی سمجھتی - وہ اوس عورت کو سینا پرونا سکھلاتی اور محنت کرنیکی تعلیم دیتی اور دوسرے قیدیونکو بہی ٹوپی و قمیص بنانا سکھاتی تاکہ وہ کاہلی سے باز رہین قیدخانہ مین مصروف ہونیکی وجہ سے سارہ مارٹن کے اصلی پیشہ مین بہت کچھہ تنزلی ہوگئی اور تب اوسکے دلمین یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر وہ پہر اپنے پیشہ کیطرف متوجہ ہوتی ہے تو قیدخانہ کا کام بالکل بند ہو جائیگا - بہرکیف اوس نے یہ فیصلہ کیا کہ چہہ یا سات گھنٹے روز قیدیونکی تعلیم مین محنت کرتی - جب یارماوتہ کے مجسٹریٹ کو اوسکا حال معلوم ہوا تو بارہ پاونڈ سالانہ اوسکی تنخواہ مقرر کردی گئی - تین برس سے زیادہ اس پاکیزہ نفس عورت نے اپنے اس نیک کام کو انجام دیا اور جب پیرانہ سالی کے زمانہ مین اوسے ضعف و عوارض نے گھیر لیا تو وہ اپنے اس مشغلہ کو چھوڑکر دماغی محنت کی طرف مصروف ہوئی یعنی شاعری کی طرف توجہ کی جسکی مشق اوس نے پہلے سے اپنے فرصت کے وقت مین کر رکھی تہی - اسکی سوانح عمری سے یہہ نتیجہ مستخرج ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ سچی دلیری - ثابت قدمی - فیاضی اور دانشمندی کی تمثیل تہی -

چھٹا باب

خود اختیاری

خود اختیاری دلیری کی صرف ایک دوسری شکل ہے چال چلن کیواسطے اسکا ہونا ہی جزو اعظم خیال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جسکی نسبت شیکسپیر کا بیان ہے کہ اسے انسان اور حیوان مین تفریق معلوم ہوتی ہے اور فی الحقیقت بغیر اس صفت کے انسانیت نہین ہوسکتی۔ خود اختیاری جملہ نیکیونکی جڑ ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو اوسکی خواہشات اور اغراض پر قدرت ہوجاے توگویا وسے اخلاقی آزادی حاصل ہوگئی لیکن وہ اپنی زندگی بسر کرنے مین خواہشات کا مطیع ہوجائیگا از روے نتیجہ عقلی آزادی اور جانوروںسے تفاوت حاصل کرنا اوسی وقت مین ہوسکتا ہے جب آدمی اپنی خواہشات نفسانی سے باز رہنے کی قدرت حاصل کرلے اور اس صفت کا حصول صرف خود اختیاری کی مشق پر منحصر ہے۔ پس یہ ایک ایسی قوت ہے جس سے خلقی اور طبعی زندگی کا تفاوت صاف معلوم ہوجائیگا اور اسکی وجہ سے شخصی چال چلن کی ابتدائی بنیاد قایم ہوجائیگی۔

آسمانی کتابونمین اوس قسم کے قوی آدمیونکی تعریف نہین کی گئی ہے جو ملک فتح کرتے ہین بلکہ اُنکے تو اُنکی مدح کی گئی ہے جو اپنی طبیعت پر حکمرانی کرتے ہین اور یہ وہی لوگ ہین جو اپنے خیالات۔ اقوال وافعال پر اختیار رکھتے ہین۔ پس اگر خود اختیاری۔ ضبط۔ اور اپنی عزت کی نگہبانی کی جاے تو خواہشات ذمیمہ کی تعداد فیصدی صرف دس رہ جاے اور آدمی پاک باطن و عالی منش ہوجاے۔ اور چال چلن مین پارسائی نیکی اور عمدگی شامل ہوجاے۔

چال چلن کی تربیت کا عمدہ ترین ذریعہ عادت ہے کہ راستی کے مطابق عملدرآمد کیجاوے

کوشنیقی حکمران کہتے ہین اور بیجا طور پر کام کرنے والے کو ظالم مترکب کہتے ہین۔ پس اس سے دو حالتین پیدا ہو سکتی ہین یا تو بھلائی کی طرف توجہ ہوگی یا برائی کی جانب ترغیب ہوگی۔ اخلاقی تعلیم کی ابتدائی اور بہترین تعلیم گاہ جیسا کہ اس کتاب کے دوسرے باب مین بیان کیا گیا گھر ہے اسکے بعد اسکول ہے اور تب کاروبار زندگی کی جگہہ دنیا ہے۔ اسمین سے ہر ایک جگہہ ایک دوسرے کی تمہید ہے اور ہر مرد و عورت کی حالت اوسکے مطابق واقع ہوتی ہے جسطرح وہ ابتدا مین بنیاد قایم کرے۔ پس جس شخص نے گھر اور مدرسہ کی تعلیم سے فائدہ نہین حاصل کیا اور جاہل۔ غیر تعلیم یافتہ و غیر مہذب رہا تو یہہ اوسکی بدقسمتی ہے اور خاصکر اوس سوسائٹی کی بدنصیبی ہے جسمین وہ شامل ہوتا ہے۔ اگرچہ طرز معاشرت اور تقلید سے اخلاقی چال چلن پر اثر ہوتا ہے لیکن سرشت اور جسمانی محنت پر بھی اسکا بہت کچھہ انحصار ہے تاہم ہر شخص مین یہ قوت ہے کہ وہ اپنی وا ہی خود اختیاری سے اوسے باقاعدہ درست و مرتب کرے۔ چنانچہ ڈاکٹر **جانسن** کا قول ہے کہ آدمی کا اچھا یا برا ہونا آدمی کی خواہش پر منحصر ہے۔ ہمکو اختیار ہے کہ چاہے ہم اس مین صبر استقلال پیدا کرین یا حسد و ناشکری کے عادی ہو جائین۔

اگر انسان مین خود اختیاری کی صفت نہین ہے تو اوسمین استقلال بھی نہین ہو سکتا اور نہ اوسکو اپنے اوپر قابو ہو سکتا ہے اور نہ دوسرو نکے واسطے کوئی بند و بست کر سکتا ہے ایک مرتبہ پارلیمنٹ مین اس امر کی بحث پیش ہوئی کہ وزیر اعظم مین کونسی صفت ہونی بہت ضروری ہے لوگون نے اپنے مختلف خیالات ظاہر کئے کسی نے کہا علم ہونا چاہیے کسی نے کہا کہ جفاکشی ہونی چاہیے لیکن **پٹ** نے کہا کہ نہین صبر و استقلال کی ضرورت ہے جسکے معنی خود اختیاری کے ہین اور وہ خود بھی اس صفت مین سب پر فایق تھا۔ اوسکا دوست **جارج روز** بیان کرتا ہے کہ مین نے **پٹ** کو کبھی غصہ مین نہین دیکھا۔ یہ خود اختیاری اور استقلال کا سبب ہے جس سے چال چلن مین سچی جرأت

پیدا ہو جاتی ہے - اس صفت مین ہمپڈن ایسا کامل تہا کہ مخالفین معاملات ملکی
بہی اوسکے معترف رہتے تہے - سر فلپ وارو ک جو اوسکا مخالف تہا بیان کرتا ہے
کہ ہملوگ ایک دوسرے کو مار ڈالتے اگر مسٹر ہمپڈن سا قابل اور حلیم مزاج آدمی
اپنی گفتگو سے ہمکو باز نہ رکہتا - سخت مزاجی کے لئے یہ ضرورت نہین ہے کہ اسکو ہمیشہ
خراب کہا جاوے لیکن اس قسم کا مزاج اوسی وقت مین قابل پسند ہو سکتا ہے جب
آدمی مین اپنی طبیعت پر اختیار اور قابو رکہنے کی صفت ہو -

سخت مزاجی سے مراد ایک قسم کی برانگیختگی ہے بس اگر طبیعت پر اختیار و قابو نہین ہے
تو تلون مزاجی اور غیظ و غضب اس سے ظاہر ہوتا ہے لیکن جب طبیعت شایستہ اور اپنے
حکم کی مطیع ہے تو اس سے قوت تاثیری اور بہت سے فواید پیدا ہوتے ہین - تاریخ مین
بڑے بڑے لوگ اکثر اسی قسم کے دیکھے گئے ہین لیکن ساتہہ اسکے اونمین یہ قوت
بہی بالاستقلال تہی کہ وہ اپنی خواہشات کو اصول و قاعدہ کا پابند کر سکتے تہے -

ارل آف اسٹیفرڈ مغلوب الغیظ و خشمناک آدمی تہا اور اوسکو اپنے مزاج کے
درست کرنے مین سخت کشاکشی واقع ہوتی تہی - جب سکرٹری کوک نے اوسکو
اس عیب سے آگاہ کیا اور باز رہنے کی نصیحت کی تو اوسنے مندرجہ ذیل مضمون لکہا "
آپ نے مجھکو حلیم مزاج ہونیکا عمدہ سبق بتلایا - فی الحقیقت میری موجودہ حالت مجھے
جوش و خروش کی تحریک دیتی ہے لیکن مین یقین کرتا ہون کہ جسقدر میرا تجربہ بڑہتا جائیگا
اوسیقدر اس عیب مین زوال ہوتا جائیگا اور طبیعت پر دوامی نگرانی سے یہ بات جاتی رہیگی "

کرامول بہی ابتدائی زمانہ مین نہایت خود پسند اور سخت مزاج تہا اور اپنے
شہر مین خودرائی کی وجہ سے بدنام تہا لیکن مذہبی خیال نے یکایک اوسکی حالت مین ایک
غیر معمولی تغیر پیدا کر دیا جس سے اوسکے مزاج مین ایسی اصلاح ہو گئی کہ اپنی آیندہ زندگی
مین اوسنے بیس برس تک انگلستان مین حکومت کی - خاندان لنسو کے شاہزادے

اس صفت مین مشہور تہے کہ اونکے مزاج مین خود اختیاری اور استقلال کا مادہ تہا۔

ولیم اسوجہ سے ساکت نہین مشہور تہا کہ وہ فی الحقیقت سکوت پسند تہا بلکہ وہ تو نہایت مقرر اور فصیح البیان آدمی تہا لیکن ایسے ہی موقع پر کہ جہان خوش بیانی کی ضرورت ہوتی۔ وہ اپنی راے ایسے موقع پر نہین ظاہر کرتا تہا جہان اوسکی تقریر سے ملک کی آزادی مین ضرر و نقصان پہونچنے کا گمان ہوتا۔ اوسکے مزاج مین ایسی شایستگی اور بردباری تہی کہ اوسکے دشمن اوسے کم ہمت و بودا کہا کرتے لیکن ضرورت کے وقت وہ ایسا جری ہوجاتا تہا کہ کوئی اوسکا مقابلہ نکر سکتا۔

واشنگٹن کا ذکر بوجہ اوسکی راستبازی۔ دلیری اور ذاتی قابلیت کے تاریخ مین بڑی عزت سے کیا جاتا ہے۔ مشکلات اور خطرات مین بہی اوسکو اپنی طبیعت پر ایسا اختیار رہتا تہا کہ جو لوگ اوس سے ناآشنا تہے اونہین بہی معلوم ہوجاتا تہا کہ اس شخص مین فلسفی حلم اور بردباری ہے۔ اگرچہ **واشنگٹن** پیدایشی تیز مزاج تہا لیکن ہمیشہ مزاج کی تعلیم و تربیت کرنے سے یہ نتیجہ ہوا کہ اوسمین ترقی شایستگی خوش خلقی۔ ہمدردی کی صفتین پیدا ہوگئین۔ اوسکی سوانح عمری کے لکہنے والا بیان کرتا ہے کہ گو بعض اوقات اوسکا طیش ظاہر ہوجاتا تہا لیکن وہ فوراً اوسوقت روکتا۔ اور خود اختیاری کی اوسمین ایسی بیش بہا صفت تہی کہ جو مشکل سے کسی دوسرے کو حاصل ہوسکتی ہے۔

ڈیوک آف ولنگٹن بہی **نیپولین** کی طرح مغلوب الغیظ آدمی تہا لیکن اوس نے اپنی طبیعت کو خود اختیاری کا ایسا محکوم کیا کہ ہر عیب اوسمین سے دفع ہوگیا۔ اور وہ حلیم و مستقل مزاج ہوگیا۔

ورڈسورتھ شاعر لڑکپن مین تنک مزاج۔ تند خو۔ اور غصہ ور تہا لیکن جب زمانہ کے گرم و سرد کا تجربہ ہوا تو اوسکے مزاج مین خود اختیاری کی ایسی صفت پیدا ہوگئی

کہ جسطرح وہ لڑکپن مین کسی کی نصیحت نہ قبول کرتا اوسیطرح آیندہ زمانہ مین اپنے دشمنونکے اعتراضات کی بہی کچھہ پرواہ نکرتا۔

ہنری مارٹن بہی لڑکپن مین نہایت سرکش و ضدی تہا لیکن اوسنے خواہشات نفسانی کو اپنا ایسا مطیع کیا کہ وہ سلیم الطبع اور مستقل مزاج آدمی ہوگیا جسکی اوسے بے انتہا خواہش و تمنا تہی۔

جسطرح افعال پر اختیار رکہنا عمدہ صفت ہے اوسیطرح اقوال پر بھی قابو رکہنا ایک وصف ہے الفاظی سزا زیادہ موثر ہوتی ہے بہ نسبت جسمانی کے کیونکہ بعض اوقات باتین نشتر کا کام کرتی ہین **مس بریمیر** کا قول ہے کہ خدا الفاظی تکلیف سے محفوظ رکہے کیونکہ اسکا زخم تلوار و خنجر کے زخم سے زیادہ تر جانگزا ہوتا ہے۔

چال چلن کا حال بہ نسبت کسی دوسرے امر کے زبان کے اختیار سے بخوبی معلوم ہوجاتا ہے دانشمند متحمل آدمی کبہی سخت اور ناملایم الفاظ اپنے زبان سے نہین نکالیگا اور برعکس اسکے بیوقوف آدمی بیدہڑک جو منہہ مین آیگا بک دیگا **سالومن** کا قول ہے کہ عقلمند کا مُنہہ اوسکے دل مین ہے اور بیوقوف کا دل اوسکے مُنہہ مین ہے۔ اکثر ایسے لوگ ہین جو بیوقوف نہین ہے لیکن وہ بیدہڑک کہہ بیٹھتے ہین اور گزرتے ہین اور اسکی یہہ وجہ ہے کہ اونمین صبر و تحمل بالکل نہین ہے۔

سامن کا بیان ہے کہ صرف فقرات کے ہیرپہیر سے بہت کچھہ تغیر و تبدل ہوجاتا ہے۔ پس اگرچہ کوئی مضمون ہوشیاری کا کیون نہو لیکن جب وہ سختی و درشتی پر محمول ہو تو اوس سے باز رہنا مشکل ہے لیکن یہ بہت مناسب ہے کہ اوسکی اشاعت صرف دوات ہی کے دور مین محدود رہ جاوے۔ ایک مثل ہے کہ قلم کی جراحت ناخن شیر کے زخم سے زیادہ تر تکلیف دہ ہے۔

کارلایل۔ الور کرامول کا مقولہ بیان کرتا ہے کہ جو شخص اپنے

خیال کو اپنے دماغ مین نہین رکھ سکتا اوس سے کبھی یہہ امید نہین کیجا سکتی
کہ وہ کوئی بڑا کام کر سکیگا۔ والپول کی نسبت اوسکا ایک بہت بڑا دشمن
بیان کرتا ہے کہ اوسکے زبان پر کبھی شکبرانہ اور غیر مہذبانہ الفاظ نہین چڑھ رہی ہوئے
اکثر تجربہ کاروں نسے یہہ مقولہ سنا گیا ہے کہ اونہون نے بات کہہ کر افسوس
کیا ہے لیکن یہہ کبھی نہین سنا گیا کہ کسی نے بات نکہی ہو اور پچھتانا پڑا ہو۔
فیثا غورث کا قول ہے کہ خاموش رہو یا ایسی بات کہو جو خاموشی سے بہتر ہو اور
جارج ہربرٹ کہتا ہے کہ لیاقت سے بات کرنی چاہیئے ورنہ عقلمندی
یہی ہے کہ سکوت اختیار کیا جاوے۔ سینٹ فرینسس ڈی سیلس کا قول
ہے کہ فتنہ انگیز راستی کے بیان کرنے سے خاموشی بدرجہا بہتر ہے۔
ڈی لین جو سولھوین صدی مین اسپین کا مشہور و معروف شاعر
گذرا ہے اوسکی خود اختیاری کی تمثیل جو بیان کیجاتی ہے قابل یادگار ہے
کہ کتاب مقدس کے ترجمہ کرنیکے عوض مین وہ برسون اس سختی سے قید رہا کہ علاوہ
تنہائی کے اوسے روشنی بھی نہ دیجاتی تھی۔ لیکن جب رہائی کے بعد وہ پھر
اپنے پروفیسری کے کام پر گیا تو ایک انبوہ کثیر اوسکا پہلا لیکچر سننے کیواسطے
اس امید پر جمع ہوا کہ وہ اپنی قید کا حال بیان کریگا لیکن نہ تو وہ سنے لب سے معتوب
ہو سکا کسی پر الزام لگایا نہ مطلقاً اپنے قید کا ذکر کیا۔ اوسنے اپنے دستور کے
مطابق پھر وہی لیکچر شروع کیا جو بد نصیبی سے پانچ برس بیشتر مسدود ہو گیا تھا۔
بعض مواقع ایسے ہوتے ہین کہ جہان پر غصہ کا اظہار صرف جایز ہی نہین
بلکہ ضروری ہے۔ جیسے کذب۔ بیرحمی و خود غرضی کی حالت مین ایک
پاکیزہ نفس آدمی کو ایسے موقع پر بھی کہ جہان اوسے بولنے کا کوئی حق نہین
ہے مذموم و قبیح حرکات دیکھکر قدرتی طور پر طیش آجاتا ہے۔ برنس

سے زیادہ کوئی شخص خود اختیاری کی قدر نہین کر سکتا اور نہ اوس سے بہتر کوئی تعلیم کر سکتا ہے لیکن اوسکی عملدرآمد پر وہ بالکل قادر نہین تھا۔ اوسکی سوانح عمری کے لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ یہہ کسیطرح مبالغہ نہین ہے کہ اگر وہ دلین باتین مذاق کی کرتا تو اوسکے سو دشمن ہوجاتے۔

خود اختیاری کی جرات مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہے لیکن ایمانداری کے ساتھ بسر کرنے سے زیادہ کسی مین یہہ عمدہ طور پر نہین واضح ہوسکتی۔ انسان اوسوقت تک صرف اپنی خواہشات کا مطیع نہین رہتا بلکہ دوسرونکا بھی پابند رہتا ہے تاوقتیکہ اوسمین نفس کشی کی صفت نہو۔ اوسے دوسرونکی تقلید کرنی پڑتی ہے اور اپنے طبقہ کی تجویز کردہ اصول پر اسطرحسے زندگی بسر کرنی پڑتی ہے کہ وہ نتیجہ سے بالکل بے خبر رہتا ہے حالانکہ اس بات کی خواہش رہتی ہے کہ اپنے سے کم درجہ والونکی نسبت تفوق کے ساتھ زندگی بسر کیجاے ہر شخص کو ایک دوسرے کے متعلق رہنا پڑتا ہے لیکن کسی مین یہہ جرات نہین ہوتی کہ باز رہے۔ وہ اپنی ترقی کرنیکی خواہش کو کسیطرح روک نہین سکتے گو دوسرون ہی کی بدولت کیون نہو۔ اور وہ اوس نقصان سے بالکل ناواقف رہتے ہین جس سے اونکی حالت غلامی کے درجہ تک پہونچ جاتی ہے۔ اور یہہ سب خرابیان بزدلی و نامردی کیوجہ سے واقع ہوتی ہین۔

صحیح الدماغ آدمی کبھی اپنی اصلی حالت سے تجاوز نہین کرتا اور اپنی حالت کو غلط پیرایہ مین نہین ظاہر کرتا مثلاً یہہ کہ وہ امیر نہو اور اپنے کو دولتمند ثابت کرے یا اوسطور پر زندگی بسر کرنی چاہے جو اوسکے موافق نہو وہ اپنی ہی ذریعہ سے ایمانداری کے ساتھ زندگی بسر کرنی زیادہ تر پسند کرتا ہے بہ نسبت اسکے کہ بے ایمانی سے دوسرونکے بھروسے پر پڑا رہے۔ کیونکہ وہ شخص جو اس بات کی

کوشش کرے کہ آمدنی سے زیادہ اوسپر خرچ عائد کرے تو وہ صریحی ایسی ہی بے ایمانی کا مرتکب ہو رہا ہے جیسے کوئی شخص ہماری چیز چھین لے۔ کسی دوسرے کی کفالت پر زندگی بسر کرنی صرف بے ایمانی نہیں بلکہ دغا بازی ہے۔ جارج ہربرٹ کا یہہ قول تجربہ کے بعد صحیح ثابت ہوا کہ وہ مقروض ہمیشہ دروغگو ہوتے ہین ہا شیفٹسبری کہتا ہے کہ دراسواسطے مضطرب ہونا کہ جو چیز ہمارے پاس نہین ہے وہ حاصل ہو جائے یا اوس درجہ مین ہمار اشمار ہو جسمین ہم نہین ہین تمامتر بدکرداری کی بنیاد ہے" لیکن برخلاف اسکے ادنی سے ادنی امور اخلاقی مین بتوجہ مشغول ہونا شرافت وفضیلت کی بنیاد ہے۔

عزت دار آدمی کفایت شعاری کے ساتھہ اپنی آمدنی صرف کرتا ہے اور ایمانداری سے بسر کرتا ہے۔ وہ اس بات کا نہین متلاشی رہتا کہ اپنی حالت موجودہ سے زیادہ تر دولتمند ہو جاوے یا مقروض ہو کر تباہ ہو جاے۔ وہ آدمی ہرگز غریب نہین ہے جسکی آمدنی قلیل ہے لیکن اوسکی خواہشات طبیعت کی مطیع ہین۔ اسیطرح وہ آدمی امیر کہا جا سکتا ہے جسکی آمدنی اوسکی احتیاج سے زیادہ کافی ہو۔ جب سقراط نے دیکھا کہ بے انتہا زر و جواہر اور بیش بہا چیزین لوگ اتھنس مین لیجاتے ہین تو اوسنے کہا کہ "اب مین بہت سی ایسی چیزین دیکھتا ہون جنکی مجھے کچھہ ضرورت نہین ہے"

آدمی بوجہ اپنی بلند خیالی کے دولت کی کچھہ پرواہ نہین کرتا جسطرح فریڈی نے اپنی ساری دولت تحصیل علم مین صرف کردی لیکن اگر اوسے روپیہ جمع کرنیکی خواہش ہوتی تو وہ بخوبی اسمین کامیاب ہو سکتا تھا اور مثل اون لوگون کے دوسرونکے سہارے پر زندگی بسر کرنا جو قرض کے عادی

ہین اور ادا کرنے کا کوئی ذریعہ نہین رکھتے۔

ھیزلٹ جو ایک بڑا ایماندار لیکن فضول خرچ آدمی تھا بیان کرتا ہے کہ دنیا مین دو قسم کے لوگ ہوتے ہین جو ذرا بھی ایک دوسرے سے مختلف نہین ہوتے۔ ایک تو وہ جو اپنے پاس دولت نہین رکھہ سکتے اور دوسرے وہ جو قرض لینے سے باز نہین رہتے۔ اول الذکر کو ہمیشہ روپیہ کی اسوجہ سے احتیاج رہتی ہے کہ جہان کوئی ضرورت ہوئی وہ اوس سے مخلصی پانے کے واسطے روپیہ صرف کر ڈالتا ہے اور آخر الذکر اپنی دولت خرچ کرکے دوسروں سے قرض لیتا ہے جسکا آخری نتیجہ ضرور اوسکی تباہی اور بربادی ہے۔

اس قسم کے بدنصیب آدمیون مین شریڈن بھی تھا جسکو اپنے اخراجات کی کچھہ پرواہ نتھی اور ہمیشہ اون لوگون کا مقروض رہتا جو اوسپر اعتبار کرتے۔ لارڈ پامرسٹن بیان کرتے ہین کہ ایک مرتبہ پارلیمنٹ مین بہت سے ایسے لوگ جمع ہوئے جو اوس سے اپنے قرضے کے متقاضی تھے۔ گو شریڈن کا برتاؤ ذاتی قرضخواہون کے ساتھہ ایک نامعقول طورپر تھا لیکن پبلک کے روپیون کے ساتھہ وہ نہایت ایمانداری سے تعلق رکھتا تھا حالانکہ اوس زمانہ مین یہہ خیال لوگونکے دلونمین ذرا بھی نہین تھا

سر والٹر اسکاٹ کے رگ و پے مین ایمانداری بھری ہوتی تھی۔ اوسکی مستقل اور جانفشان کوششین دلوں سے سبکدوشی حاصل کرنیکے واسطے جو نہ تحریر سے اوسکی سوانح عمری مین لکھی گئی ہین۔ جب اوسکے دوستون نے چاہا کہ اوسکا قرض اپنے پاس سے ادا کردین تو اوسنے اون لوگونکو لکھا کہ اپنے قوت بازو سے اس تنگدستی کی حالت سے نجات حاصل کرونگا اور گو میرے پاس کوئی چیز نہ رہ جاے لیکن مین اپنے جامہ عزت پر کبھی دھبا نہ لگنے دونگا۔ اور فی الحقیقت اوسنے

مرتے دم تک اپنی عزت و آبرو قائم رکھی۔
اوسی عسرت و تنگدستی کی حالت مین سروالٹر اسکاٹ نے چند کتابین تصنیف کین جسکی قیمت سے اوسنے اپنا کل قرض ادا کیا۔ وہ کہتا ہے کہ مین پہلے کبھی اس آرام سے نہین ہوا جیسا کہ اب مین آسایش سے بسر کرتا ہون کیونکہ جن لوگون کا مین قرضدار تھا اونکا پائی پائی مین بیباق کر چکا اور اونکے شکریہ کے خطوط میرے پاس آگئے اور علاوہ برین اس خیال سے مجھے زیادہ تر راحت ہے کہ مین نے اپنا قرض عزت و ایمانداری سے پورا کیا میرے سامنے ایک طول طویل اور باریک راہ ہے لیکن اوسپر قدم جماکر چلنے سے سچی شہرت حاصل ہوتی ہے۔ پس جیسا کہ مجھے گمان ہے اگر مین نے تکلیف کی حالت مین دنیا سے کوچ کیا تو ایسی موت میرے عزت کا سبب ہے۔ اور اگر مین اپنے کام کو پورا کرتا رہونگا تو جس سے مجھے تعلق ہے وہ میرا شکر گزار ہوگا اور میرا کانشنس خود میری تعریف کریگا چنانچہ کتابونکی تصنیف و تالیف مین اوسنے اسقدر محنت کی کہ اوسے فالج ہوگیا اور اس مرض سے نجات پانیکا کیا ذکر ہے ابھی اوسے ہاتھ مین قلم پکڑنے کی بھی پوری طاقت نہین حاصل ہوئی تھی کہ وہ اپنے لکھنے کی میز پر جا بیٹھا اور تصنیف و تالیف کے کام مین مشغول ہوگیا اوسکا معالج فضول اوسکو محنت کرنے سے منع کرتا رہا کیونکہ وہ کبھی محنت سے باز نہین رہا اور اوسنے طبیب ڈاکٹر ابرکیمبی سے کہا کہ جسطرح کسی ظرف کو آتشدان پر رکھکر یہ کہنا فضول و عبث ہے کہ گرم مت ہو اوسیطرح مجھے محنت سے باز رکھنے کی کوشش کرنی بالکل بیفائدہ ہے کیونکہ بے شغل رہنے سے مین پاگل ہوجاؤنگا۔ ان مستقل کوششون کے نتیجہ سے جو کچھ اوسکو فائدہ ہوا اوسنے اپنے قرضخواہونکو دیدیا اور خیال کیا کہ تھوڑے دنونکی محنت کے بعد مین بالکل آزاد ہوجاؤنگا۔ اس خیال کے بعد وہ پھر

اپنے کام میں مصروف ہوگیا اور ایک مہلک عارضہ میں مبتلا ہوگیا جس سے اوسکی جسمانی طاقت بہت کچھ زائل ہوگئی لیکن تاہم وہ اپنی دلیری اور ثابت قدمی سے باز نہیں رہا۔ وہ اپنے روزنامچہ مین لکھتا ہے کہ مجھے بہ نسبت دماغی تکلیف کے جسمانی اذیت بہت اوٹھانی پڑی جسکی وجہ سے اکثر مین اپنی موت کا خواستگار رہا۔

اس بیماری سے فراغت پانیکے بعد پھر اوسنے ایک کتاب لکھی لیکن وہ اسقدر ضعیف ہوگیا تھا کہ اپنی صحت درست کرنیکی غرض سے اٹلی گیا اور سفر مین بھی چند گھنٹے روز ایک ناول لکھنے مین مشغول رہتا۔

جب اوسکی موت کا زمانہ قریب ہوا تو وہ ایا ٹسفورڈ مین لوٹ آیا اور واپسی کے وقت کہا کہ مین نے بہت کچھ دیکھا لیکن مجھے اپنے گھر کے مانند کوئی جگہہ نظر نہین آئی۔ جو اقوال کہ اوسکے اخیر وقت مین زبانسے جاری ہوئے تھے وہ قابل یادداشت ہین۔ اوسنے کہا کہ مین اپنے زمانہ مین ایک مشہور و معروف مصنف رہا اور علاوہ اسکے یہہ خیال میرے لئے نہایت تشفی بخش ہے کہ مین نے نہ تو کسی کے ایمان کو متزلزل کیا اور نہ کسیکے اصول کو مستر د کیا اور نہ مین نے اپنی زندگی مین کوئی ایسا مضمون لکھا جسے اسوقت بستر مرگ پر کالعدم کرنیکی ضرورت پڑے۔

اوسنے اپنے داماد لاکہرٹ سے مرتے وقت یہہ نصیحت کی۔ "پرہیزگاری اور مذہب کی پابندی کرکے اپنے کو ایک اچھا آدمی بناؤ کیونکہ تمکو اپنے اخیر وقت مین بجز اسکے کسی سے اطمینان نہ حاصل ہوگا"

ساتوان باب

فرض و راستبازی

فرض کا پورا کرنا ایک ایسا واجب التعمیل فعل ہے کہ ہر شخص کو جو موجودہ بے اعتباری اور بالمقطع اخلاقی کمی کو زائل کرنا چاہتا ہے اوسکو ضرور ان اصول کے مطابق کاربند ہونا چاہیئے۔ انسان کی زندگی انجام فرائض کے ساتھ مشتمل ہے۔ اسکی ابتدا عالم طفولیت مین گھر سے ہوتی ہے جہان فرائض کی تقسیم دو طرح پر ہے۔ ایک تو اولاد کا فرض والدین کے ساتھ اور دوسرا والدین کا فرض اولاد کے ساتھ۔ اسیطرح پر اور بھی مختلف اقسام کے فرائض ہین جیسے شوہر و زوجہ کا۔ آقا و غلام کا۔ گھر کے علاوہ بھی ایسے فرائض ہین جنکی تعمیل کے واسطے مرد و عورت مجبور کئے گئے ہین۔ مثلاً دوستی و ہمسائگی۔ حاکمی و محکومی۔ سینٹ پال کا قول ہے کہ انسان کو اپنا فرض بخوبی پورا کرنا چاہیئے۔ اون لوگون کو محصول و خراج دینا چاہیئے جنکو ان محاصل کی تحصیل کا حق ہے۔ جو لوگ قابل عزت ہین اونکی عزت کرنی چاہیئے کسی سے کوئی چیز قرض لینی نہین چاہیئے۔ لیکن ایک دوسرے سے محبت کرنیکا سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جو شخص ہمدردی کرتا ہے وہ گویا قانون قدرت کی پوری پابندی کرتا ہے۔ جسوقت سے کہ انسان دنیا مین داخل ہوتا ہے اوسوقت سے لیکر موت کے زمانہ تک اوسکی زندگی حدود فرائض سے محیط رہتی ہے۔ اور وہ فرائض حسب تفصیل ذیل ہوتے ہین۔

اپنے سے بڑے چھوٹے اور مساوی درجہ والونکے ساتھ برتاؤ۔ ایک انسان کا دوسرے انسان کے ساتھ عملدرآمد۔ احکام خدا کی تعمیل۔

پس جب اسکے استعمال و عملدرآمد کی ہم مین طاقت ہے تو اسکا انجام دینا ہمارا فرض ہے
کیونکہ ہم مثل ایسے خدمتگار کے ہین جسکو یہہ خدمت تفویض کی گئی ہے کہ وہ اپنی اور
دوسرونکی بھلائی کرے۔ انجام فرائض کا خیال چال چلن کے واسطے مثل ایک تاج
کے ہے جو انسان کو اعلی درجہ کی حالت پر قائم رکھتا ہے۔ کیونکہ بغیر اسکے انسان تکلیف
و نامساعدت زمانہ کے پہلے ہی جھونکے سے تنزل و افتادگی کی حالت مین پڑجاتا ہے۔
لیکن اسکی مدد سے کمزور آدمی بھی طاقتور اور جری ہو جاتا ہے۔ فرض کی نسبت مسٹر جیمس
کی بی بی کا قول ہے کہ اسمین ایک ایسی قوت جاذبہ ہوتی ہے کہ کل اخلاقی امور کی کشش
اسی جانب رہتی ہے کیونکہ بغیر اسکے نیکی۔ راستبازی۔ مسرت۔ دماغی قوت۔ ہمدردی
جملہ صفات بالکل غیر مستقل و ناپائدار ہین۔ فرض کوئی فکر یا قیاس نہین ہے بلکہ یہہ ایک
ایسا اصول ہے جو زندگی مین برتا جاتا ہے اور یہہ اپنے کو اون افعال مین ظاہر کرتا ہے
جسکی عملدرآمد کا کوئی شخص اپنی کانشنس یا خواہش سے خاصکر ارادہ کرتا ہے
انجام فرائض سے کانشنس کی تکمیل ہوتی ہے کیونکہ بغیر اسکے ہدایت و رہنمائی کے
بڑے بڑے عالی دماغ و بلند خیال لوگ بھی گمراہی کے بھیر مین پڑ گئے ہین۔ کانشنس
ایک فعل کی ترغیب دیتا ہے لیکن خواہش اوسکی تکمیل کرتی ہے۔ کانشنس قدرتی
طور پر طبیعت کا حکمران۔ اچھے کامون کا رہنما عمدہ خیال کا ہادی سچے مذہب کا پیشوا
اور باقاعدہ زندگی بسر کرنیکا معلم ہے۔ اور صرف اسکے حکمانہ تاثیر سے عمدہ و پاکیزہ چال چلن
بخوبی قائم ہو سکتا ہے۔ کانشنس کسی کام کو باواز بلند نہین کہتا۔ پس جب تک اوس
فعل پر عملدرآمد کی مضبوط خواہش ولین نہ پیدا ہولے اوسوقت تک کانشنس کی راے
بالکل فضول ہے۔ خواہش ایک ایسی قوت ہے جسکو یہہ اختیار حاصل ہے کہ وہ غلط یا
صحیح راہ مین سے کوئی ایک پسند کرلے لیکن تاوقتیکہ اوس فعل کے ارتکاب کا فوری
فیصلہ نہو لے خواہش کا کوئی اثر نہین ہوسکتا۔ اور اگر انجام فرائض کی قوت مضبوط ہے

اور کوئی امر مانع بھی نہین ہے تو دلیرانہ خواہش کانشنس کی مدد سے انسانکو اپنے کام کی طرف راغب کریگی اور اپنے مقصد کی کامیابی مین ہر قسم کی مشکلات و موانعات کا مقابلہ کریگی۔ پس اگر نتیجہ اسکا ناکامی کی صورت مین بھی ظاہر ہوگا تو اس خیال سے تشفی ہوجائیگی کہ انجام فرائض کی راہ مین یہہ شکست واقع ہوئی۔ ہینیری ہملٹن کا قول ہے کہ اوس حالت مین مفلس رہنا چاہیئے جب ہمارے گرد وپیش والے فریب و دغابازی سے دولتمند ہوئے ہین۔ ایسی حالت مین مایوسی کی تکلیف گوارا کرنی چاہیئے جب بہت سے لوگون نے اپنی مطلب برآری خوشامد سے کی ہو۔

مسٹر ٹوریلس نے کہا ہے کہ جس شخص مین چال چلن کی عزت ہے وہ بہر طور کامیابی حاصل کریگا اور اپنے جان کو بے عزتی و ذلت کے ساتھہ نہ بچائیگا۔

جب مارکوئیس آف پسکارا سے اٹلی کے شاہزادون نے یہہ درخواست کی کہ وہ الیس کے دعوی سے باز رہے تو اوسکی بیگم وٹوریا کامونا نے اوسے اپنا فرض پورا کرنیکی یاد دلائی۔ اوسنے خط مین اپنے شوہر کو لکھا کہ اپنی اوس عزت کو یاد رکھو جس سے تمکو دولت و بادشاہت سے بڑھکر مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ شہرت نمائشی خطابون سے نہین ملتی بلکہ صرف عزت کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جب اوسکے شوہر نے پہونا مین انتقال کیا تو باوجودیکہ اوسکی بی بی حسین و کمسن بھی اور اکثر عشاق نے اوسکی خواستگاری بھی ظاہر کی لیکن اوسنے تنہائی مین زندگی بسر کرنی اختیار کی تاکہ اپنے شوہر کی ماتم داری کرے اور اوسکے دلیرانہ افعال کی مدح و ثنا مین مصروف رہے۔ حقیقی طور پر زندگی بسر کرنے کے یہہ معنی ہین کہ انسان دلیری سے کام کرے زندگی ایک ایسی مہم ہے جسپر نہایت دلیری سے فتح حاصل کرنی چاہیئے۔ اپنے بلند و معززارادونکی ترغیب سے انسان اپنی جگہہ پر قائم رہتا ہے اور اگر ضرورت پڑے تو ایسی جگہہ اپنی جان دیدینے کو بھی موجود رہتا ہے۔ خواہش چاہے وہ بڑی ہو

یا چھوٹی لیکن ایسی قوت ہے جسنے تا متعلق ہے ہمکو نہیں پیدا کر دی ہے۔ پس ہمکو یہہ نہیں لازم ہے کہ استعمال کی احتیاج سے زائل کر دیں یا ناپاک کاموں میں صرف کر کے اسے ملوث کر ڈالیں۔ رابرٹسن نے سچ کہا ہے کہ انسان کی بزرگی صرف اسی پر نہیں منحصر ہے کہ وہ اپنی ترقی یا شہرت یا مسرت حاصل کرے۔ نہ یہہ کہ اپنے جان کو عزیز رکھے یا فتح و فیروزمندی کی جستجو کرے بلکہ ہر شخص کو اپنا فرض پورا کرنا چاہیئے۔

انجام فرائض میں جو امور سد راہ ہوتے ہیں اوسکا باعث یہہ ہے کہ انسان مستقل مزاج و ثابت قدم نہیں رہتا اور نہ اوسمیں قوت فیصلہ ہوتی ہے۔ اگرچہ ایکطرف تو اچھے اور برے کاموں کا تمیز ہوتا ہے لیکن دوسری جانب آرام طلبی۔ خود غرضی۔ اور لہو و لعب کا شوق رہتا ہے۔ پس ضعیف العقل و ناشائستہ آدمی اسی حیص بیص میں رہتا ہے کہ کس جانب متوجہ ہونا چاہیئے لیکن آخر کار خواہش کا پایہ کسی نکسی طرف جھک جاتا ہے۔ اگرچہ عمدہ کام کرنیکی عادت۔ افعال ذمیمہ سے نفرت۔ خواہشات نفسانی سے باز رہنے کی قوت اور خود غرضی وغیرہ سے علیحدگی حاصل کرنیمیں ایک طولانی کوشش و محنت کی ضرورت ہے لیکن جب ایکمرتبہ انجام فرائض کی مشق ہو جاتی ہے تو یہہ بات عادت میں داخل ہو جاتی ہے اور پھر بہت آسان معلوم ہوتی ہے۔ نیک اور بہادر آدمی وہ ہے جو اپنے مستقل ارادوں اور کوششون سے اپنے میں یہہ قوت پیدا کرلے کہ خواہشات نفسانی سے باز رہے اور نیکی کرنیکی عادت قائم کرلے۔ اور خراب آدمی وہ ہے جو اپنی خواہشات نفسانی کا پابند ہو اور افعال ذمیمہ کا عادی ہو گیا ہو۔

دلیر آدمیوں میں فرض پورا کرنیکی قوت ایک قسم کی تحریک و تاثیر اور بھی پیدا کر دیتی ہے جس سے آدمیوں میں مستقل مزاجی و ثابت قدمی زیادہ ہو جاتی ہے۔ جسوقت پامپی کے دوستون نے اوسے وہم جانیکے واسطے جہاز پر سوار ہونے سے منع کیا اور کہا کہ یہہ طوفان کا موسم ہے جس سے جانکا خطرہ ہے تو اوسنے اون لوگونکو جواب دیا کہ مجھے جانا ضرور ہے لیکن جینا بھی ضرور ہے۔

واشنگٹن مین یہہ بہت بڑی صفت تھی کہ جب وہ دیکھتا کہ مجھے کوئی کام کرنا ہے تو اوسے فوراً انجام دیتا لیکن اس خیال سے نہین کہ اوسکی شہرت و ناموری ہوگی یا کوئی صلہ ملیگا بلکہ محض اس خیال سے کہ اوس شغل کی انجام دہی میرا فرض ہے چنانچہ جب واشنگٹن امریکہ مین کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا تو ایک موقع پر حاضرین جلسہ سے کہا کہ میرے متعلق وہ خدمت کیگئی ہے جسپر ملک کے بہت سے فوائد منحصر ہین مبادا آیندہ چلکر اتفاقات زمانہ سے میری کوئی بدنامی ہو اسلیئے مین پہلے ہی ان آپ لوگون پر ظاہر کئے دیتا ہون کہ مجھے اس معزز عہدہ کے فرائض منصبی انجام دینے کی قابلیت نہین ہے

واشنگٹن پہلے تو کمانڈر انچیف مقرر ہوا اور بعد اسکے امریکا کا پریسیڈنٹ لیکن دونون عہدون پر اسنے اپنے فرض منصبی کے انجام مین ذرا بھی کمی نہین کی۔ اوسکو کبھی اپنی شہرت و ناموری کی خواہش نہین ہوئی بلکہ وہ ہمیشہ اپنے فرض منصبی کی طرف متوجہ رہا۔ ایک مرتبہ سلطنت برطانیہ اعظم سے ایک عہدنامہ ہوا اور اوسکی تصدیق کی بحث مسٹر جے نے پیش کی۔ واشنگٹن کے اوپر یہہ زور ڈالا گیا کہ وہ اوسے نامنظور کرے۔ لیکن چونکہ اس سے ملکی نقصان متصور تھا لہذا اوسنے کسیکی راے پر عملدرآمد نہین کیا اور نہ اوس عہدنامہ کو نامنظور کیا اس فعل سے وہ اسقدر بدنام ہوا کہ بدمعاشون نے اوسپر پتھر پھینکے لیکن اوسنے کبھی عہدنامہ کی عدم تصدیق جائز نرکھی۔ واشنگٹن کی طرح ولنگٹن مین بھی فرائض منصبی کے انجام کا بہت بڑا مادہ تھا اوسکا مقولہ تھا کہ کیسا ہی ادنی کام ہو لیکن اگر وہ ہمارا فرض ہے تو ہمکو ضرور پورا کرنا چاہیئے کیونکہ جب وفاداری سے خدمت نہین پوری کیجائیگی کوئی شخص کسی پر عمدہ طریقہ سے حکومت نہین کرسکتا۔ چنانچہ جب وہ جنگ واٹرلو مین فرانسیسی فوج کے مقابلہ مین اپنی قلیل التعداد فوج لایا تو اپنے نوجوان سپاہیونسے کہا کہ استقلال و مضبوطی سے کام کرو اور اوسکے نوجوان سپاہیون نے جواب دیا

کہ آپ کچھ خوف نکیجئے ہم لوگ اپنے فرض سے بخوبی واقف ہیں۔

نلسن اور کالنگوڈ بھی اپنے فرائض منصبی کے انجام میں مشہور و معروف تھے چنانچہ ان لوگونکا نوجوانون کے واسطے مقولہ تھا کہ جہانتک ہوسکے تملوگ اپنے فرائض منصبی کے انجام مین کوشش و محنت کرو۔

فرائض منصبی جیسا انگریزی قوم کے لوگ پورا کرتے ہین یا اس قوم کے مشہور و معروف لوگون نے جسقدر اپنے فرائض پوری کئے ہین شاید ہی کوئی دوسری قوم اوس درجہ تک پہونچے چنانچہ نلسن نے جو کام ٹرافلگر کے میدان مین کیا وہ کسی عزت۔ شہرت اور ناموری کی غرض سے نہین بلکہ محض فرض منصبی کے لحاظ سے انجام دیا۔ قومی فرض کا خیال بھی ایک ضروری اور جزو اعظم ہے اور جب تک اوسکی بنیاد قائم رہتی ہے اوسوقت تک کسی آیندہ مایوسی کا اندیشہ نہین ہوسکتا لیکن جب یہہ صفت زائل و تنزل پذیر ہوجاتی ہے تو قومی تباہی و بربادی کا ہروقت اندیشہ کرنا چاہیئے۔ فرانسیسی قوم کی جو ذلت و خواری جرمنی کے مقابلہ مین ہوئی اوسکی بھی وجہ تھی کہ ان لوگون مین یہہ صفت بالکل نہین تھی کہ وہ اپنا فرض پورا کرین۔ چنانچہ سنہ ۱۸۶۹ء مین بیرن اسٹافل نے قبل افتتاح جنگ یہہ ظاہر کردیا تھا کہ جرمن کی تعلیم یافتہ و مہذب قوم اس اصول کی پابند ہے کہ وہ اپنے فرض منصبی کو پورا کرے اور اس امر کو وہ اپنے شان کے خلاف نہین سمجھتے کہ معزز و عمدہ ترین افعال کی صدق دل سے عزت کرین اور برخلاف اسکے فرانس کی قوم سے یہہ صفت بالکل معدوم ہے یہہ لوگ نہ تو کسی نیک کام کی عزت کرتے ہین اور نہ ہمدردی یا عزازاور مذہب کا خیال رکھتے ہین۔ افسوس اپنی بداعمالیون کی وجہ سے فرانس کی قوم کو کیسی قرار واقعی سزا ملی۔ اگرچہ فرانس مین کسی زمانہ مین ایسے لوگ تھے جو اپنے فرض

منصبی کو پورا کرتے تھے لیکن اسکو بہت عرصہ گزر گیا۔ موجودہ زمانہ مین ڈیٹ کوایل نے فرائض منصبی کے انجام مین غلغلہ پھیلایا تھا لیکن وہ قید کیا گیا اور عامہ خلائق کی خدمت سے علیحدہ کردیا گیا۔ اوسنے ایک مرتبہ اپنے دوست کارگرلی کو لکھا کہ مین بھی تمھاری طرح روز بروز فرائض منصبی کے انجام سے خوش و مسرور ہوجاتا ہون۔ مین یقین کرتا ہون کہ اس سے زیادہ کوئی واقعی و حقیقی فعل نہین ہے اور دنیا مین یہی ایک بڑا کام ہے جسکی جانب ہمکو اپنی کوشش مبذول کرنی چاہیئے یعنی "فائدہ عامۂ خلائق"۔

فرض کے ساتھ چال چلن مین راستبازی بھی لازم و ملزوم ہے۔ فرض منصبی پورا کرنیوالا آدمی اپنے افعال و اقوال مین صداقت کا خیال رکھتا ہے اور اوسکے جتنے اقوال و افعال ہوتے ہین وہ درست و با موقع و ٹھیک وقت پر ہوتے ہین۔ لارڈ چسٹر فیلڈ جو ایک عالی دماغ آدمی تھا اوسکا قول ہے کہ یہہ صرف راستبازی کا باعث ہے جس سے انسان کو جملہ امور مین کامیابی ہوتی ہے۔ کلیرنڈن بیان کرتا ہے کہ اوسکا ہمعصر فاکلنڈ جو ایک شریف و نیک مزاج کا آدمی تھا راستبازی و صداقت کا نہایت سخت پابند تھا۔ ہچنسن کی بی بی اپنے شوہر کی عمدہ ترین خوبیون سے اسکا تذکرہ کرتی ہے کہ وہ نہایت ایماندار اور راستباز آدمی تھا۔ وہ کبھی اوس امر کو نہ بیان کرتا جسکے کرنیکا اوسکے دل مین ارادہ نہوتا۔ اور نہ کبھی ایسے وعدونکے ایفا کا اقرار کرتا جو اوسکے اختیار سے باہر ہوتے۔ اور نہ کبھی اون افعال کی انجام دہی سے باز رہتا جسکی تکمیل اوسکے ید قدرت مین ہوتی۔ ڈیوک آف ولنگٹن بھی صداقت و راستبازی کا بدرجہ غایت پسند کرنیوالا تھا اوسکی ایک نقل مشہور ہے کہ جس زمانہ مین وہ ثقل سماعت کے عارضہ مین مبتلا تھا تو اونسنے ایک ڈاکٹر سے اپنا علاج شروع کیا لیکن کچھہ فائدہ نہین ظاہر ہوا۔ اخیر مین ڈاکٹر نے

ایک قوی الفعل دوا ڈیوک کے کان میں ڈالی جسکی وجہ سے نہایت تکلیف گوارا کرنی پڑی لیکن چونکہ ڈیوک ایک متحمل مزاج آدمی تھا اوسنے اس تکلیف کو برداشت کیا۔ اتفاقاً اوسکے ذاتی طبیب نے دیکھا کہ ڈیوک کا چہرہ سرخ ہے اور آنکھیں پر آشوب ہو رہی ہیں تو اوسنے اجازت لیکر ڈیوک کا کان دیکھا کہ اوس میں ایک شعلہ مشتعل ہے اور اگر سریع التاثیر دوا دینے سے وہ شعلہ افسردہ کیا جاتا تو قریب تھا کہ ڈیوک کا دماغ پاش پاش ہو جاتا جب ڈاکٹر کو یہہ معلوم ہوا تو وہ معذرت کے واسطے حاضر ہوا لیکن ڈیوک نے کہا کہ معافی کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ تمنے میرے فائدہ کی غرض سے یہہ علاج کیا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ جب یہہ امر شہرت پذیر ہو جائیگا کہ میرے علاج سے آپکو اسقدر تکلیف اوٹھانی پڑی تو یہہ میری سخت ذلت و بدنامی کی وجہ ہوگی۔ ڈیوک نے جواب دیا کہ تم اس سے مطمئن رہو میں کسی پر یہہ راز ظاہر نکرونگا ڈاکٹر نے کہا کہ اچھا آپ میرا معالجہ جاری رکھئے تاکہ لوگون کو یہہ نہ معلوم ہو کہ آپ نے مجھسے فسخ عقیدت کی۔ اگرچہ ڈیوک نے اسکا جواب مہربانی سے دیا لیکن نہایت مضبوطی کے ساتھہ کہا کہ نہیں نہیں کیونکہ اسمین کذب شامل ہے۔ فرض و راستبازی کی ایک دوسری تمثیل یہہ بھی مشہور ہے کہ کہ جب بلچیر ڈیوک آف ولنگٹن کی مدد کو فوج لئے ہوئے جون ۱۸۱۵ء کو جا رہا تھا تو اوسنے اپنے نوجوان سپاہیون سے کہا کہ بڑہتے چلو اور اپنی رفتار کو تیز کرو اون لوگون نے جواب دیا کہ یہہ غیر ممکن ہے اور نہیں ہو سکتا لیکن اوسنے کہا کہ نہیں یہہ ضرور ہونا چاہیے کیونکہ مین نے اپنے بھائی ولنگٹن سے مدد کا وعدہ کیا ہے۔ تم لوگ میرے وعدہ کی طرف خیال کرو اور کیا یہہ تم سے ہو سکتا ہے کہ تم مجھے وعدہ خلاف ثابت کراؤ؟ اور آخرکار اوسنے اپنے ارادہ مین کامیابی حاصل کی راستبازی ہوسائیٹی کے واسطے مثل ایک ایسے عہدنامہ کے ہے جسکے بغیر

اوسکا قیام نہیں ہوسکتا اور سرطرح کلی ورہمی ویرہمی واقع ہوجاتی ہے کذب سے
نہ تو امور خانہ داری کا انتظام ہوسکتا ہے اور نہ کسی گروہ پر حکومت کیجاسکتی ہے
کذب کا شمار بدترین ذمائم سے ہے لیکن بعض لوگ اس جرم کو ایسا ناچیز و حقیر
خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنے نوکرونکو دروغگوئی کا حکم دیتے ہیں اور اپنے اس
نامعقول التعلیم سے متعجب نہیں ہوتے جب وہ نوکر خود انھیں سے فریب کرتے ہیں
اکثر لوگ ایسے جھوٹے خیال اور بے ایمان ہوتے ہیں جو اپنی فریب آمیز
چالاکی پر لاف زنی کرتے ہیں اور اس بات کی یاوہ گوئی کرتے ہیں کہ وہ اپنے
مبہم و مشکوک اقوال سے اپنا اصلی خیال اور اندرونی مطلب نہیں ظاہر
ہونے دیتے۔ لیکن یہہ طریق اور قاعدہ بھی دغابازی و بے ایمانی کا ہے
جارج ہربرٹ کا قول ہے کہ اگرچہ صریحی کذب بھی سخت گناہ و معصیت ہے
لیکن تاہم اس قسم کی مکاری و حیلہ سازی سے اوسمین ذلت و خواری کم ہے
کذب اپنے کو مختلف صورتوں میں ظاہر کرتا ہے مثلاً تجاہل عارفانہ فضول گوئی
بہانہ بازی اس قسم کا وعدہ کرنا جسکے ایفا کا خیال بھی نہو۔ یا سچ کہنے سے
باز رہنا جسکا اظہار ہر حال میں فرض ہے اور وہ لوگ جو کہتے کچھہ ہیں اور کرتے
کچھہ ہیں اونکو اونکا خیال ہے کہ وہ دوسرونکو فریب دیتے ہیں لیکن فی الحقیقت
وہ خود دھوکھا کھاتے ہیں۔ اکثر لوگ اسطرح پر جھوٹ بولتے ہیں کہ جو اوصاف
اونمیں نہیں ہیں اونکا دعوی کرتے ہیں لیکن برخلاف اسکے راستباز آدمی نہایت
منکسر النفس ہوتا ہے اور خود اپنی یا اپنے کام کی کبھی شان و شوکت نہیں ظاہر کرتا
چنانچہ اخیر میں جب پٹ مرض الموت مین مبتلا ہوا اور اوسکے پاس انگلستان میں
ڈیوک آف ولنگٹن کی دلیریونکی ہندوستان سے خبرین پہونچین تو اوسنے
کہا کہ جسقدر میں اوسکی جراءتونکو سنکر خوش ہوتا ہوں اوسیقدر میں انکسار کو پسند

کرنا چاہتا ہون جسکی وجہ سے ڈیوک ان تعریفات کا مستحق ہے - پروفیسر
ٹنڈل - فیراڈے کی نسبت بھی بیان کرتا ہے کہ اوسے نمایشی کامون
سے خواہ متعلق بہ زندگی یا متعلق بہ علم فلسفہ ہون بڑی نفرت تھی - ڈاکٹر مارشل ہال
بھی اسی قسم کا آدمی نہایت دلیر - راستباز اور اپنے فرایض کا پورا کرنے والا تھا
اوسکا ایک دوست بیان کرتا ہے کہ جب ڈاکٹر موصوف کسی کذب و دروغگوئی
کی خبردار دیتا تو وہ بے تکلف یہہ ظاہر کر دیتا کہ مین کبھی جھوٹ نہین بول سکتا -
جب کبھی صحت غلطی کی بحث پیش ہو جاتی تو وہ ہمیشہ صحیح راہ اختیار کرتا گو اوسمین
اوسکو مشکلین اور دقتین واقع ہوتین - ڈاکٹر ارنلڈ اپنے نوجوان شاگردونکو
اپنی محنت سے کوئی دوسری نیکی ذہن نشین نکرتا جس کوشش سے کہ وہ انہین
راستبازی کی تعلیم دیتا کیونکہ اس مشقت کوبھی انسانیت کی بنیاد سمجھتا - ڈاکٹر
موصوف راستبازی کو طبیعت کی پاکیزگی و شفافی خیال کرتا اور کبھی مشقت کی اتنی
قدر نکرتا جتنی عزت و راستبازی کی کرتا جب کوئی جھوٹ بولتا تو وہ اوسے سخت
اخلاقی برائی قرار دیتا لیکن جب اوسکا کوئی شاگرد صاف بیان کر دیتا تو وہ یقین
کر لیتا - اس طرز تعلیم سے اوسنے اپنے شاگردونکو ایسا راستباز بنا دیا کہ
وہ آپس مین ایکدوسرے سے کہتے تھے کہ ڈاکٹر ارنلڈ سے جھوٹ بولنا بڑی شرم کی بات ہے
جارج ولسن کی سوانح عمری سے اس تمثیل کی پوری تصدیق ہوتی ہے
کہ وہ راستباز محنتی اور اپنے فرض منصبی کا پورا کرنے والا تھا -
ولسن کی سوانح عمری بھی ایک عجیب فرحت بخش محنت کے سلسلہ مین
بیان کیجاتی ہے کہ اگرچہ وہ کمزور تھا لیکن ایک خوبصورت لڑکا تھا کبھی اچھی
طرح جوان بھی نہین ہونے پایا تھا کہ اوسکے اعضا و جوارح مین بیماری کی علامت
شروع ہوئی - سترہ برس کے سن مین اوسے کم خوابی کی شکایت ہو گئی

جسکی وجہ صفراویت خیال کیگئی۔ اور اوسنے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ مجھے یہہ نہین امید ہے کہ مین زیادہ دن تک زندہ رہونگا۔ اوسکی زندگی دماغی محنت و مشقت سے مملو تھی جس سے اوسکو بہ نسبت فائدہ کے بہت نقصان ہوا۔ ہاسلیڈمی گونے سے بہت خستہ ہوگیا اور بلا تفریح و آسایش اپنے دماغی محنت کی طرف متوجہ ہوگیا۔ ایکمرتبہ اوسے چوبیس میل کی مسافت طے کرنی پڑی جس سے اوسکے ایک پاؤن مین سخت چوٹ آئی اور وہ گھر واپس آیا لیکن پھر بھی وہ اپنی محنت سے باز نہین رہا۔ وہ مضامین نویسی کرتا۔ لکچر دیتا اور کیمیا کی تعلیم کرتا۔ بعد اسکے وہ وجع مفاصل مین مبتلا ہوا اور آنکھون مین التہاب پیدا ہوگیا جسکے سبب سے وہ لکھنے سے بھی معذور ہوگیا لیکن تاہم اوسنے اپنا ہفتہ وار لکچر جاری رکھا۔ ستائیس برس کی عمر مین دس گیارہ گھنٹے روز لکچر دینا اوسکے معمولات مین سے تھا اوسنے ایک مرتبہ اپنے دوست کو لکھا کہ اگر تم کسی دن یہہ خبر سنو کہ مین مرگیا تو ہرگز تعجب نکرنا۔ لیکن خیالات سے بھی اوسے کسی قسم کی فکر و تشویش نہین ہوتی تھی وہ نہایت مستعدی سے محنت کرتا تھا اوسکا قول تھا کہ لطف زندگی اون لوگون کو حاصل ہے جو موت سے نہین ڈرتے۔ باوجودیکہ وہ متعدد امراض اور صدہا قسم کی بیماریون مین گرفتار تھا لیکن وہ نہایت استقلال اور بشاشت سے اپنے کام مین مصروف رہتا اور جسطرح پہلے لکچر دیا کرتا تھا اب بھی اوسیطرح دیتا۔ چنانچہ ایکمرتبہ وہ لکچر دیکر دم لینے کے واسطے لیٹ گیا لیکن اتفاق سے کسی چیز کی اوسے ایسی چوٹ لگی کہ اوسکے جسم سے بہت سا خون خارج ہوگیا یہ حالت دیکھکر اوسنے خیال کیا کہ یہہ پیام موت ہے اور کسیطرح رات کو زندہ رہنے کی امید نہین لیکن وہ زندہ رہا اور پھر دوسرے دن اوسی

محنت سے اپنا کام انجام دیا۔ اسی حالت عوارض مین اوسنے متعدد کتابین
تصنیف کین اور اڈورڈ فارلس کی سوانح عمری لکھی۔ اگرچہ لوگون نے اوسے
صلاح دی کہ وہ اسقدر جانکاہی سے کے ساتھہ محنت نکرے لیکن اوسنے جواب دیا
کہ مین کسیطرح باز نہین رہ سکتا کیونکہ مین اپنے فرض سے بخوبی
واقف ہون۔ چنانچہ وہ اپنے اخیر وقت تک لکچر دیتا رہا اور
۱۸۵۹ء مین جب یونیورسٹی سے لکچر دیکر واپس آرہا تھا کہ اوسکے پہلو
مین شدید درد شروع ہوا اور اسقدر اس عارضہ مین ترقی ہوئی
کہ وہ حرکت کرنے سے بھی معذور ہوگیا اگرچہ ہر قسم کا معالجہ کیا گیا
لیکن کوئی فائدہ نہین ظاہر ہوا غرضکہ اسی بیماری مین وہ مرگیا
لیکن فرض پورا کرنے سے باز نہین رہا۔

آٹھوان باب

طبیعت

جسطرح انسان کو زندگی مین لیاقت سے فتحیابی ہوتی ہے اوسیطرح طبیعت سے بھی کامیابی ہوتی ہے۔ اونکی دنیاوی کامگاری اور آسودہ حالی خاصکر اسپر منحصر ہے کہ اونکے مزاج مین تحمل و استقلال و بردباری ہو اور اون لوگونکے ساتھ عنایت و مہربانی کیجائے جو اونکے گرد و پیش جمع رہتے ہین۔ فلاطون کا یہہ قول فی الحقیقت بہت صحیح ہے کہ جو لوگ دوسرونکی خوبیونکے جویان رہتے ہین خود اونمین بھی عمدگیان پیدا ہو جاتی ہین بعضی طبیعتین خوبیون سے اسدرجہ مملو ہوتی ہین کہ وہ کل چیزونکو بھلائی کی نظر سے دیکھتی ہین اور کیسی ہی بڑی تکلیف کیون نہو لیکن وہ اوسسے راحت و اطمینان کے نتائج مستنبط کرتے ہین۔ چاہے آسمان پر کیسا ہی ابر سیاہ محیط ہو لیکن وہ اونمین آفتاب کی روشنی مین جو چمک ہوتی ہے وہ ضرور معلوم ہوتی ہے اور گو آفتاب نہ دکھلائی دے لیکن وہ اسی خیال سے مطمئن ہو جاتے ہین کہ آفتاب ضرور ہے۔

اس قسم کی طبیعت پر لوگ حسد کرتے ہین کیونکہ اونکی آنکھونمین ایک ایسی شعاع چمکتی ہے جسکی روشنی مین خوشی۔ راحت کامگاری اور نیز مسرت نظر آتی ہے آفتاب کی چمک گویا اونکے دلونکے قریب ہے اور جو چیز کہ گرد و پیش نظر آتا ہے وہ گویا خود اونکی دماغی روشنی ہی جب اونھین کوئی دقت پیش آتی ہے تو وہ اوس سے نہ گھبراتے ہین نہ شکایت کرتے ہین اور نہ فضول گریہ و زاری کرتے ہین بلکہ نہایت بشاشت سے اوسکا تحمل کرتے ہین اور دلیری سے کامیابی کی کوشش کرتے ہین جس سے کہ

دامن تمنا کو گل مراد سے بھر لیتے ہین -

یہہ بڑے دانشمند اور عالی دماغ آدمی کا کام ہے کہ وہ برائیونکی ظلمت سے بھلائی کی چمک کو دیکھکر تعجب کرے - یا حالت فلاکت مین وہ اپنی آیندہ فلاح کی امید قائم کرے یا دکھہ درد مین وہ اپنے محنت کے ذریعون کو پہچان لے - یا تکلیف و مصیبت و رنج و غم مین وہ اپنے مین استقلال و دلیری و علم و ادراک پیدا کر لے - جب جرمی ٹیلہ کی کل دولت و ملکیت چھین لیگئی اور مال و اسباب سب ضبط کر لیا گیا اور وہ مع اپنے خاندان کے نکال دیا گیا تو باوجودیکہ وہ ایسی مصیبت کی حالت مین گرفتار تھا لیکن ایسے وقت مین جو مضمون اوسنے لکھا وہ نہایت قدر کے قابل ہے - وہ کہتا ہے کہ اگرچہ برباد کرنیوالون نے میری معاش و جائداد کل ضبط کر لی اور کوئی چیز میرے پاس باقی نہین رہنے دی لیکن تاہم اون لوگون نے میرے واسطے آفتاب و ماہتاب - زمین و آسمان کو چھوڑ دیا ہے - میری بی بی کو میرے پاس رہنے دیا ہے - میرے بہت سے دوست ایسے موجود ہین جو میرے حال پر ترس کھاتے ہین اور مدد کیواسطے حاضر ہین - اور اب بھی مین اون چیزونکی فہرست پیش کرتا ہون جو کہ مجھسے نہین چھینی گئی ہین اور میرے پاس موجود ہین یعنی میری دلجمعی - میری دلیری اور کانشنس - اون لوگون نے خدا کی رزاقی - کتاب مقدس کے وعدے اور آخرت کی امیدین میرے واسطے چھوڑ دی ہین - بہر کیف مین اب بھی کھاتا ہون پیتا ہون سوتا ہون - پڑھتا ہون اور غور کرتا ہون -

اگرچہ زندہ دلی ایک پیدائشی بات ہے لیکن تاہم جسطرح اور عادتونکی درستی ہوتی ہے اوسیطرح اسکی بھی تربیت ہو سکتی ہے - ہمکو اختیار ہے کہ چاہے ہم اپنی زندگی خوش اسلوبی سے بسر کرین یا بداطواری سے ضائع کرین اور ہمارے ہی اوپر منحصر ہے کہ اوس سے عیش و مسرت حاصل کرین یا تکلیف و صعوبت گوارا کرین - طرز زندگی کی تقسیم دو طرح پر ہے جسے ہم اپنے خواہش کے مطابق پسند کر سکتے ہین - خواہ تاریک خواہ روشن - ہم انتخاب کرتے ہین اپنی تمیز کو درست کر سکتے ہین جس سے ہم مین زندہ دلی کی صفت پیدا ہو یا ہم اپنے مجلس

باعوض اسکے کہ ہم اپنی طبیعت کو تیرگی کی طرف مائل کرین ہم اپنے مزاج مین اس امر کی تحریک پیدا کر سکتے ہین کہ وہ مادہ ضیائی کیجانب متوجہ ہو۔ علاوہ اسکے کہ زندہ دلی سے آرام و آسایش کے ساتھ زندگی بسر ہوتی ہے بلکہ اس سے چال چلن کی بھی حفاظت ہوتی ہے۔ اس سے طبیعت مین رونق و صفائی ہوتی ہے۔ یہہ تحمل و استقلال اور دانشمندی کی بنیاد ہے۔ ڈاکٹر مارشل نے اپنے بیمارونسے کہا کہ جملہ امراض کی قوی التاثیر دوا زندہ دلی ہے۔ اور سالومن کا قول ہے کہ زندہ دلی کا ایسا ہی عمدہ اثر ہوتا ہے جیسا دوا کا۔ جب لوتھر سے افسردگی کا علاج پوچھا گیا تو اوسنے جواب دیا کہ زندہ دلی اور دلیری ہے جو بوڑھے و جوان حزین و غمگین سب کے واسطے برابر مفید ہے۔ باوجودیکہ لارڈ پامرسٹن ایک ضعیف و سن رسیدہ آدمی تھا لیکن لیکن آخر وقت تک مستعدی سے کام کرتا رہا اسکی یہی وجہ ہے کہ وہ زندہ دل اور مستقل مزاج تھا اوسنے اپنے مین تحمل و برداشت کی ایسی عادت پیدا کرلی تھی کہ سخت و نا ملائم الفاظ سنکر بھی اوسے غصہ نہیں آتا تھا۔ لارڈ پامرسٹن کا ایک دوست لکھتا ہے کہ میرا اور لارڈ موصوف کا بیس برس تک ایک جگہہ ساتھ رہا لیکن مینے کبھی اوسے غصہ مین نہین دیکھا۔ ہومر۔ ہوریس۔ ورجل۔ مانٹین۔ شیکسپیر اور کروینٹس کی سوانح عمری کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ لوگ بڑے زندہ دل تھے اسی طبقہ مین لوتھر مور۔ بیکن۔ لیونرڈو ڈا ونسی۔ ریفل۔ مکایل انیگلو کا بھی شمار ہے کیونکہ یہہ لوگ ہمیشہ کام مین مشغول رہتے تھے جسکے باعث سے انکا دماغ مفرح و شگفتہ رہتا تھا ملٹن جو طرح طرح کی تکلیفات و مکروہات مین گرفتار رہا البتہ ایک زندہ دل آدمی تھا اندھے ہونیکی وجہ سے اگرچہ اوسکے دوستون نے اوس سے ترک رفاقت کردی اور گو وہ ایک ایسی مصیبت کی حالت مین گرفتار تھا کہ اوسکے آگے تاریکی اور پیچھے خطرہ کی آواز تھی لیکن تاہم اوسنے اپنی ہمت و دلیری نہین چھوڑی ہنری فیلڈنگ جو علاوہ قرضداری و افلاس کے جسمانی عوارض مین مبتلا رہتا تھا لیکن لیڈی میری ورٹلی مانٹیگ

اوسکی نسبت بیان کرتی ہے کہ وہ اپنی زندہ دلی کی صفت سے ایسا شادان و فرحان
رہتا کہ شاید دنیا مین ایسا کوئی آدمی ہوتا ڈاکٹر جانسن باوجودیکہ مصائب و تکالیف
مین گرفتار رہا لیکن چونکہ وہ ایک دلیر اور زندہ دل آدمی تھا اسوجہ سے نہایت ثابت
قدمی سے اپنی زندگی بسر کی اور ہمیشہ خوش و خرم رہنے کی کوشش کی ڈاکٹر جانسن
کا مقولہ ہے کہ جسقدر آدمی کا سن بڑہتا جاتا ہے اوسیقدر وہ اچھا ہوتا جاتا ہے گویا طبیعت کا
اطلاق عمر کے ساتھ ہے اگرچہ یہ خیال نوع انسان کی زندہ دلی پر منطبق ہے لیکن
لارڈ چسٹر فیلڈ کی راے ہے کہ عمر کے ساتھ انسانی طبیعت کی درستی مین ترقی نہین ہوتی
بلکہ روز بروز سخت ہوتی جاتی ہے اور زندگی کے لحاظ سے دونون اصول صحیح ہین کیونکہ
طبیعت کہ جسکا انسان ہر حالت مین محکوم و مطیع ہے اگر قواعد و تجربہ اور خود اختیاری
کے ساتھ تربیت کیجاے تو عمدگی ظاہر ہوگی ورنہ خرابی ۔ سر والٹر اسکاٹ ایسا رحمدل
اور نرم مزاج آدمی تھا کہ ہر شخص اوس سے محبت کرتا تھا وہ کپتان باسل ہل کے لڑکپن کا
ایک واقعہ بیان کرتا ہے جس سے اوسکی طبیعت کی نرمی ظاہر ہوتی ہے کپتان نے
ایک کتے کو جو اوسکے پاس آرہا تھا ایک پتھر کھینچ کر مارا جس سے کتے کے پاؤنمین
سخت چوٹ آئی لیکن پھر کیف کتے مین اتنی طاقت تھی کہ وہ اوسکے پاس آیا اور
پاؤن چاٹنے لگا ۔ کتے کی اس فعل سے کپتان کو نہایت ندامت و پشیمانی ہوئی ۔
ڈاکٹر آرنلڈ مین بھی اسی قسم کی رحمدلی اور نیکی تھی وہ نہایت خلیق اور ہمدرد تھا ۔
سڈنی اسمتھ بھی زندہ دلی کی دوسری تمثیل تھا وہ اپنی فرصت کی اوقات مین
انصاف ۔ آزادی ۔ تعلیم اور مختلف مباحث پر مضامین لکھا کرتا اور اپنی پیرانہ
سالی مین جب بیمار ہوا تو ایک دوست کو لکھا کہ مین عارضہ نقرس و تنفس اور چند دیگر
عوارض مین مبتلا ہون لیکن تاہم اپنی حالت پر راضی و شاکر ہون ۔
بڑے بڑے حکما مین بھی یہہ اوصاف پائے گئے ہین کہ وہ متحمل

جفاکش - اور زندہ دل تھے - گلیلو ڈسکارٹس نیوٹن - لاپلس ان
صفتوں مین مشہور و معروف تھے - پولر جو ایک ریاضی دان اور بڑا فلسفی تھا
خاصکر اس صفت مین بہت نامی و گرامی تھا - اگرچہ آپنے اخیر وقت مین وہ اندھا ہو گیا
تھا لیکن تاہم جسطرح پہلے لکھتا تھا اوسیطرح اب بھی نہایت
مستعدی اور زندہ دلی سے اپنے کام مین مشغول رہتا -

اباز ٹ جو ایک فلسفی تھا اوسکے تحمل و استقلال کی حکایت
بیان کی جاتی ہے کہ اوسنے ستائیس برس کی محنت مین مقیاس الہوا
کے قواعد مرتب کرے تھے اور اون اصول کو روزانہ ایک کاغذ پر
قلمبند کرتا جاتا تھا اور جسقدر اوسکو روز بروز جدید تجربے ہوتے جاتے
تھے اونکو بھی کاغذ پر لکھتا جاتا تھا - ایکمرتبہ اوسکے لئے خدمتگار نے
مکان صاف کرانا شروع کیا اور اپنی مستعدی دکھلانے کے واسطے
اباز ٹ کے کمرہ مین جو میز تھی اوسکے کاغذات بھی درست کئے - اور
جو اجزا کہ لکھے ہوئے تھے اونھین اوٹھا کر علیحدہ کر دیا اور بجائے اوسکے
نئے کاغذ رکھدیئے - جب اباز ٹ کمرہ مین داخل ہوا تو اوسنے
دریافت کیا کہ مقیاس الہوا کے جو کاغذات تھے وہ میز پر سے
کیا ہوئے - خدمتگار نے جواب دیا چونکہ وہ بالکل ردی تھے اسوجہ
سے مین نے اونھین جلا دیئے اور بجائے اونکے صاف و سادے
کاغذ رکھدیئے - اباز ٹ نے یہ سنکر ایک سرد آہ کھینچی
اور کہا کہ ستائیس برس کی محنت سے جو نتیجہ حاصل
کیا گیا تھا اوسکو تمنے غارت کر ڈالا - اور نہایت
آہستگی سے صرف اوسی قدر کہا

حکم دیا کہ آیندہ سے اس کمرہ کی کوئی چیز مت چھوا کرو۔

علم طبیعات کی تحصیل مین ایک غیر معمولی طور پر زندہ دلی اور استقلال کی ضرورت ہوتی ہے اور اکثر تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ خاندان علوم طبیعات بہ نسبت دوسرے فنون کے جاننے والونکے زیادہ تر زندہ رہتے ہین۔ چنانچہ ۱۸۶۸ء کا دہ خوتی نامہ دیکھنے سے جسمین ماہران علوم طبیعات کی موت مندرج تھی معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے چودہ آدمیونمین سے دو کی عمر نوّے برس سے زیادہ تھی۔ پانچ کی اسّی برس سے زیادہ اور دو کی ستر برس سے زیادہ پس اوسط نکالنے سے ہر ایک کی عمر پچھتر برس کی ہوئی ہے۔

فرانس کے بلوہ مین **اڈنسن** ماہر علم نباتات کی ساری جایداد و ملکیت تباہ و برباد ہوگئی لیکن اوسکی جرات و دلیری۔ تحمل و استقلال مین کچھہ بھی فرق نہین آیا۔ اوس ہنگامہ و یورش کی حالت مین **اڈنسن** اسدرجہ محتاج و مفلوک ہوگیا کہ اوسکے کھانے کپڑے کا بھی کوئی ذریعہ باقی نہین رہا۔ چنانچہ اکیڈمیہ مجلس واضع قواعد مین سے جسکا پہلے وہ ممبر رہ چکا تھا اوسکی طلبی ہوئی لیکن اوس نے حسرت و افسوس کے ساتھہ جواب لکھا بھیجا کہ مین حاضری سے اسوجہ سے قاصر ہون کہ میرے پاس جوتا نہین ہے۔ **کویر** اوسکی ایک دلگداز حکایت بیان کرتا ہے کہ اس حالت افلاس مین بھی وہ آگ کے سامنے بیٹھکے علم نباتات کے متعلق کاغذ کے ٹکڑون پر مضامین لکھتا اور اس مشغلہ مین اوسکو ایسی دلچسپی ہوتی کہ اوسکی تنہائی کا غم غلط ہوتا۔ جب فرانس مین تسلط ہوا تو گورنمنٹ سے اوسکی پنشن مقرر کی گئی جسکی تعداد نپولین نے اپنے عہد سلطنت مین دوچند کردی ۷۹ برس کی عمر مین **اڈنسن** مر گیا۔

اڈمنڈ برک بھی نہایت زندہ دل آدمی تھا۔ چنانچہ **رینالڈس** کے دسترخوان پر کھانیکے وقت مختلف قسم کی شراب کا تذکرہ شروع ہوا۔ **جانسن** نے

کہا کہ لڑکوں کے واسطے کلیرٹ بوڑہوں کے واسطے پورٹ اور جوانوں کے لئے برانڈی ہے۔ یہہ سنکر برک نے کہا کہ مجھے کلیرٹ چاہئے کیونکہ مین لڑکپن کو پسند کرتا ہون۔

زندہ دلی کی اصلی بنیاد محبت و تحمل ہے کیونکہ اس سے دوسرونکے دل مین بھی الفت پیدا ہوتی ہے۔ راجرس شاعر ایک لڑکی کا قصہ بیان کرتا ہے کہ جو شخص لڑکی سے واقف تھا اوسے عزیز رکھتا۔ چنانچہ بعض آدمیوں نے اوس سے پوچھا کہ تمسے لوگ کیوں کر محبت کرتے ہین اوس نے جواب دیا کہ اسکی یہی وجہ ہے کہ مین خود بھی لوگوں سے الفت رکھتی ہون۔ پس یہہ مختصر نقل اس امر پہ دلالت کرتی ہے کہ اگر ہم دوسرونکے ساتھہ اخلاق و مہربانی سے برتاؤ کرینگے تو وہ بھی ہمسے الفت و محبت کے ساتھہ پیش آنے لگینگے۔

فی الحقیقت دنیا مین مہربانی کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ لی ہنٹ نے بہت ٹھیک کہا ہے کہ جسمانی قوت مین مہربانی کی نصف تاثیر بھی نہین ہے اور ایک انگریزی کہاوت ہے کہ شہد کے ذریعہ سے مکھیونکی زیادہ تعداد پکڑی جائیگی بہ نسبت سرکہ کے۔ تبہم کا قول ہے کہ مہربانی کا ایک ادنے کام بھی بڑی طاقت کے برابر ہے۔

مہربانی صرف بخشش پر نہین منحصر ہے بلکہ اسکی بنیاد نرمی اور طبیعت کی فیاضی پر ہے۔ انسان روپیہ تھیلی سے نکالکر دیتا ہے لیکن مہربانی نکرنے سے طبیعت کے اندرونی جوش سے باز رہتا ہے روپیہ دینے سے جو مہربانی ظاہر کی جاتی ہے وہ چندان اثر پذیر نہین ہوتی بلکہ جسقدر بھلائی کی امید ہے اوتنی ہی برائی کا بھی خیال ہے لیکن ہمدردی کے ساتھہ جو مہربانی یا توجہ کے ساتھہ جو مدد کی جاے ممکن نہین کہ اوسکا کوئی عمدہ نتیجہ نہ ظاہر ہو۔

خود ستائی۔ وہم اور خود غرضی انسان کی زندگی مین نہایت خرابی پیدا کرتی ہین اور گو قدرتی طور پر یہ باتین ہوتین لیکن تاہم ہمیشہ خیال کرنے سے اسکی ایک صورت قائم ہو جاتی ہے۔ خود ستائی قریب قریب کفر کے ہے کیونکہ اس سے اپنی خواہشات وخیالات۔ وتوجہات کل اپنی ہی جانب رجوع کرتا ہے جسکے سبب سے وہ خود اپنے دل مین ایک علیحدہ چھوٹا سا خدا قائم لیتا ہے۔

بدترین انسان مین سے وہ شخص ہے جو اپنی قسمت سے ناراض رہے ہمیشہ برا بھلا کہے لیکن کبھی اوسکی درستی کی جانب نہ متوجہ ہو اس قسم کے شکایت کرنے والے آدمی کبھی اپنی زندگی مین کوئی فائدہ کا کام نہین کرتے اور چونکہ کاہل ہوتے ہین اسوجہ سے ہمیشہ شکوہ وشکایت کے واسطے مستعد رہتے ہین کیونکہ وہی پہیا خراب سمجھا جاتا ہے جسمین سے آواز آتی ہے۔

سینٹ ڈی فرسلس کا قول ہے کہ انسان کو ہمیشہ نیکیان کرنی چاہئین لوگون نے اوس سے پوچھا کہ نیکیو نسے آپکا کیا مطلب ہے۔ اوس نے جواب دیا کہ تحمل۔ بردباری۔ مہربانی۔ خوش اخلاقی۔ نرمی۔ رحمدلی۔ ہمدردی۔ عنایت وزندہ دلی۔ اور پہر اوس نے کہا کہ انسان کو کسی حالت مین ہو لیکن اوسکو نرمی ومہربانی سے کبھی باز رہنا نہین چاہیے کیونکہ انسان کے طبیعت کی ایسی ساخت واقع ہے کہ وہ غیظ وغضب کا تحمل کرے۔ جسطرح پانی سے آگ کا شعلہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اوسیطرح نرم وملائم جواب سے غیظ وغضب بھی فرو ہو جاتا ہے۔

برائیونکی صرف پیشبندی کر لینی بھی ایک طریقہ فتحیابی کا نہین ہے بلکہ جب کوئی ایسا امر واقع ہو تو نہایت دلیری اور مستعدی سے اوسپر عمداً مدکرنا چاہیے۔ پیرتھس نے ایک نوجوان کو جو افسردگی وپژمردگی کی حالت مین تہا بہت عمدہ نصیحت کی۔ اُمید اور اعتبار کے ساتھہ اپنا کام شروع کرو اور پھر اوس نے کہا کہ۔ ایک ایسے

شخص کی نصیحت تمہارے حق مین ہے جسنے زمانہ کا گرم و سرد بہت کچھہ دیکھا ہے
پس جو کوئی امر واقع ہو جاے تو اوسپر بنہایت استقلال اور زندہ دلی سے ثابت قدم
رہنا چاہیئے۔

زندہ دلی مین تحمل بھی مشتمل ہے جس دنیاوی کاروبار مین کامیابی و کامگاری
کی امید ہو سکتی ہے۔ جارج ہربرٹ کا قول ہے کہ جو شخص اپنی مقصد براری
چاہتا ہے اوسکو صبر کرنا چاہیے۔ مارلبرو نے ۱۷۰۲ء مین جب وہ اپنی فوج کے
ساتھہ ایک کشمکش و صعوبت کی حالت مین گرفتار تہا لکہا کہ جملہ کوششونکے بعد
ہمکو صبر کرنا چاہیئے۔

اخیر اور آسان ترین برکت انسان کے واسطے امید ہے جو عام طور سے
ہر شخص کے قبضہ مین رہتی ہے۔ تہلس جو ایک فلاسوفر تہا اوسکا قول ہے کہ
جن لوگونکے پاس کچھہ بہی نہین ہے تاہم امید ہے اور یہہ غریبونکی مددگار ہے
اور اسکا دوسرا نام مفلسونکی قوت ہے۔ سکندر اعظم کی نسبت بیان کیا جاتا ہے
کہ جب وہ میکڈن مین تخت نشین ہوا تو اوس نے اپنے باپ کی جائداد کا بڑا حصہ
اپنے دوستونکو تقسیم کر دیا چنانچہ جب پرڈکاس نے اوس سے پوچھا کہ آپنے
اپنے واسطے کیا رکہا تو سکندر نے جواب دیا کہ مین نے اپنے واسطے افضل ترین
مقبوضات مین سے رکھہ چھوڑا ہے اور وہ امید ہے۔

طبیعت کی جملہ مسرتین امید پر منحصر ہین اور یہہ کل محنتون و کوششونکی بنیاد ہے
اور جملہ امور دنیاوی امید ہی پر منحصر ہین

نوان باب

آداب و اطوار

چال چلن کی ظاہری فضیلت کے واسطے ادب کا ہونا بھی بہت ضروری مقدم ہے اسکی وجہ سے جملہ امور و خدمات مین ایک قسم کی عمدگی اور خوش اسلوبی پیدا ہو جاتی ہے انصرام امور کے واسطے یہ ایک ایسا پسندیدہ طریقہ ہے جس سے زندگی کے اولی ادنے کام بھی خوشنما۔ مقبول و مطبوع معلوم ہوتے ہین۔

ادب کوئی خفیف و بے وقعت فعل نہین ہے جیساکہ بعض لوگ خیال کرتے ہین کیونکہ جسطرح اس سے باہمی برتاؤ مین نرمی و سنجیدگی پیدا ہوتی ہے اوسی طرح کاروبار زندگی مین بھی آسانی ہوتی ہے۔

نوع انسان کے ساتھہ جسکا تعلق اوس مناسبت سے رکھا گیا ہے جس حساب سے کہ انسان کا خود دنیا کے کسی طبقہ مین شمار ہے۔ کسی خاص صفت کے بہ نسبت دوسرونکے ساتھہ برتاؤ مین اسکا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پس آداب حمیدہ و پسندیدہ سے کامیابیوںمین بہت زیادہ مدد ملتی ہے اور برخلاف اسکے اکثر لوگ اس وصف کی عدم موجودگی سے ناکام و نامراد رہتے ہین۔ کیونکہ یہہ زیادہ تر ابتدائی تعلیم پر منحصر ہے اور عام طور پر ہر شخص کی انسانیت و شایستگی کے مطابق ہے۔

جسطرح سختی و بیہودگی کی وجہہ سے طبیعت منحرف و برگشتہ ہو جاتی ہے اوسیطرح اخلاق و مہربانی کے ذریعہ سے ہر جگہہ و ہر شخص کے دل مین آمد و رفت ہو جاتی ہے اور ہر ایک کام مین آسانی کی امید ظاہر ہوتی ہے۔

ہچنس کی بی بی اپنے شوہر کے خصایل حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے نسبت

بیان کرتی ہے کہ مین نے کبھی نہین دیکھا کہ اوس نے کسی ادنے آدمی کی بہی توہین کی ہو یا کسی دولتمند کی خوشامد کی ہو۔ وہ چھوٹے چھوٹے آدمیون سے بہی اخلاق و مہربانی سے پیش آتا اور عام مزدورون و سپاہیون سے اکثر نہایت خلق سے گفتگو کرتا۔ باوجودیکہ عام طور پر اوسکا یہہ ارتباط تہا لیکن کسی شخص کے دلمین حقارت کا خیال نہین پیدا ہوتا بلکہ جو شخص پچپنس سے گفتگو کرتا تہا اوسکے دل مین اوسکی عزت و محبت جاگزین ہوجاتی تہی ۔

انسان کے آداب سے گو وہ کسی حد مین تک ہو اوسکا چال چلن ظاہر ہوتا ہے یہہ قواے باطنی کی ایک ظاہری دلیل ہے جس سے طبیعت ۔ مذاق اور قوت ممیزہ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے ۔

آداب و اطوار مین عقل و فکر سے ترقی ہوتی ہے اور یہہ ایک تعلیم یافتہ آدمی کے واسطے کچھہ کم خوشی کی بات نہین ہے اسیطرح ہمدردی بہی ایک ایسی چیز ہے جس سے دوسرونکی طبیعت نرم و گداز ہوجاتی ہے اور اس سے صرف تہذیب و شائستگی نہین حاصل ہوتی بلکہ عقل مین بصیرت و معرفت بہی پیدا ہوتی ہے اور آدمیت و انسانیت کے واسطے یہہ افضل ترین صفت ہے ۔

تہذیب و شائستگی کے مصنوعی قواعد بالکل فضول ہین اگرچہ اسکو آداب مجلس کے ساتھہ تعبیر کرتے ہین لیکن دوسرے معنی مین اسکو ناراستی کہنا چاہیے اور آداب مجلس گویا عمدہ ترین آداب کا مقدمہ ہے ۔

عمدہ اطوار و آداب اخلاق و مہربانی پر منحصر ہین اور اخلاق کے باب مین ہم لوگ بیان کرچکے ہین کہ گویا یہہ ہمارے اندرونی محسوسات کا نمونہ ہے جس سے ظاہری طور پر ہم دوسرونکے ساتھہ برتاؤ کرتے ہین لیکن ممکن ہے کہ ایک شخص دوسرے کے ساتھہ نہایت اخلاق سے برتاؤ کرے گو دلمین اوسکا کچھہ بہی خیال و پاس نہو

اسیوجہ سے یہہ بات کہی گئی ہے کہ اوصاف ظاہری سے اوصاف باطنی بدرجہا اچھے ہونے چاہییں۔

سچا اخلاق راستبازی سے ہوتا ہے اسوجہ سے کہ جب تک کہ اندرونی جذبات سے تعلق نہ پیدا کیا جائیگا اوسوقت تک اوسکا کوئی اثر باقی نہین رہیگا۔ اسکی تمثیل مثل ایک ایسے پانی کی ہے کہ جب تک صاف وشفاف ہے اوسوقت تک عمدہ ہے خُلق سے پیش آنا یہہ ایک ایسی مہربانی ہے جس سے دوسرونکو کامیابی وکامگاری ہوتی ہے اور ایسے فعل سے باز رہتا ہے جس سے اوسے تکلیف ہوتی۔ اس سے لوگ ممنون ہوتے ہین اور مہربانی کا اقرار کرتے ہین۔ لیکن جن لوگونسے کہ برعکس اسکے افعال ظہور پذیر ہوتے ہین اونکے نسبت **کپتان اسپک** کا قول ہے کہ احسان فراموش اور ناشکر گزارونکی سخت سزا ہونی چاہیئے۔

تہذیب کے یہہ معنی ہین کہ دوسرونکی وقعت واعزاز کا خیال رہے اور اگر کوئی شخص یہہ چاہتا ہے کہ وہ معزز خیال کیا جاوے تو اوسے لازم ہے کہ وہ دوسرونکی بھی عزت کرے۔ اوسکو دوسرونکے خیالات کی بھی قدر کرنی چاہیئے گو اوسکے مخالف ہون اور ایک مہذب آدمی دوسرونکا اسوجہ سے ادب کرتا ہے کہ وہ بھی اوسکی تعظیم وتکریم کرین۔

یہہ بیان کردیا گیا ہے کہ انسان دنیاوی امور مین جسطرح ذہن وجودت سے کامیابی حاصل کرسکتا ہے اوسیطرح طبیعت سے بھی اور یہہ امر مسلم ہے کہ مسرت وکامگاری مزاج کی زندہ دلی اخلاق ومہربانی اور دوسرونکے ساتھہ احسان کرنے پر منحصر ہے یہہ سب صفتین چال چلن کی ایسی تفصیل ہین جسکی ہر شخص کو اپنی زندگی مین تلاش رہتی ہے۔

سر سڈنی اسمتھہ کے بابت **کنن کنگسلی** کہتا ہے کہ وہ ایک ایسا بہادر

اور ہر دلعزیز تھا کہ جو کوئی شخص اوس سے ملاقات کرتا چاہے وہ امیر ہو یا غریب چاہے وہ اوسکا خدمتگار ہو یا مہمان ہو وہ ہر شخص کے ساتھ اخلاق و مہربانی سے پیش آتا تھا اور یہی وجہ تہی کہ جہان وہ جاتا ہر شخص اوسکو کلمہ خیر سے یاد کرتا۔

جو لوگ کہ عمدہ تعلیم یافتہ ہین یا عالی خاندان ہین اونہین کے لئے یہہ بات مخصوص ہے کہ اونکے آداب و اطوار حمیدہ و پسندیدہ ہوتے ہین اور بہ نسبت اونٹے درجہ والونکے خاصکر طبقہ اعلےٰ کے انسانونمین یہ تخصیص زیادہ تر پائی جاتی ہے اگرچہ روزانہ تجربہ سے اسکی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے لیکن کوئی معقول وجہ نہین معلوم ہوتی کہ چھوٹے درجہ والے کیون نہ ویسے ہی پسندیدہ اطوار و آداب کا برتاؤ کرین جیساکہ اعلےٰ طبقہ والے کرتے ہین۔

ایسے لوگ کہ جو اپنے ہاتھہ سے محنت کرتے ہین خود اونکی عزت اور اونکی باہمی عزت بلحاظ وضع جسکو دوسرے معنونمین آداب و اطوار کہنا چاہئے اون لوگونکے برابر ہے جو اپنے ہاتھہ سے محنت نہین کرتے۔ اونکی زندگی کا کوئی لمحہ کسی موقع پر ایسا نہین گزرتا جسکو وہ باہمی اخلاق و مہربانی سے مشتمل کرکے عمدہ طور پر بشاشت کے ساتھہ نہ صرف کرین۔

گو انسان کے پاس دولت نہو لیکن اونمین تہذیب و شایستگی ضرور ہونی چاہئے یہہ چیزین اگرچہ نہایت بیش بہا ہین لیکن تاہم مہیا کرنے مین کچہہ قیمت نہین صرف کرنی پڑتی اور اسوجہ سے جملہ مال و متاع کے بہ نسبت ارزان ہے۔

عمدہ مذاق ایک ایسی سچی تدبیر ہے کہ اگر اونٹے اونٹے کامونمین بہی اسکے مطابق عملدرآمد کیا جاوے تو محنت کی سختی آسان و خوشگوار ہو جاوے۔ محنت و انجام فرایض کے اشتراک سے اسمین اور بہی خوبی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے افلاس کی حالت مبدل بہ مرفہ الحالی ہوتی ہے یہ اپنے کو ہمور خانہ داری

کی کفایت شعاری میں ظاہر کرتا ہے۔ اس سے ایک کمتر درجہ کے خاندان کو بھی
عزت و فضیلت ہوتی ہے شائستگی۔ عالی دماغی اور زندہ دلی پیدا ہوتی ہے۔
عمدہ اخلاق جب وہ دانشمندی۔ مہربانی اور ہمدردی کے ساتھہ برتا جاے تو
اس سے ادنےٰ ترین حالت مین بھی زینت و آرایش ہو جاتی ہے۔

جسطرح چال چلن کی تربیت کے لیئے عمدہ ترین جگہہ گھر ہے اوسیطرح آداب
واطوار کے واسطے بھی یہی مقام ہے جہان عورتین تعلیم دیتی ہین سوسائٹی کے
آداب واطوار کی حالت مثل ایک ایسے سایہ کے ہے جو گھر کے مجموعی حالت
کے مطابق سایہ فگن ہوتا ہے کہ نہ بہت عمدہ ہے اور نہ بہت خراب لیکن اگر
یہ بھی فرض کیا جاے کہ برا اثر پڑتا ہے تو جسطرح لوگ اپنے دماغ کو درست کرتے
ہین اوسیطرح عمدہ تخیلات کے حصول سے اسمین بھی حمیدہ و پسندیدہ اوصاف
قایم ہو سکتے ہین۔ بہت سے لوگ ایسے ہین جو صرف دوسرونکی تمثیل کے محتاج ہین
جسکے ذریعہ سے وہ اپنی خوبی و عمدگی ظاہر کرسکین اور اونکی مثال مثل ایک ایسے
ہیرے کے ہے جو جواہرات کے ڈھیر مین ناقدری سے پڑا ہوا ہے اور جسکو
صرف تھوڑا سا صاف کر دینے کی ضرورت ہے۔

بہت سے امور ایسے ہین جو شعور پر منحصر ہوتے ہین اور ذہن و علم سے
زیادہ اسکی ضرورت پڑتی ہے چنانچہ ایک مشہور انشاپرداز کا قول ہے کہ ذہن مثل
ایک قوت کے ہے اور شعور مثل ایک ہنر کے ہے ذہن سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ کیا کرنا چاہیے اور شعور سے یہ واقفیت ہوتی ہے کہ کسطرح کرنا چاہیے۔ ذہن
سے انسان قابل عزت خیال کیا جاتا ہے لیکن شعور سے وہ معزز ہو جاتا ہے۔
ذہن ایک دولت ہے اور شعور روزانہ ضروریات کا رافع ہے۔

لارڈ پامرسٹن اور مسٹر بلنن سے جو ایکمرتبہ گفتگو ہوئی اوس سے

عقل و شعور کا فرق بخوبی ظاہر ہو جائیگا تھامسن سے اگر پہلا رڈ سومرویل سے پوچھا کہ جو زائد
فرانس کی کیا خبریں ہیں اور ترکوں روسی لڑائیوں سے کسطرح برتاؤ کرنا چاہیے۔
ذرا دیر دل خار جو نے پہلے تو غور سے متعجبانہ تھامسن کی جانب دیکھا لیکن پھر نہایت
سنجیدگی سے جواب دیا چونکہ میں نے اخبار نہیں دیکھا اسوجہ سے کچھ نہیں معلوم
اگرچہ مسٹر تھامسن میں بہت سے اوصاف تھے لیکن وہ اسکا شمار انہیں لوگوں کے زمرہ
میں ہے جو شعور کے نہونیکی وجہ سے اپنی دنیاوی حالت بھول جاتے ہیں۔

آداب و اطوار کے ساتھ شعور و تمیز میں اتنی قوت ہوتی ہے کہ **والپین** جو
نہایت بدصورت آدمی تھا اوسکا قول ہے کہ کسی لیڈی کے مورد الطاف و مراحم ہونے
میں مجھے بہ نسبت کسی خوبصورت آدمی کے سہ چند آسانی ہے۔

جان ناکس اور مارٹن لوتھر اپنی خوش اخلاقی اور نیک نہادی میں بہت
مشہور و معروف ہیں۔ چنانچہ جو کام کہ انکو انجام دینے تھے اونمیں بہ نسبت اسکے
کہ کسی مودب آدمی کی ضرورت ہو ایسے آدمی کی زیادہ تر ضرورت تھی کہ مضبوط و مستقل
مزاج ہو اور فی الحقیقت دونوں شخص ایسے ہی خیال کئے جاتے تھے۔ چنانچہ جب
میری اسکاٹ لینڈ کی ملکہ نے ناکس سے کہا کہ تو کون ہے جو یہاں
کے امیرزادوں اور شاہزادوں کی تعلیم کرتا ہے۔ **ناکس** نے جواب دیا کہ میں بھی
یہانکی ایک رعایا میں سے ہوں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملکہ کو اسکی دلیری اور سخت
کلامی سے کئی مرتبہ رنج ہوا۔ لیکن جب **مارٹن** کا رکن سلطنت نے یہ واقعہ سنا
تو اوس نے ہرگز ناپسند نہیں کیا۔

جب ناکس ملکہ کے سامنے سے کسی موقع پر ہٹ گیا تو اوس نے سنا کہ
شاہی مصاحبین آپس میں یہ سرگوشیاں کر رہے ہیں کہ یہہ ایسا دلیر شخص ہے کہ ذرا بھی
نہیں ڈرتا یہہ سنکر اوس نے اون لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ مجھے ڈرنیکی کیا وجہ ہے

مین اسنے بڑے بڑے مغلوب الغضب آدمیونکو دیکھا ہے لیکن کبھی مین انکو اپنے خیال مین نہین لایا - لیکن جب یہہ قوم کا رفتار مرا اپنے پیرانہ سالی مین محنت و مشقت کی وجہ سے تھک گیا اور آخر کار دنیا سے سفر آخرت اختیار کیا تو کارکن سلطنت نے اوسکی موت پر نہایت تاسف ظاہر کیا اور کہا کہ آج اوس شخص نے قبر مین اپنا مسکن بنایا جو دنیا مین کسی آدمی کی صورت سے کبھی نہین ڈرا -

لوتھر کو بھی لوگ سخت و درشت مزاج کہتے ہین لیکن جس زمانہ مین کہ یہ لوگ پیدا ہوئے وہ ایسی جہالت و تاریکی کا عالم تھا کہ بغیر اس سختی و درشتی کے نرمی و ملائمت سے کسی کام کا ہونا بالکل غیر ممکن تھا - چنانچہ اسی وجہ سے یورپ والونکو خواب غفلت سے بیدار کرنے مین اوسکو نہایت سختی و درشتی سے تحریر و تقریر کرنی پڑی لیکن تاہم لوتھر کی تندمزاجی صرف زبانی تھی وہ حقیقت مین نہایت نرم دل آدمی تھا - اور تنہائی مین عام طور پر لوگون سے اخلاق محبت و مہربانی سے پیش آتا تھا -

سیموئیل جانسن بھی ایک سخت مزاج آدمی تھا اور افلاس کی وجہ سے اوسکو مختلف اقسام کے آدمیون سے سابقہ رہا وہ اکثر تمام تمام رات گلی و کوچہ مین اسوجہ سے آوارہ و سرگردان پھرتا رہا کہ اوسکے پاس اتنا بھی کرایہ نہین تھا کہ وہ کہین شب باش ہوسکے - لیکن وہ ایسا متحمل و مستقل مزاج آدمی تھا کہ اوس نے اپنی ابتدائی تکلیفات و صعوبات کو برداشت کیا اور چونکہ دنیا کے سرد و گرم کا اوسنے بہت کچھہ تجربہ ہو چکا تھا اسوجہ سے وہ ایک نہایت قوی المزاج آدمی ہو گیا تھا - ایکمرتبہ اوس سے کسی نے پوچھا کہ آپ **گیرک** مین دعوت کے واسطے کیون نہین طلب کئے جاتے تو اوس نے جواب دیا کہ بڑے بڑے امرا و بیگمات زبان درازی کے عادی ہوتے ہین اور **جانسن** اسوجہ سے بدنام ہے کہ وہ لاف زنی سے اونکو باز رکھتا ہے - اگرچہ میرے کل کلام اس قابل ہوتے ہین کہ اگر

اوسے غور سے سنین اور اوسکے مطابق کاربند ہون۔

اکثر لوگ اپنی نادانستگی اور عدم واقفیت کی وجہ سے بیہودہ کہے جاتے ہین لیکن دراصل ہرگز اونکا یہہ مطلب نہین رہتا کہ وہ کسی کے ساتہہ ایسا نا ملائم و ناپسندیدہ برتاو کرین بلکہ محض اونکی جہالت کی وجہ سے یہہ امر واقع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اتفاق سے **ڈیوک آف کمبر لنڈ** نے ایکدن **مسٹر گبن** جس نے ادبار روم کی تاریخ متعدد حصونمین لکہی ہے ملاقات کی اور صاحب سلامت کے بعد یہہ کہا کہ آپ تو کچہہ عجیب و غریب آدمی معلوم ہوتے ہین کہ ہمیشہ کتابین لکہا کرتے ہین۔ حالانکہ **ڈیوک** کا یہہ مطلب تہا کہ وہ مصنف کی تعریف و توصیف کرے لیکن بوجہ ناواقفیت کے وہ اپنے خیال کو عمدہ و معقول پیرایہ مین نہ ظاہر کر سکا۔

اکثر لوگ مغرور۔ تنک مزاج و روکہے مشہور ہو جاتے ہین حالانکہ برخلاف اسکے وہ صرف دیر آشنا ہوتے ہین اور اونکے مزاج مین قدرتی طور پر ایک قسم کی رمیدگی ہوتی ہے جسکے بنسبت اختیار ہے کہ خواہ وحشت پر محمول کی جاے یا حجاب پر اس قسم کی کشیدگی۔ رمیدگی یا ناآشنائی خاصکر انگریزون مین بہت ہوتی ہے اور جب کہین باہر انکو سفر کرنا پڑتا ہے تو عام طور پر انکو لوگ خشک مزاج و وحشت و ناہنجار کہتے ہین اور گو وہ اپنے آداب مین سنجیدگی کا لحاظ کرتے ہین لیکن اونکی رمیدگی قطعی طور پر نہین پوشیدہ ہو سکتی۔ برعکس اسکے **فرانس** والے بہت خوش اسلوب ہوتے ہین اور انکے باہمی ارتباط و اختلاط نہایت مطبوع و پسندیدہ ہوتے ہین اور انگریز ونکے آداب و اطوار پر خوب مضحکہ کرتے ہین۔

فرنچ اور **آیرش** کو بلحاظ آداب و اخلاق کے **انگریز جرمن** اور **اسکاچ** والون پر بدرجہا فوق و افضلیت ہے وہ لوگ عام طور پر ہر شخص سے بلا کسی تخصیص کے آزادانہ طور پر گفتگو و بات چیت کرتے ہین اور اس قوم

والے خشک مزاج ناآشنا۔ وحشی وتندخو ہوتے ہین۔

اگر اتفاق سے کسی موقع پر اس مزاج کے دو آدمی اکٹھا ہو جاتے ہین تو وہ ایک دوسرے کی جانب پشت کرکے بیٹھتے ہین۔ اور جب کوئی انگریز ریل پر سفر کرتا ہے تو وہ ساری ٹرین کے کمرونکو دیکھ جاتا ہے تاکہ اوسے کوئی علیحدہ خالی کمرہ بیٹھنے کو ملجاے اور جب وہ اوسمین بیٹھہ جاتا ہے تو پھر ہرگز یہ نہین گوارا کرتا کہ کوئی دوسرا شخص بھی اوس کمرہ مین اپنا قدم رکھے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ کھانیکے کلب مین جو داخل ہوئے تو اونکو یہی امر ملحوظ خاطر رہا کہ علیحدہ میز کھانیکے واسطے ملے چنانچہ بیشتر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ایک میز پر ایک ہی شخص کھانے والا دیکھا گیا ہے۔ یہہ ظاہری غیر مانوسیت خاصکر انگریزی قوم کی عادت مین داخل ہے۔

باوجودیکہ **پرنس البرٹ** نہایت خوش مزاج اور نیک نہاد آدمی تھا لیکن تاہم اون لوگونمین منتخب تھا جو خلوت گزینی اور عزلت نشینی کو پسند کرتے تھے اگرچہ وہ ہمیشہ اس امر کی کوشش کرتا رہا کہ اوسکے مزاج سے وحشت رسیدگی دفع ہو جاے لیکن اوسکی سوانح عمری لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ شاہزادہ موصوف نہ تو عادت کو دفع کرسکا اور نہ اوسکے پوشیدہ رکھنے مین کامیاب ہوا۔

صرف شاہزادہ ہی اپنی اس عادت مین فرد نہین تھا بلکہ بڑے بڑے انگریزی فلاسفر بھی اسمین شرکت کرچکے ہین۔ **سر اسحاق نیوٹن** بھی اپنے وقت مین بڑا شرمایو تھا۔ اوس نے مدت تک اپنے ایجاد و اختراعات کو محض اس خیال سے پوشیدہ رکھا کہ مبادا اونکے اشاعت سے اوسکی بدنامی ہو۔ چنانچہ اوسکی یہہ تحقیقات کہ زمین مین کشش کی قوت ہوتی ہے اور ماہتاب کی گردش زمین کے گرد ہوتی ہے ایک عرصہ دراز تک لامعلوم رہی۔ اور جب اوس نے **کالنس** سے اپنی یہ تحقیقات بیان کی تو اوس سے منع کردیا کہ میرا نام نہ ظاہر ہونے پاوے

کیونکہ اس سے لوگونکی توجہ میری طرف زیادہ ہوجائیگی اور مین اسے بالکل پسند نہین کرتا
شیکسپیر جسکو ڈراما کا مرد کہنا چاہیے وہ بھی اسی قسم کا آدمی تھا اور [illegible]
کی نسبت تو اوسکی بی بی بیان کرتی ہے کہ باوجودیکہ اوسکے پاؤن مین کچھ لنگ تھا لیکن وہ
لندن کی دور دراز راہ طے کرنی اسوجہ سے پسند کرتا کہ کوئی اوسے پہچان نہ لے۔
اور ایسا شرمائو تھا کہ اگر اوسے کوئی دیکھتا تو وہ گھبرا جاتا اور اگر وہ سن لیتا کہ گلی کوچہ مین
اوسکا کسی نے نام لے لیا تو اوسکا رنگ اوڑ جاتا۔

لارڈ بایرن کے مزاج مین بھی ایسا حجاب تھا کہ اوسکی سوانح عمری
لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ جب وہ بالگاٹ کی بی بی سے ملنے ساؤتھویل
مین جاتا اور اوسکی موجودگی مین اتفاق سے کوئی دوسرا شخص بھی آجاتا تو وہ فوراً دریچہ
کی طرف سے باہر چلا جاتا اور جب تک کہ وہ اجنبی آدمی واپس نہ جاتا وہ ایک وقت معین
تک باہر کھڑا رہتا۔

مسٹر جوسیا کوئینسی بیان کرتا ہے کہ واشنگٹن کی بھی یہی حالت تھی
اور کسی اجنبی آدمی کے آجانے سے وہ بہت گھبرا جاتا تھا اور ایک قسم کی پریشانی اوسکو
ہوتی تھی باوجودیکہ وہ شہر کا رہنے والا تھا لیکن اوسکا طریقہ سوسائٹی کے ساتھ برتاؤ کا
چندان پسندیدہ نہین تھا بلکہ اوسکو گفتگو کرنے اور خطاب کرنے مین بھی دقت
ہوتی تھی۔

اس عادت مین امریکہ کے رہنے والے بھی انگریزون سے کچھ کم نہین ہین
چنانچہ نیتھنیل ہاتھرن کا یہہ حال تھا کہ جب کوئی غیر شخص اوسکے کمرہ مین داخل
ہوجاتا تھا تو وہ اوسکی جانب پشت کر لیتا لیکن جب کسیطرح وہ بے تکلف ہوجاتا تو اوس سے
زیادہ کوئی دوسرا شخص خلیق و خوش مزاج نہ معلوم ہوتا۔

اگرچہ باہمی ارتباط و اختلاط کے واسطے تو یہ عادت نہایت ناپسندیدہ و ناگوار ہے

لیکن اس سے کہ اونکا البتہ التزام ہوتا ہے چونکہ انگریزون کے خشک مزاج ہوتے ہین اسوجہسے اونمین اپنے اوپر اعتبار و اختیار کی ایک قوت پیدا ہوجاتی ہے اور چونکہ اونکو اپنی سیر و تفریح کے لئے سوسائٹی کی ضرورت نہین ہوتی اس سبب سے وہ ہمیشہ کتابونکے دیکھنے - ایجاد و اختراع مین مشغول و مصروف رہتے ہین اور اسی محنت و کوشش مین جسکی وجہسے وہ بڑے صناع و دستکار ہوجاتے ہین تفریح و دلچسپی ہوتی ہے - وہ تنہائی سے نہین گبہراتے اور یہی باعث ہے کہ اونکو ہرقسم کی جدید تحقیق و تفتیش مین کامیابی ہوتی ہے - جسطرح جیسے کہ اونہون نے امریکہ کو تلاش کرکے ظاہر کیا اور یورپ مین بحر میڈیٹرنین تک اپنے جہاز لیگئے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اگرچہ انگریزونکے آداب و اطوار ناپسندیدہ ہوتے ہین لیکن دراصل وہ ہمیشہ مفید و کارآمد امور کی طرف متوجہ رہتے ہین جسکی تصدیق اس نمایش سے بخوبی ہوتی ہے جو چند سال پیشتر پیرس مین قرار پائی تھی —

وہ مویشیونکی نمایش تہی جسمین فرانس اور اٹلی والے جو نہایت سنجیدہ و پسندیدہ ہوتے ہین اپنے اپنے جانورونکو خوب آراستہ و پیراستہ کرکے لائے تھے اور حسب حیثیت اونہون نے انعام بہی حاصل کیا لیکن اخیر مین ایک انگریز نے اپنا مویشی پیش کیا جو خود بہی نہایت صاف و سادے لباس مین تہا اور جانور بہی کسی قسم کی زینت و آرایش نہین کی گئی تہی اور اسکو نمایش مین اول درجہ کا انعام دیا گیا - حاضرین جلسہ کو نہایت حیرت تہی کہ اتنے بڑے ملک کا وکیل جس نے نمایش مین اول درجہ کا انعام حاصل کیا اور اس سادگی سے آیا ہے کہ اوسکے کوٹ کے بٹن مین پہول تک نہین ہے - لیکن اون لوگونکو خیال کرنا چاہئے تہا کہ وہ اپنی نمایش کی غرض سے نہین روانہ کیا گیا تہا بلکہ جانور کے دکہلانے کے واسطے بہیجا گیا تہا جسمین اوسکو ایسی کامیابی ہوئی کہ اوس نے ایک عظیم الشان

نمایش گاہ مین اول درجہ کا انعام حاصل کیا اور اوسکے کوٹ کے بٹن مین پہول کے نہونیکی وجہ سے کسی قسم کا عیب و نقص نہین واقع ہوا۔

اگرچہ یہہ ایک ایسی شایستگی ہے جس سے یہہ امید کیجاتی ہے کہ اس سے حالتین نہایت ترقی وزیادتی ہو سکتی ہے۔ رقص۔ وسرود۔ ونقاشی سے اگرچہ تفریح و شگفتگی ہوتی ہے لیکن یہہ بالکل بے نتیجہ اور فضول چیزین ہین۔ شکل ولباس کی زینت و آرایش سے دماغ وچال چلن کی درستی پر کوئی اثر نہین ہوتا۔ البتہ علم وہنر کے خیالات سے دماغ مین ترقی ہو سکتی ہے اور اوسکی تعریف و توصیف کی جا سکتی ہے۔ صرف ایک ہی عمدہ کام کرنے سے جسقدر اوس شخص کے دماغ وچال چلن کا وصف ہو سکتا ہے اوسقدر اس فعل سے اوسکی تعریف نہین کی جا سکتی اگر وہ صدہا میل تک آرایش و زینت اور نقش و نگار قایم کردے۔

بہرکیف آداب و اطوار کی فضیلت۔ چال وچلن کی شایستگی۔ وضع کی عمدگی اور دیگر جملہ فنون جنسے زندگی مین حُسن وخوبی پیدا ہوسکتی ہے قابل تربیت ہین اور اسکی بنیاد راستبازی۔ ایمانداری اور صداقت پر ہے۔ بہ نسبت ظاہری خوبصورتی کے باطنی حُسن ہونا چاہیے اور اگر علم وہنر سے دنیاوی افعال و امور مین حُسن وخوبی نہ پیدا ہو تو یہ بالکل فضول وعبث ہے۔

تا وقتیکہ افعال مین تہذیب وشایستگی نہو اوسوقت تک آداب کی شایستگی مین کچھہ وقعت نہین ہو سکتی۔ علم وہنر کی تحصیل گویا سچی مسرتونکا خزانہ ہے اور یہہ اعلے درجہ کی تہذیب وشایستگی کے واسطے نہایت ضروری ولازمی ہے اور تا وقتیکہ اسے اعلے درجہ کی تربیت ونشوونما نہ حاصل ہولے اوسوقت تک یہ ایک متاسفانہ وحسرتناک بات ہے اور جب علم حسرت وافسوس کا باعث ہو تو بجاے اسکے کہ تہذیب وشایستگی مین ترقی وعروج ہو اپنے اخلاق مین تخریب وتنزلی واقع ہوتی ہے۔

ایمانداری کی دلیری بہ نسبت کسی دوسری فضیلتونکے زیادہ تر بیش بہا قابل قدر ہے اور بہ نسبت کسی دوسری قوتونکے راستبازی زیادہ تر قابل وقعت ہے اور دل و دماغ کی خوبی و عمدگی کل علوم وفنون سے بدرجہا فائق و افضل ہے۔

آخرالامر تہذیب و شایستگی کی تربیت کے ساتھہ یہ امر بہی اچہی طرح ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ جملہ علوم وہنر دولت و طاقت۔ ذہن وجودت کامگاری و مسرت پر جسکو فوق و ترجیح حاصل ہے وہ چال چلن کی پاکیزگی و عمدگی ہے کہ بغیر اسکے دنیا کے جملہ علوم وفنون فضیلت و بزرگی سے انسان کو اپنے عروج و ترقی مین ناکامی ہوگی۔

دسوان باب

کتب بینی

جسطرح کسی صحبت یا جلسہ مین شریک ہونے سے انسان کی شہرت ہوجاتی ہے اوسیطرح وہ کتب بینی سے بہی مشہور ہوجاتا ہے پس ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ عمدہ صحبت مین رہے اور اچہی کتابین دیکہے۔

مفید کتابین عمدہ ترین دوست ہین جو ہمیشہ ایک حالت پر قایم رہتی ہین اور کبہی اونمین کسی قسم کا تغیر نہین واقع ہوتا۔ کتابین اعلے درجہ کی مستقل و زندہ دل رفیق ہین۔ یہہ تکلیف و مصیبت کے وقت مین بہی ہمارا ساتھہ نہین چھوڑتین بلکہ ہمیشہ ایک طور پر مہربانی سے پیش آتی ہین۔ ابتدائی زمانہ مین کتابونسے ہمکو مسرت و واقفیت حاصل ہوتی ہے اور آخیر زمانہ مین اطمینان و آسایش۔

باہمی اتفاق و اتحاد کے واسطے کتاب ایک عمدہ اور سچا ذریعہ ہے اور انہین کے

مصنفونکی بدولت ہم خیال کر سکتے ہین غور کر سکتے ہین اور آپس مین ہمدردی کر سکتے ہین کتابونکے مضامین طبیعتون پر موثر ہوتے ہین اور شاعرونکے اشعار ہمارے خون مین عروج ہو جاتے ہین۔ ہم بچپن مین کتابونکو پڑھتے ہین اور بڑھاپے مین انکو یاد کرتے ہین۔ ہمکو اون کتابونکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرون پر کیا واقعات گذرے ہین اور اپنے حادثات سے آگاہی ہوتی ہے۔ ہمکو ہر طرحکے کل فوائد کتابونسے حاصل ہوتے ہین اور ہم اون مصنفونکے ممنون احسان ہین۔

عمدہ کتابین زندگی کے واسطے مثل ایک عمدہ ترین پیمانہ کے ہین جنسے اچھے اچھے خیالات پیدا ہوتے ہین اور زندگی کا تمام تر دارومدار خیال پر ہے۔ پس اچھی کتابونکو عمدہ ترین اقوال اور بہترین خیالات کا خزینہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر اون مضامین کو ہم یاد رکھین تو وہ ہمیشہ کے لئے ہمارے رفیق و تسلی دہ رہینگے۔ **سر فلپ سڈنی** کا قول ہے کہ جن لوگونکے دماغ مین عمدہ خیالات متمکن ہین وہ کبھی تنہا نہین رہ سکتے اچھے اور سچے خیالات غور کرنیکے وقت مثل ایک ایسے فرشتہ کے ہوتے ہین جس سے روح کی حفاظت و صفائی ہوتی ہے۔ اس سے ہر قسم کے کامونکی بنیاد قائم ہوتی ہے کیونکہ عمدہ اقوال ہمیشہ عمدہ افعال کی طرف راغب کرتے ہین۔

سر ہنری لارنس جملہ مصنفون سے **ورڈسورتھ** کی تصنیفات کو ترجیح دیتا تھا اور اپنی زندگی مین اوسکے مضامین کو مجتمع کرتا۔ یہہ مجموعہ اوسکے واسطے مثل ایک نمونہ کے تھا جسے وہ خود بھی ہمیشہ مطالعہ کرتا اور دوسرونکے واسطے بھی پسند کرتا۔ **لارنس** کی سوانح عمری لکھنے والا بیان کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس امر کی کوشش مین مصروف رہتا کہ اپنی زندگی اور اپنا چال چلن **ورڈسورتھ** کے مطابق و مشابہ کر دے اور وہ اپنی اس کوشش مین کامیاب بھی ہوا۔

کتابونمین ایک قسم کی ایسی خاصیت ہوتی ہے کہ وہ غیر فانی رہتی ہین —

یہہ انسانی کوششونکا ایسا نتیجہ ہے جو ابدالاباد تک قائم رہتا ہے۔ بجز کتابونکے جملہ یادگار کیا تعمیرات کیا تصویرات سب غائب و معدوم ہوجاتی ہین۔ لیکن صرف مصنفون کے خیالات باقی رہتے ہین اور اوسی تازگی سے اسوقت تک ہمسے کلام کرتے ہین جیسا کہ صدہا سال پیشتر بطرز جدید اپنے مصنف کے دماغ مین گزرے تھے البتہ وقت کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ برے نتائج کی جانچ و آزمائش کرنی چاہیے کیونکہ علوم مین ہمیشہ صرف وہی باتین قائم رہتی ہین جو فی الحقیقت عمدہ ہوتی ہین۔

کتابین ہمکو بہترین سوسایٹی مین داخل کرتی ہین اور اون عالی دماغ آدمیونکے حضور مین پیش کرتی ہین جو کسیوقت دنیا مین رہ چکے ہین۔ ہمکو اونکے اقوال و اعمال سے واقفیت ہوتی ہے اور وہ خود اسطرح ہمارے پیش نظر ہوتے ہین کہ گویا فی الحقیقت زندہ ہین۔ ہم اونکے خیالات مین حصہ لیتے ہین اونکے ساتھ ہمدردی کرتے ہین اونکے عیش و رنج مین شریک ہوتے ہین اونکے تجربہ سے فائدے اوٹھاتے ہین اور ایک گونہ ایسی حالت ہوتی ہے کہ گویا ہم ہی اون واقعات پر ہوبہو عمل کرتے ہین جیسے وہ بیان کررہے ہین۔ کتابونکی تصنیف سے نیک اور عالی مرتبہ لوگ اس دنیا سے کبھی مفقود نہین ہوجاتے بلکہ اونکی روحین کتابونکے ذریعہ سے ہمارے درمیان سیر و تفریح کرتی ہین جسمین ایک ایسی قوت ہوتی ہے کہ لوگ اونکی آوازونکو جو بالکل غیر فانی ہین برابر سنتے ہین۔

دنیا کے بیش بہا اور عمدہ ترین خیالات جسطرح سابق مین مشہور و معروف تھے ویسے ہی اب بھی موجود و زندہ ہین۔ گو ہومر کا جسم تہ خاک ہے لیکن وہ اب تک زندہ ہے اور اوسکے اشعار اسوقت بھی اوسیدرجہ مین جدید و لطیف ہین جسطرح کہ ابتدا مین مطبوع و دلپسند تھے۔ فلاطون ابتک ہمکو اپنا افضل و اعلے فلسفہ تعلیم کئے جاتا ہے۔ ہوریس۔ ورجل۔ ڈینٹی اسوقت تک اوسیطرح کلام کرتے ہین جسطور پر کہ

زندگی مین ۔ ۱۶۱۶ء مین اگرچہ شیکسپیر کا جسم زمین مین دفن کر دیا گیا لیکن انگلستان مین اوسکے خیالات اب بھی اوسیطرح موجود ہین اور ویسی ہی شہرت سے ہے جیسی کہ ٹیوڈر والونکے زمانہ مین تھی ۔ ادنے درجہ کے لوگ بھی بلندخیال آدمیونکی سوسائٹی مین بلا کسی روک ٹوک کے داخل ہو سکتے ہین بشرطیکہ اونہین پڑھنے کی قابلیت ہو اور ہر مذاق کے مضامین عیش و عشرت رنج و غم کے اونہین حاصل ہو سکتے ہین ۔ ہمکو کتابونکے ذریعہ سے جسمین بڑے بڑے بزرگونکی روحین معطر کرکے رکھی گئی ہین حسرت و مسرت عسرت و فراغدستی کے حالت مین تسلی ۔ دلبستگی اور واقفیت حاصل ہوتی ہے ۔

فی الحقیقت سوانح عمری مین انسان کو بہت زیادہ دلچسپی ہوتی ہے کیونکہ قصص و حکایات کو لوگ نہایت شوق سے پڑھتے ہین جو صرف خیالی تذکرے ہوتے ہین ۔ ڈراما جسکے دیکھنے کو لوگ جوق جوق جمع ہوتے ہین محض واقعات کی نقل ہے ۔ لیکن تاہم کسی انسانکی واقعات زندگی اور تجربات کے سچے خاکہ مین بہ نسبت خیالی تذکرونکے زیادہ تر دلچسپی اسوجہ سے ہوتی ہے کہ اوسمین ایک قسم کی حقیقی عمدگی موجود ہے ۔

ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ دوسرونکی سوانح عمری سے مستفید ہو اور چھوٹے چھوٹے اقوال و افعال مین بھی دلچسپی حاصل کرے ۔

خاصکر نیک آدمیونکے واقعات زندگی بہت مفید اور کارآمد ہین ۔ اونکے دیکھنے سے طبیعت پر ایک طرحکا اثر ہوتا ہے ۔ جوش پیدا ہوتا ہے اور ہمارے سامنے گویا تمثیلین موجود رہتی ہین ۔ اور جب دنیا مین کسی شخص نے اپنے انجام فرائض منصبی کو بوجوہ احسن انجام دیا تو ممکن نہین کہ اوسکا اثر بالکلیہ ضایع ہوجاے ۔ جارج ہربرٹ کا قول ہے کہ "نیک زندگی کبھی بے موقع نہین ہوتی"

گوئٹہ کا بیان ہے کہ کوئی عقلمند آدمی ایسا نہین ہے کہ وہ کسی معمولی جگہہ پر گذرے

اور عام شخص سے ملاقات کرے اور اوس سے کوئی بات نہ حاصل کرلے۔
سر والٹر اسکاٹ کبھی اسطرحپر سفر نہین کرتا تھا کہ وہ کوئی جدید واقفیت و معلومات نہ پیدا کرلے اور اپنے رفیق کی عادات و اطوار مین کوئی نہ کوئی بات ضرور دریافت کرلیتا تھا
ڈاکٹر جانسن نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ گلی کوچہ مین کوئی شخص ایسا نہین گذرنے پاتا تھا جسکی نسبت اسکاٹ کا یہہ خیال نہو تا کہ وہ اوسکی سوانح عمری سے واقفیت حاصل کرلے۔ اوسکی زندگی کے تجربات صعوبات۔ و تکلیفات۔ کامیابی اور ناکامیون سے آگاہی پیدا کرلے کسقدر صداقت سے یہ بات اون لوگونکی نسبت کہی جاسکتی ہے جو دنیا کی تاریخ مین اپنا نام قایم کر گئے ہین اور ہمارے واسطے ارث مین تہذیب و شایستگی پیدا کر گئے ہین جیپر آج ہم قابض ہین۔ ایسے لوگونکے متعلق جتنی باتین ہین یعنی اونکے عادات و اطوار۔ طرز معاشرت۔ طریق تمدن۔ کلام و گفتگو مقولات و تخیلات عظمت و نیکیان سب ہمارے لئے دائما فوائد و واقفیت سے مالامال ہین اور تقلید کے واسطے نمونہ ہین۔
سوانح عمری کا اصلی مقصد یہہ ہے کہ اوس سے اس قسم کے امور ظاہر کئے جائین کہ انسان کیا ہو سکتا ہے اور اپنی بہتری کے لئے کیا کر سکتا ہے۔ عمدہ سوانح عمری اگر خوبی کے ساتھہ قلمبند کی جاوے تو اوس سے دوسرونکو تحریک ہوتی ہے اور اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کونسی باتین ہین جسے زندگی مین انسان کو کرنا لازم ہے۔ اس سے ہم مین ہمت و جرات امید و دیانت پیدا ہوتی ہے۔ ہماری تمناؤن کو جوش ہوتا ہے اور ارادون کو رغبت ہوتی ہے کہ ہم بھی اونکے افعال مین شریک ہون۔ پس ایسے آدمیون کی سوانح عمری کا مطالعہ کرنا اور اونکی تمثیلون سے طبیعت مین جوش کا پیدا کرنا مثل اسکے ہے کہ گویا ہم بہترین مخلوقات کے ساتھہ زندگی بسر کرتے ہین اور عمدہ ترین سوسایٹی مین داخل ہین۔ م

سوانح عمری کی اعلےٰ ترین اور افضل ترین کتابون بلکہ دنیا کی کُل تصنیفات سے بڑھکر انجیل مقدس ہے جسمین انبیا اولیا بادشاہون اور عدالت پسندون کے تذکرے مندرج ہین۔ یہہ کتاب بوڑھے اور جوان سب کی معلم و رہنما ہے ہر قسم کی نیکیان و خوبیان اسی کے پڑہنے سے حاصل ہوتی ہین۔

مصنف نے اپنی مذہبی کتاب انجیل مقدس کو کل کتابون پر فضیلت دی ہے اور اپنے ملک کے پڑہنے والونکو اسکے مطالعہ کی ترغیب دی ہے مذہب کے لحاظ سے یہ خیال مصنف کا بیشک صحیح ہے اور بلکہ اسوجہ سے زیادہ تر قابل تعریف ہے کہ فلسفی آدمی ہوکر اپنی مذہبی کتاب پر اس عقیدتمندی کے ساتھہ پابند ہے اس زمانہ مین صرف ایک مذہب اسلام ہے جو انجیل کو آسمانی کتاب صدق دل سے تسلیم کرتا ہے لیکن نزول قرآن کے بعد اسکے قبل کی کل آسمانی کتابین منسوخ ہوگئین اور صرف فرقان حمید کی تقلید و پیروی باقی رہ گئی۔ اس نوٹ سے مین اپنے ہم قوم نئے تعلیم یافتہ نوجوانون کو یہہ دکھلانا چاہتا ہون کہ مغربی فلاسفر قیود مذہب کے کسقدر پابند گزرے ہین۔ اور کیا آپ لوگ بہی کچھہ پابندی کرتے ہن۔ میرے خیال مین شاید بہت ہی کم۔ اور کیا یہہ افسوس کی بات نہین ہے۔ بلاشبہہ بڑی حسرت کی جگہہ ہے۔ مذہب سے آزاد ہوکر کوئی قوم کبھی ترقی نہین کرسکتی۔ پس خوبیان مصنف نے انجیل مین بیان کی ہین وہ سب اور اوس سے بہت کچھہ زیادہ تر ہماری آسمانی اور مقدس کتاب قرآن مجید مین موجود ہین آپ لوگونکو لازم ہے کہ اوسے پڑہیئے اوسپر عملدرآمد کیجئے اور اپنی آیندہ نسلونکو تعلیم کیجئے۔

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را۔

بڑے اور عالی مرتبت لوگونکی سوانح عمری پڑہنے سے جو طبیعت پر اثر ہوتا ہے اوسکا اندازہ کرنا البتہ ایک مشکل کام ہے۔ **اساک ڈسرائیلی** کا قول ہے کہ عمدہ تذکرات کے دیکھنے سے چال چلن مین ترقی اور انسان کی حالت مین ایک اعلےٰ درجہ کی عمدگی پیدا ہوتی ہے۔ یہہ امر ناممکن ہے کہ کوئی شخص کسی نیک آدمی کا تذکرہ دیکھے اور اوسکے دل مین تحریک و ترغیب نہ پیدا ہوسکے کہ جو لوگ اونچے درجہ کے ہین اونکی

سوانح عمری کے مطالعہ سے بھی آیندہ نسلونکی چال چلن مین ایک ترقی پذیر اثر ظاہر ہوتا ہے۔

تاریخ و سوانح عمری قریب قریب ایک چیز ہے صرف یہ فرق ہے کہ سوانح عمری مین ایک شخص کے تذکرے مندرج رہتے ہین اور تاریخ مین متعدد اشخاص کے حالات لکھے جاتے ہین۔ کتب تواریخ مین ہمکو اسوجہ سے خاصکر دلچسپی ہوتی ہے کہ وہ کتاب ا دن لوگونکے واقعات و مصایب سے مملو رہتی ہے جنکے اونمین تذکرے ہوتے ہین۔ تاریخ مین وہ لوگ ہمارے پیش نظر رہتے ہین جنکو مرے ہوئے ایک زمانہ دراز گزر چکا ہے لیکن اونکے کلام و افعال اتبک باقی ہین۔ اونکی آوازین سنتے ہین اور جو کام اونھون نے کئے ہین گویا اوسی سے تاریخ مرتب کی گئی ہے۔

گذشتہ مصنفین مین دو شخص ایسے لایق گزرے ہین جنھون نے اپنے عمدہ خیالات و مقولات سے دوسرونکے چال چلن پر بہت عمدہ اثر پیدا کیا۔ ایک **پلوٹارک** اور دوسرا **مان ٹین** ایک نے تو تقلید کے واسطے دلیرانہ تمثیلین قایم کین اور دوسرے نے اون منتقضانہ سوالات سے خیالات پیدا کئے جس سے کہ ہر زمانہ مین انسان کو بہت کچھ دلچسپی ہوتی ہے۔ اور دونون کی تصنیفات زیادہ تر سوانح عمری کے طرز پر ہین جنمین نہایت دلچسپ تمثیلین چال چلن اور تجربونکی مندرج ہین۔

اگرچہ اٹھارہ سو برس ہوئے کہ **پلوٹارک** کی سوانح عمری لکھی گئی تھی لیکن اپنے طبقہ مین اوسکی بنیاد ایک اعلے درجہ پر اتبک قایم ہے۔ **مان ٹین** اس کتاب کو بہت عزیز رکھتا اور **شیکسپیر** کے بڑے بڑے ڈراما بھی خاصکر اسی کے متعلق ہین **مان ٹین** اوسکو اس قسم کی تحریرات مین بڑا عالم و فاضل بیان کرتا ہے۔

الفیری **پلوٹارک** کی انشا پردازیونکو بڑے شوق اور نہایت سرگرمی سے پڑھتا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ مین نے مفصلہ ذیل اشخاص کی سوانح عمری چھ مرتبہ سے زیادہ پڑھی ہین۔ **ٹمولین۔ سیزر۔ بروٹس۔ پلوپیڈنس** لیکن ہر مرتبہ پڑھتے وقت

میرے آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے تھے اور طبیعت بے چین ہو جاتی تھی - انکے واقعات سے دلپر کچھ ایسا اثر پڑتا تھا کہ مین کسیطرح خاموش نہین رہ سکتا تھا - پلوٹارک کی تصنیف اسکلر - بنجامن فرینکلس - نیپولین اور میڈم رولنڈ کو بہت مطبوع تھا اور میڈم صاحبہ تو اوسکے مضامین کی ایسی شیفتہ تھین کہ گرجا مین بھی اپنے ساتھ لے جاتین اور عبادت کے درمیان اوسے پڑہا کرتین -

پلوٹارک کی تصانیف کا اسوجہ سے لوگونکو زیادہ اشتیاق ہوا گیا کہ خاصکر وہ نامی گرامی اشخاص کی سوانح عمری لکھتا جو دنیا کی تاریخ مین بہت معزز و ممتاز ہوئے اور نہایت توجہ سے اونکی زندگی کے بڑے بڑے حالات و واقعات قلمبند کرتا - اور علاوہ اسکے وہ ہر شخص کے ذاتی چال چلن کا نہایت عمدہ نقشہ کھینچتا جو سوانح عمری لکھنے کے واسطے ایک جزو اعظم خیال کیا جاتا ہے - پلوٹارک کل واقعات و حالات کو نہایت تفصیل و تصریح کے ساتھ بیان کرتا ہے لیکن اکثر لوگ اوسکی اس تحریر کو ناپسند کرتے ہین کہ کسی کی سوانح عمری مین وہ بیان کرتا ہے کہ وس شخص کو فلان رنگ کا لباس پسند تھا یا اوسکی ناک اس قسم کی تھی مگر پورا چربہ اوتارنے مین پلوٹارک ان امور کو بہت ضروری خیال کرتا تھا - بعض اوقات وہ قصہ کے پیرایہ مین کسی کی سوانح عمری لکھتا ہے اور کبھی نہایت عمدہ تمثیلو نمین اپنے خیال کو ظاہر کرتا ہے -

بڑے بڑے آدمیونکا عیب و نقص بھی بیان کرنا فائدہ سے خالی نہین ہے کیونکہ ڈاکٹر جانسن کا قول ہے کہ اگر چال چلن کی صرف عمدگیان ظاہر کی جائین تو ہمکو ہمکو اپنی ترقی سے بالکل مایوسی ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ ان لوگونکی تقلید و پیروی بالکل غیر ممکن ہے -

پلوٹارک اس امر کو خود تسلیم کرتا ہے کہ اوسکا یہ مقصد نہین ہے کہ تاریخ لکھے بلکہ وہ حالات زندگی لکھنا پسند کرتا ہے - اوسکا بیان ہے کہ مہمات عظیمہ کے ملاحظہ سے

بھی ہمکو انسانی فطرت کی اصلی و حقیقی بھلائیان اور برائیان صاف طور پر نہین معلوم ہو سکتین بعض اوقات چھوٹے چھوٹے اور کم وقعت افعال و حرکات سے ہمکو انسان کے چال چلن اور طبیعت کا رجحان و میلان زیادہ خوبی کے ساتھہ معلوم ہو جاتا ہے بہ نسبت کسی ایسے جنگ کے جسمین لاکھون آدمیونکی جانین ضایع ہوتی ہون - پس جسطرح کوئی نقاش تصویر کھینچنے مین چہرے کی قطع اور مردمک دیدہ کی گردش وغیرہ کا لحاظ رکھتا ہے اوسیطرح میری بھی توجہہ اس جانب مبذول رہتی ہے کہ انسان کی روحانی حرکات و سکنات کا نقشہ کھینچون اور مین اپنی اس کوشش مین اون غیر ضروری واقعات و میدان جنگ کے تذکرے قلم انداز کر دیتا ہون جنکو دوسرے مصنف بیان کرتے ہین -

جو چیزین کہ ظاہر مین چھوٹی اور کم قدر معلوم ہوتی ہین اونکا عمدہ اثر سوانح عمری مین بھی ویسا ہی مفید ہوتا ہے جیسا کہ تاریخ مین اور اکثر ایسے خفیف واقعات سے بڑے بڑے نتایج پیدا ہو جاتے ہین -

لڑکپن مین **سر والٹر اسکاٹ** کا پاؤن کمرے مین دوڑنے سے لنگ ہو گیا تھا یہ کوئی ایسا واقعہ نتھا جسپر سوانح عمری مین چندان لحاظ کیا جاتا لیکن تاہم **ادیبون** ہوئے اکثر ناولونمین شدومد سے اسکا تذکرہ کیا ہے - جب اوسکے بیٹے نے فوجی ملازمت کی نہایت شوق سے خواہش ظاہر کی تو اوس نے **ساودی** کو لکھا کہ مجھے اس خیال کی مخالفت کا کوئی حق نہین ہے جس حالت مین کہ مین خود اسے اپنے لئے پسند کرتا اگر میرا پاؤن خراب نہوتا - کاش **اسکاٹ** لنگڑا نہوتا تو تمامی جنگ **پنینشولا** مین لڑتا اور فتحیابی کے تمغے حاصل کرتا لیکن ہمنے اوسکے اون تمام کارنامونکو جنسے اوس نے اپنے ملک مین اسقدر شہرت و ناموری پھیلائی چھوڑ دیا - **ٹیلرینڈ** بھی پہلے فوج مین بھرتی کیا گیا تھا لیکن اسوجہ سے اوسکا نام جنگی صیغہ سے خارج کر دیا گیا کہ اوسکے پاؤن مین لنگ تھا - فوج سے علحدگی کے بعد اوس نے کتابونکی جانب

اپنی طبیعت مایل کی اور اس درجہ قابلیت حاصل کی کہ اپنے معاصرین مین سبہت بڑا ادیب سمجھا جاتا تہا۔

ایڈیسن بہی کتابونکے دیکہنے مین یہہ امر ملحوظ خاطر رکہتا کہ اون مصنفونکے ذاتی چال چلن اور حالات سے واقفیت حاصل کرے اور اس آگاہی سے بہی ایڈیسن کو اوسیقدر خوشی و مسرت ہوتی جتنی کتاب کے مطالعہ سے اوسکو تفریح ہوتی۔ اوسکا ہمیشہ یہہ اصول تہا کہ ان امور کی آزمایش کرے کہ اونکی تاریخ کیا ہے اونکے تجربے کیا ہین اونکی طبیعت وخصلت کیسی ہے اور اونکے حالات زندگی کتابونسے مطابق ہین یا نہین۔ اونکے خیالات وافعال عمدہ اور نیک ہین یا نہین سرایجرٹن برائج کا بیان ہے کہ ورڈسورتہہ۔ساودی۔کالرج۔کمبل۔راجر مور۔اور ولسن کی سوانح عمری کے دلچسپ قصے دیکہنے سے جنکو خود ان لوگون نے بیان کیا ہے کسقدر طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اونکے مذاق سے واقفیت ہوتی ہے۔ اونکی پسند و نفرت سے آگاہی ہوتی ہے۔ اونکی مشکلات وموانعات۔ بشاشت واندوہ سے علم ہوتا ہے۔

جانسن کا خیال ہے کہ کسی شخص کے سچے واقعات لکہنے کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ سوانح عمری لکہنے والے کو اوس سے ذاتی واقفیت ہو۔ لیکن اکثر لایق سوانح عمری لکہنے والونین بہی اس شرط کی کمی رہگئی ہے جسطرح کہ لارڈ کمبل کی ذاتی واقفیت سے لارڈ لنڈہرسٹ اور بروہم کو ایک قسم کی واقعی مضرت پہونچی کہ اوس نے ان لوگونکی خوبیونکو کمی کے ساتہہ بیان کیا اور چال چلن کے نقایص ظاہر کئے۔ ایک موقع پر جانسن یہہ لکہتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی سوانح عمری لکہنے کا قصد کرے تو اوسکو لازم ہے کہ اصلی اور سچے واقعات قلمبند کرے۔ اوصاف کے ساتہہ عیوب بہی ضرور ظاہر کرنے چاہئین کیونکہ اس سے چال چلن کی کیفیت ثابت

ہوتی ہے۔ لیکن دقت یہہ ہوتی ہے کہ چال چلن کے تفصیلی حالات ذاتی واقفیت کے
ذریعہ سے اگر وہ مخالف ہوئے تو بوجہ لحاظ کے شایع کرنے مین تامل ہوتا ہے اور جب
اونکی اشاعت کا زمانہ آتا ہے تو اوسوقت تک وہ واقعات یاد نہین رہتے جانسن
خود بہی اون امور کا اظہار ناپسند کرتا تہا جو وہ اپنے ہمعصر شاعرونکی نسبت جانتا تہا وہ کہتا ہے
کہ اون حالات کے بیان کرنے مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا میرے پاؤن ایسے
خاک پر ہین جسکے نیچے آگ کی چنگاریان باقی ہین۔

فرانس والے بہی سوانح عمری نہایت عمدگی اور باریکی سے لکہتے ہین چنانچہ
سینٹ سائمن جسنے لوئی چہاردہم کی سوانح عمری لکہی ہے اس فن مین
بہت ہوشیار اور دقیق النظر تہا۔ لابردار بہی ایک لایق سوانح عمری کے لکہنے
والونمین تہا اور ایسی مستعدی و تلاش سے حالات قلمبند کرتا تہا کہ بعض اوقات
لوگونکو حیرت ہوجاتی تہی وہ لوگونکے بڑے بڑے پوشیدہ راز کی جستجو مین رہتا
تہا اور ہر قسم کے حرکات و سکنات کو نہایت غور سے معاینہ کرتا اور واقفیت
کے بعد ایک کمرے مین علحدہ بیٹہکر غور کرتا اور اوسکی ایک صورت مکمل کرکے
قلمبند کردیتا۔

سوانح عمری مین زیادہ تر دلچسپی اوس وقت ہوسکتی ہے جب وہ بطریق ایک
باہمی گفتگو کے مرتب ہو اس قسم کی بندش کو البتہ لوگ پسند کرتے ہین اور نہایت
شوق سے آپسمین بیان کرتے ہین۔ سوانح عمری سے کچہہ شبہہ نہین کہ طبقہ
اعلے کے پڑہنے والونکو بہی فائدہ پہونچتا ہے چاہے اسے قصص و حکایات
سے تعبیر کرین یا افسانہ و ذاتی تذکرہ کہین۔

کچہہ شک نہین کہ نظم و نثر کے افسانے جنمین بہت دلچسپی ہوتی ہے اور
طبیعت پر جنکا اثر پڑتا ہے وہ بہی ایک قسم کی سوانح عمری مین شمار کئے جاتے

ہین چنانچہ ڈاکٹر جانسن کا قول ہے کہ ہومر کو اسمین ایک حیرت افزا کمال حاصل تہا
شکسپیر۔ گولڈ اسمتھ ڈیفو وغیرہ بہی اس فن مین ایسے کامل گزرے
ہین کہ اونکی تصنیفات مین یہ تمیز کرنا کہ رابنسن کروسو۔ یا کرنل جیک
کا قصہ واقعی ہے یا مصنوعی بہت مشکل ہے۔

باوجودیکہ قصص و افسانے بالکل وضعی و مصنوعی ہوتے ہین اور سوانح عمری
مین تکلیف و راحت کی واقعی تصویرین مشکلات و مقصد برآری کی سچی صورتین۔ زندگی
کی اصلی حقیقت قلمبند رہتی ہین اس وجہہ سے لازم تہا کہ بہ نسبت فسانونکے اسکی
جانب لوگ زیادہ دلچسپی اور شوق کی نگاہو نسے دیکہتے لیکن ظاہر ہے کہ اس طرف
لوگون نے اپنی قابلیت کو بہت ہی کم رجوع کیا۔

قصص و افسانونکی تعداد بیشمار ہے لیکن سوانح عمری کی تعداد بہت ہی قلیل
ہے سوانح عمری مین صحیح حالات سچے واقعات قلمبند کرنے پڑتے ہین اور
افسانونمین کچہہ اسکی پابندی نہین ہے کہ اصلی صورت دکہائی جاوے بلکہ اپنے
خیال کے مطابق اختیار رہتا ہے کہ جس وسعت یا تنگی سے چاہین قلم اوٹھا کر
لکہتے چلے جائین۔

الفاظ کی مدد سے تصویر کہینچنے مین زیادہ تر قابلیت کی ضرورت ہے بہ نسبت
اسکے کہ بیجان شبیہ مین رنگ آمیزیان کی جائین بہرکیف ان دونون مین سے
کسی کام کے انجام دینے کے واسطے ایک باریک بین اور ہوشیار آدمی ہونا چاہئے
عام طور کے نقاش صرف چہرہ کی قطع اور وضع کے مطابق شبیہہ کہینچتے ہین
لیکن جنکو اس فن مین دستگاہ کامل ہوتی ہے وہ روحانی اوصاف کی بہی آزمائش
کرتے ہین۔ جانسن سے ایک مرتبہ یہہ درخواست کی گئی کہ وہ ایک مردہ
پادری کی سوانح عمری لکہنے مین مدد دے لیکن جب اوس نے راقم مضمون سے

اوسکے حالات دریافت کرنے شروع کئے تو اوسکو بتلانے مین سخت مشکل واقع ہوئی جس سے ڈاکٹر جانسن نے یہہ تجربہ حاصل کیا کہ اگرچہ لوگ باہم زندگی بسر کرتے ہین لیکن اس امر کی بہت کم کوشش کرتے ہین کہ حالات سے جو قابل دریافت ہین آگاہی حاصل کرین۔

ڈاکٹر جانسن کی سوانح عمری بھی باسول نے نہایت باریک بینی اور دقیق النظری سے لکھی ہے اوس نے ڈاکٹر موصوف کے مفصل حالات۔ جملہ عادات و گفتگو مجتمع کر کے قلمبند کیا ہے جسکی وجہہ سے اوس کتاب کے دیکھنے مین بہت دلچسپی ہوتی ہے۔ باسول نے اپنے اس مقصد مین ایسی کامیابی حاصل کی ہے کہ اکثر بڑے بڑے لوگونکو اسمین دقت ہوتی ہے۔ اگرچہ اوس نے غیر ضروری واقعات بھی اپنی کتاب مین مندرج کئے ہین لیکن تاہم وہ بہت تخصیص و تفصیل کے ساتھہ لکھے گئے ہین۔ چنانچہ ایک جگہہ وہ اپنے ناظرین کی خدمت مین اسوجہہ سے معافی کی درخواست پیش کرتا ہے کہ اوس نے یہہ لکھا ہے "ڈاکٹر جانسن جب کبھی سفر کرتا تو اپنے ہاتھہ مین مازو کی چھڑی رکہتا" اوسی مقام پر باسول نے یہہ بھی اضافہ کر دیا ہے "مجھے یاد ہے کہ ڈاکٹر اڈم اسمتھہ نے ایک مرتبہ اپنے لکچر مین بیان کیا کہ ملٹن بعوض بکلس کے اپنے جوتے مین تسمے استعمال کرتا تہا" باسول نے اپنی کتاب مین یہہ اچھی طرح ظاہر کر دیا ہے کہ جانسن کس طرح دیکھتا تھا کس قسم کا لباس زیب جسم کرتا تھا اور اوسکی گفتگو کا کیا طریقہ تہا۔

غرضکہ باسول نے اس تفصیل و تصریح کے ساتھہ جانسن کے حالات اور واقعات کا نقشہ کہینچا ہے کہ مشکل سے کوئی شخص الفاظی اعانت سے ایسی تصویر مرتب کر سکتا ہے۔

اکثر مصنفین کی سوانح عمری نہین لکھی گئی اور اس وجہ سے ہمکو اونکے حالات اور
واقعات سے بالکل ناواقفیت اور لاعلمی ہے۔ چنانچہ فلاطون جسکو موجد فلسفہ
کہنا چاہئے اوسکی سوانح عمری ایسی مختصر و نامکمل ہے کہ اوسکے ذاتی حالات سے
ذرا بھی آگاہی نہین ہوسکتی اور نہ اوسکے خاندان و نسل کا کچھہ پتا معلوم ہوتا ہے۔
ارسطاطالیس کی زندگی کے باب مین بھی بہت سے مختلف خیالات ہین کوئی اوسکو
یہودی بتلاتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ اوسنے ایک یہودی سے تعلیم پائی تھی۔ کسی کا
بیان ہے کہ وہ دوا سازی کی دوکان کرتا تھا کوئی یہہ ثابت کرتا ہے کہ ملحد تھا
اور کسی کا قول ہے کہ وہ ایک طبیب کا بیٹا تھا غرضکہ سوانح عمری نہونے کی وجہ
سے اس قسم کے اختلافات واقع ہوگئے۔ علاوہ اسکے ہمکو اپنے معاصرین
کے حالات سے بھی بہت کم اطلاع ہے۔ اسپنسر۔ ٹیلر۔ شیکسپیر اس
جو اپنے عہد مین بڑے مصنف گزرے ہین علاوہ اسکے کہ ان لوگون نے
تاریکی اور عسرت کی حالت مین اپنی اپنی زندگی بسر کی ہمکو انکے حالات سے
بھی کچھہ واقفیت نہین ہے۔ جرمنی ٹیلر جو ایک مشہور و معروف واعظ اور جسکی
سوانح عمری سے آگاہی حاصل کرنے کی بہت کچھہ ضرورت ہے لیکن ہمکو اوسکے
حالات کچھہ بھی نہین معلوم۔

ایک مصنف کا مقولہ ہے کہ زمانہ اپنے جلیل القدر آدمیونکی کچھہ بھی قدر
نہین کرتا اور اکثر ایسے لوگ جنہون نے دنیا مین بہت بڑے بڑے نمودار
کام کئے ہین اونکے نام و نشان بھی صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ گئے
اگسٹن۔ رو لیا ئنس کے ذہن و دماغی قوت کی بہت کچھہ تعریف
کرتا ہے لیکن تاہم اوسکے واقعات بھی اس طرح سے مفقود ہوگئے کہ جیسے
منارہ مصر کے بنانے والونکے نام دنیا سے غایب ہوگئے۔ باوجودیکہ

گارڈن کے رسالے پانچ زبانون مین لکھے گئے لیکن پھر بھی نسیان و فراموشی سے محفوظ نہ رہ سکے اکثر ایسے لوگ ہین جنکے تذکرے نہین لکھے گئے حالانکہ اونکے واقعات اس قابل ہین کہ ضرور قلمبند کئے جاتے - پس جن لوگون نے کتابین تصنیف کین ہین اونکو بہت خوش نصیب سمجھنا چاہئے کیونکہ اونکو اون لوگون کے زمرہ مین داخل سمجھا جاتا ہے جنکو علوم سے شوق و رغبت ہے -

زمانہ پیری مین جب کتابین رفاقت کرتی ہین تو نوعمری کی حالتین وہ بہترین شوق پیدا کرنے والون مین سے ہین - پہلی کتاب جو کسی نوجوان کے دماغ مین اپنا اثر پیدا کرتی ہے وہ اوسکو یہ بات بھی بتلادیتی ہے کہ دنیا مین زندگی کیونکر بسر کرنی چاہئے - یہ طبیعت کو موثر اور اشتیاق کو محرک کردیتی ہے اور پھر ایسے بعید القیاس ذریعون سے اپنی کوششونکو کام مین لاتی ہے کہ چال چلن پر ایک مستقل اثر قائم ہوجاتا ہے - جب ہم کوئی نئی کتاب پڑھتے ہین جیسے یہ کہنا چاہئے کہ گویا کسی نئے دوست سے ملاقات کرتے ہین جو ہمسے زیادہ دانشمند و پختہ کار ہے تو اوسے ہم اپنی تاریخ زندگی مین ایک ضروری اور ابتدائی مقصد شروع کرتے ہین -

جسدن سے جیمس اڈورڈ اسمتھ نے اپنی نباتاتی کتاب کا پہلا سبق شروع کیا اسکلر نے شیکسپیر کی تصنیفات دیکھنی اختیار کی اور گبن نے یونیورسل ہسٹری کا مطالعہ جاری کیا اوسی تاریخ سے اون لوگون مین اس درجہ شوق و جوش بڑھا کہ اونکو یہ یقین ہوا کہ گویا اصلی زندگی آج ہی سے شروع ہوئی ہے -

لا فان ٹین اپنی ابتدائی عمر مین کاہلی کی وجہ سے بدنام تھا لیکن جب اوسنے ہلدب کے اشعار سرودیہ سنے تو اوسے ایکبارگی ایسا جوش پیدا ہوا کہ وہ چلا اوٹھا اور کہا کہ مین بھی شاعر ہون اوسی تاریخ سے شاعری کی جانب اوسکی طبیعت مناسب ہوگئی - چارلس ابوسٹ کو بھی اوسی دن سے کتب بینی کا شوق پیدا ہوا جب سے کہ اوس نے علم طبیعات جاننے والونکی سوانح عمری پڑھنی شروع کی -

اسیطرح لیپید کو تاریخ کے پڑھنے کا اوسوقت سے شوق غالب ہوا جب اوسنے تاریخ مونف نفین اپنے باپ کے کتب خانہ سے نکالکر دیکھی اور اوس کتاب کو اسقدر اپنی مزاولت مین رکھا کہ حفظ کرلیا - گوئٹیہ کو بھی گولڈ اسمتھ کی وکر آف ویکفیلڈ پڑھنے سے اثر و جوش پیدا ہوا -

کیٹس کو لڑکپن مین کتب بینی کا بہت شوق تہا لیکن کتاب فیری کوین جب اوسنے اپنے سولہوین برس مین دیکہی تو اوسکے ذہن و دماغ مین قابلیت کی روشنی ظاہر ہوئی۔ کاؤلی کو بہی اسی کتاب کے دیکہنے سے شوق و جوش پیدا ہوا تہا اور یہ کتاب اوسنے اپنی ماں کے کرہ مین پائی تہی۔ کاؤلی کا بیان ہے کہ اسی کتاب کی بدولت مین شاعر ہوا۔

لیکن خاصکر صرف علوم و زبان دانی کی کتابون سے جوش نہین پیدا ہوتا بلکہ اون سطور کے دیکہنے سے ہمت و جرات ہوتی ہے جنمین واقعات منسلک ہیتے ہین۔ کیونکہ ہنری مارٹن کو جرات و دلیری کا جوش و خروش ہنری ہمیٹر اور ڈاکٹر کیرے کی سوانح عمری دیکہنے سے پیدا ہوا۔

ٹیلیمیکس کی کتاب پڑہنے سے فینلن پر جو ایک غیر معمولی اثر ہوا تہا اوسکو وہ بڑے شد و مد سے بیان کرتا ہے۔ وہ لکہتا ہے کہ اس کتاب کے پڑہنے سے مجہپر ایک ایسی صعوبت کا عالم طاری ہو گیا تہا کہ مین بعض اوقات اپنے دل مین یہ خیال کرتا تہا کہ مین ہی کیون نہین ٹیلیمیکس ہو جاتا۔ اسی قصہ کے پڑہنے سے گویا میری چال چلن کی بنیاد قائم ہوئی۔

عمدہ کتابونکا شمار بہترین رفیقونمین ہے جنسے خیالات و خواہشات مین ترقی ہوتی ہے اور اس ذریعہ سے وہ ہمکو ادنے و ذلیل مخنتونسے محفوظ رکہتی ہین۔ تہامس ہوڈ کا بیان ہے چونکہ مجہے خلقی طور پر علم و دماغی قوت کے حصول کا شوق تہا اسوجہ سے میرے اخلاق مین تنزلی و خرابی نہین ہونے پائی برخلاف اون لوگونکے جنکو ابتدائی عمر مین والدین کی تعلیم نہین ہوتی اور اونکے عادات و اطوار قبیح و مذموم ہو جاتے ہین۔ میرے کتابون نے مجہے ہر قسم کے ناشایستہ جلسون اور بری صحبتون مین جانے سے باز رکہا۔

فی الحقیقت یہ قول بہت صحیح ہے کہ وہی کتابین عمدہ ہین جو اچہے افعال سے مشابہہ ہون۔ ایسی کتابونسے قلب مین صفائی۔ دماغ مین ترقی خیالات مین بلندی۔ طبیعت مین آزادی یہ سب صفتین پیدا ہوتی ہین۔ یہ دنیا کے مکروہات سے باز رکہتی ہین۔ زندہ دلی و مسرت ظاہر کرتی ہین۔ چال چلن مین تحمل و استقلال قائم کر دیتی ہین۔ وضع و عادت درست کر دیتی ہین۔ طبیعت مین ہمدردی پیدا کر دیتی ہین۔

اراسمس جو ایک فاضل منیجر تہا اوسکا قول ہے کہ ضروریات زندگی مین سے کتابین

ہین اور لباس کا شمار فضول تکلفات مین ہے چنانچہ وہ اپنے لئے اوسوقت تک کپڑونکا بنوانا ملتوی کرتا جبتک کہ کتابین نہ خرید لیتا۔ اوسکو سیسرو کی تصنیفات سے بہت شوق تہا اور اپنے پڑہنے کیواسطے ہمیشہ اوسی کو پسند کرتا۔ یہ سیسرو ہی کے کلام کی برکت تہی جسنے سینٹ آگسٹن سے بدکار و نفس پرست کو ایسے مرتبہ بلند واعلےٰ پر ممتاز کر دیا کہ اوسکو عبادتگاہ کے کل پیشواؤن پر ترجیح و تفوق ہے اور اسکا یہ سبب ہے کہ آگسٹن اکثر سیسرو کی تصنیفات دیکہا کرتا۔ سر ولیم جونس کا یہی معمول تہا کہ وہ سال مین ایکبار سیسرو کی تصنیف ضرور پڑہ لیا کرتا۔ اور اوسکی طرز زندگی کے نسبت سوانح عمری سے لکہنے والا بیان کرتا ہے کہ وہ اپنے لئے خود نظیر تہا۔

جبکہ بوڑہے پورٹین بکسٹر کے مرنیکا وقت قریب آیا تو اوسنے اون فرحت بخش اور بیش بہا چیزونکو بیان کیا جسے موت اوسکو اب علیحدہ کردیگی۔ اوسکا خیال اون مسرتونکی جانب مائل ہوا جسکو کتب بینی کی بدولت اوسنے حاصل کیا تہا۔ مرنے کے وقت اوسنے کہا کہ مجہکو صرف نفسانی عیش سے مفارقت نہین ہوتی بلکہ تیز اور دنیا کی عمدہ مسرتونسے جدائی ہوتی ہے۔ یعنی کتب بینی۔ علم و دانشمندی کی گفتگو اور خدا پرستونکی محبت سے۔ اور ہر طرحکے پڑہنے لکہنے اور مذہبی اور خلق اللہ کے خاص و عام امور سے فراق ہوتا ہے۔ مین اپنا کتب خانہ چہوڑے جاتا ہون اور پہر کبہی ان دلچسپ کتابونکو نہ دیکہہ سکونگا۔ اب مین کبہی دنیا مین آؤنگا اور نہ اپنے وفادار دوستونکی صورت دیکہہ سکونگا نہ کوئی مجہے دیکہیگا۔ ملک و شہر۔ مکان و میدان۔ باغ و سیرگاہ اب میرے نظر و تخیل مین بالکل بے حقیقت ہین۔ اب نہ تو مجہکو انسان کے دنیاوی امور سے کچہہ تعلق رہیگا اور نہ لڑائی وغیرہ کی خبرین میرے کان تک پہنچینگی مین اپنی اون عزیز و دلپسند چیزون یعنی صلح و آشتی۔ خدا ترسی و دانشمندی کو بہی نہ دیکہہ سکونگا جنکے نسبت میری یہ تمنا ہے کہ وہ ہمیشہ سرسبز رہین۔

نوع انسان کی تہذیب و شائستگی پر کتابون نے جسقدر اپنا اثر ظاہر کیا ہے وسکا بیان کرنا ایک غیر ضروری بات ہے کیونکہ یہ تو محنت و مشقت اقوال و افعال کامیابی اور ناکامیون اخلاقی و مذہبی علوم حکمت و فلسفہ وغیرہ کا ایک دفتر ہے کتابون نے ہر زمانہ مین اعلےٰ درجہ کی تحریک کی قوت پیدا کی ہے

ٹھی یا تالڈ کا قول ہے کہ یہ صرف کتاب ہی مین اثر ہے جس سے ایک قسم کا تغیر و تبدل واقع ہوجاتا ہے
فی الحقیقت ایک اعلےٰ درجہ کی کتاب عظیم الشان جنگ سے بھی زیادہ ذی وقعت ہے۔

ہمبزلیت کا قول ہے کہ شاعر ہمیشہ زندہ رہتے ہین اور غیر فانی ہین۔ خیالات و افعال کے
بدولت اونکے نشان باقی رہتے ہین۔ جو امور کہ ورجل اور ہومر نے اپنے عہد مین کئے
وہ سب ہمارے سامنے اسطرح سے موجود ہین کہ گویا ہم اوسوقت اونکے ساتھ زندہ تھے۔
اونکی تصنیفات ہمارے پاس موجود ہین ہم جسطرح چاہین اونکو مصرف مین لا سکتے ہین۔

مشکل سے دنیا مین کوئی کام ایسا نکلیگا جسے کسی شخص نے ابتدا مین کیا ہو اور ابتک
اوسکا نشان باقی رہگیا ہو لیکن مردہ مصنفین مثل زندہ انسان کے ہین جو اپنی تصنیفات کی
وجہ سے ہمارے درمیان ہر طرح کی حرکت و گفتگو کر سکتے ہین۔ اور جن لوگون نے کہ دنیا
کو فتح کیا ہے اونکی یہہ حالت ہے کہ جیسے کوئی شخص خاک کسی ظرف مین رکھدے۔ جسقدر
زمانہ زیادہ گزرتا جاتا ہے اوسیقدر اقوال و خیالات و معلومات پختہ و مستحکم ہو جاتے ہین
برخلاف اجسام و اشیاء اور دوسری چیزونکے جو روز بروز فنا ہوتی جاتی ہین۔ انسان
کے ساتھ صرف اوسکے افعال ہی نہین فنا ہو جاتے بلکہ جملہ نیکیان اور اوصاف غایب
و کالعدم ہو جاتے ہین۔ صرف اوسکی دانائی و فراست غیر فانی ہے جو اوسکی آیندہ نسلون
کے واسطے بے کم و کاست باقی رہتی ہے۔ اور وہ محض اقوال ہین جو ابدالآباد تک
قائم رہتے ہین۔

گیارھوان باب

رفاقت ازدواجی

مسئلہ مسلمہ ہے کہ انسانی طبیعت پر صحبت کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے۔ کسی قسم کی تخصیص یا تفریق نہین ہے کہ مرد ہو یا عورت بلکہ دونو مخلوق کی دنیاوی حالتون پر اسکی تاثیر بدرجہ مساوات حاوی ہے۔ جسطرح عالم طفولیت مین عورتین بچونکی پرورش کرتی ہین اونکی روحانی اور جسمانی لوازمات کا بندوبست کرتی ہین ہر حالت اور ہر موقع پر اونکی نگران و خبرگیران رہتی ہین اوسیطور پر مرد کے زمانہ شباب مین بھی عورتین مشیر صلاح کار معتمد اور غمگسار مختلف مدارج کے لحاظ سے ہو سکتی ہین مختصر یہہ کہ عورتونکی صحبت کا اثر کم یا زیادہ برا یا بھلا ہر حال مین مرد پر ہو سکتا ہے۔ مرد و عورت کے باہمی خدمات و فرائض کو قدرت نے بہت توضیح کے ساتھ ظاہر کر دیا ہے۔ خالق مطلق نے مرد و عورت کو اسواسطے پیدا کیا تاکہ ہر ایک اپنے فرائض حقیقی کو انجام دے اور اپنے اصلی مراتب پر مامور رہے ان مین سے کوئی کسی دوسرے کی جگہہ اپنے واسطے نہین حاصل کر سکتا۔ کیونکہ اونکے مختلف مشاغل اچھی طرح ظاہر ہین باوجودیکہ مرد و عورت اپنی اپنی حالت پر جداگانہ طریقہ سے رکھے گئے ہین لیکن ایک دوسرے کے تعلقات اتحاد کے ساتھہ قایم ہین خاندانی امور کے انصرام یا باہمی ترقی کے ذریعہ حاصل کرنے کے واسطے مرد و عورت دونون کی شرکت اعانت آپس مین ضروری ہے اگرچہ مرد و عورت ایک دوسرے کے جلیس اور مساوی ہین لیکن بلحاظ قوت وہ آپس مین بالکل مختلف ہین۔ مرد بہ نسبت عورت کے مضبوط و طاقتور ہوتا ہے عورتین نازک و ذی حسن ہوتی ہین۔

ایک کو دماغی قوت کی وجہ سے ترجیح ہے اور دوسرے کو طبیعی اوصاف کے سبب فوق ہے اور گو دماغ کے بدولت حکومت کی جاتی لیکن طبیعت سے اثر ڈالا جاتا ہے پس مرد و عورت دونون اپنے جداگانہ فرایض زندگی کے انجام وہی کے واسطے یکسان مقرر کیے گئے ہین لیکن جسطرح اس امر کی کوشش کرنی حماقت ہے کہ عورت کا کام مرد کے متعلق کیا جاوے اوسیطرح یہ سعی بھی بالکل عبث ہے کہ مرد کا کام عورت کے سپرد کیا جاوے۔ بعض اوقات عورتون مین مردونکے اوصاف پائے جاتے ہین اور مردونمین عورتونکی خاصیت ظاہر ہوتی ہے لیکن یہ مستثنیات مین داخل ہے۔

اگرچہ مرد کے اوصاف کا زیادہ تر تعلق دماغ سے ہے اور عورتونکا دل سے لیکن مرد کے دل کی تربیت بھی اوسیقدر ضروری ہے جسقدر دماغ کی اور عورت کے دماغ کی تربیت بھی ویسی ہی لازمی ہے جیسی دل کی۔

بیوقوف اور احمق عورت کی طرح بودا مرد بھی اس قابل نہین ہے کہ وہ کسی مہذب سسایٹی مین داخل کیا جاوے۔ مرد و عورت کے چال چلن مین شایستگی اور عمدگی پیدا کرنیکے واسطے دماغی اور طبعی دونون قوتونکی تربیت لازمی اور ضروری ہے۔ تاوقتیکہ مردونمین ہمدردی و مہربانی نہووے۔ کمینہ خصلت اور خود غرض ہین اور غیر تعلیم یافتہ عورتین گو وہ حُسن و خوبصورتی مین عدیم النظیر ہون مثل ایسی گڑیون کے ہین جو صرف پُر تکلف لباس سے آراستہ کر دی گئی ہین۔ عورتونکی نسبت عام طور پر بھی ایک پسندیدہ راے ہے کہ اونہین عاجزی اور فرمانبرداری کی وجہسے تعریف و مقبولیت کا حق حاصل ہے۔ سر رچرڈ اسٹیل کا قول ہے کہ اگر ہم مرد کی عزت کا خاکہ قایم کرین تو انسانیت کے واسطے دلیری و دانشمندی کو جزو اعظم قرار دین۔ اور اسیطرح عورت کی اوسوقت توصیف ہو سکتی ہے جب اونکین نزاکت نرمی دہشت۔ اور اطاعت ہو جسسے اوسمین ایک قسم کی معشوقیت کا مادہ پیدا ہو جاوے اکثر غلطی سے تو خیز لڑکونکی تعلیم خود غرضی کی جانب محول ہوتی ہے کیونکہ دنیا وی کاروبار

مین اون لوگونکو یہ تحریک کی جاتی ہے کہ وہ خاصکر اپنی ہی کوششون پر اعتبار کرین لیکن لڑکیونکو یہ ترغیب دیجاتی ہے کہ وہ اپنے کل امور دوسرونکے بھروسہ پر چھوڑدین۔ لڑکونکو اس امر کی تعلیم دیجاتی ہے کہ وہ قطعی طور پر اپنی ہی راے کے استصواب سے عملدرآمد کرین برخلاف اسکے لڑکیونکو یہ سکھلایا جاتا ہے کہ وہ دوسرونکی مشورت پر کاربند ہون۔

یہہ تو تیقن ہے کہ عورتونکی عمدہ ترین صفت اپنے رشتہ دارونکے ساتھہ محبت کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ مثل ایک ایسی دایہ کے ہے جسکو قدرت نے کل نوع انسان کے واسطے خلق کیا ہے جو عاجزونکی خبرگیری کرتی ہے اور اون لوگونکی تربیت و پرورش کرتی ہے جلنسے ہمکو محبت ہے۔ وہ خلقی طور پر شفیق ہمدرد۔ شاکر۔ اور نفس کُش ہوتی ہے۔

عورتونکی ذات جملہ امراض کے واسطے اکسیر کی خاصیت رکھتی ہے کیونکہ وہ عاجز و مجبور کی اعانت کے واسطے ہر وقت مستعد رہتی ہین اور تکلیف و صعوبت مین تسلی و تسکین دینے کے لئے تیار رہتی ہین۔

کہا جاتا ہے کہ جب کوئی انسان جان کنی کی حالت مین ہوتا ہے تو اوسکی تنفس سے یہ بات مستنبط کی جاتی ہے کہ گویا وہ اپنے قریب عورت کو طلب کرتا ہے۔ چنانچہ جب مسنگو پارک یکہ وتنہا بے یار و مددگار افریقہ کے ایک موضع سے نکال دیا گیا اور بھوکون مرنے لگا تو اوس نے ارادہ کیا کہ درخت کے نیچے جہان نہ تو آفات ارضی و سماوی کا کوئی انسداد ہے اور نہ درندونسے محافظت ہو سکتی ہے اپنی رات کسیطرح بسر کرے لیکن اتفاق سے اوسوقت ایک زن حبشیہ محنت و مزدوری کرکے واپس آرہی تہی کہ اوس شخص کی حالت بیکسی دیکھکر عورت کو بہت ترس آیا وہ اپنے جھونپڑے مین اوسکو لے گئی آب و غذا کی خبرگیری کی اور سامان آسایش مہیا کر دیا۔
لیکن جب عورتونکی تخصیصی اوصاف محبت و ہمدردی کے ساتھہ ظاہر ہوگئے

جاتے ہین تو اونکی مسرتون کے واسطے بہی یہہ ضروری ہے کہ اونکے چال چلن کی تربیت
ودرستی اسطرح پیکی جاے کہ اون مین تہذیب وشائستگی۔ اختیار واعتبار کی قدرت پیدا
ہو جاے۔ کیونکہ مردونکے مانند عورتونکی بہی زیادہ خوشیان اسی پر منحصر ہین کہ اونکی چال
چلن مین ذاتی تکمیل ہو جاے۔ اور خود مختاری سے جو دل ودماغ کے باقاعدہ تعلیم
وتربیت سے پیدا ہوتی ہے اونمین یہ قابلیت ہوجائیگی کہ وہ اپنی زندگی کو بہ نسبت
اپنی مسرتونکے زیادہ تر مفید کرسکین اور ہوشیاری کے ساتہہ ان اوصاف سے دوسرونکو بہی مستفید کرین
جنسے وہ خود بہی متصف ہین خاصکر وہ امور جو تعلقات فریقین اور باہمی ہمدردی سے واقع ہوتے ہین۔
سوسائٹی اعلے درجہ کی مہذب وشائستہ اوسیوقت ہوگی جب فریقین کی تعلیم
وتربیت مطابق ومساوی درجہ پر کی جائیگی۔ ایک شائستہ عورت تعلیم یافتہ مرد کی
رفاقت کرسکتی ہے کیونکہ ایک ہی اخلاقی قانون دونون کے واسطے برابر جاری ہے
لیکن اس خیال کا وجود کیونکی بنیاد کے واسطے سیلاب سے کم نہین ہے کہ بوجہہ
تفریق جنسیت اگر مرد سے ذمائم اخلاقی سرزد ہون تو وہ معافی کے قابل ہین لیکن اگر
عورت مرتکب ہو تو تاحیات کلنک کا ٹیکا اوسکے لگا دیا جاے۔ پس سوسائٹی کی حالت
اوسوقت شستہ ورفتہ ہوسکتی ہے جب مرد وعورت دونون افعال ذمیمہ وقبیحہ سے
جو طبیعت وکانشنس کے خلاف ہوتے ہین اور زندگی کی مسرتونکے زایل کرنے مین زہر
ہلاہل کی خاصیت رکہتی ہین بدرجہ مساوی اجتناب واحتراز کرین۔

اب اس موقع پر ہم ایک لطیف بحث شروع کرنیکی جراءت کرتے ہین۔
اگرچہ اسکا شوق بالعموم اور عالمگیر ہوتا ہے لیکن معلم وادیب اور والدین اسکے
مانع وسدراہ ہوتے ہین۔ ذکور واناث دونون سے تذکرہ عشق ومحبت ناپسندیدہ
خیال کیا گیا ہے اور اسیوجہ سے نوجوان لوگ ایک ایسی حالت مین چہوڑ دئے گئے
ہین کہ وہ معشوقی تشفی واستالت کو دیکہکر جنسے کتابین مالا مال ہین خود اپنے تصور سے

ہے ایک عشق کی کیفیت پیدا کرلین - قدرت نے یہ ایک ایسی مستحکم اور جزو لاینفک قوت
عورتون مین پیدا کردی ہے جو اونکی تمامتر زندگی اور تاریخ پر منطبق ہے - اور گو مرد کی سوانح
عمری مین اسکی حیثیت مثل ایک قصہ کے ہے اور اون لوگونکے واسطے باقی ہے جو بلا
کسی روک ٹوک اور بغیر کسی رہنما کے اپنے میلان طبیعت کے مطابق حاصل کرتے ہین -
اگرچہ قدرتی طور پر عشقیہ معاملات مین ابتدائی اصول و قواعد کی کچھہ ضرورت نہین ہے لیکن
بہر کیف نوجوانون کے دلونمین چال چلن کی وہ ہیبت تو ضرور نقش کردینی چاہیے جسسے
وہ حق و باطل مین تمیز کرسکین - راستبازی اور پاکدامنی کی عزت کرنیکے عادی ہوجائین کیونکہ
بغیر اس قوت کے انسان کی زندگی مثل ایک ایسے دائرہ کے ہے جو حدود ضرر و گمراہی
سے محاط ہے - یہ تو ممکن نہین کہ نوجوانونکو اسکی تعلیم دیجاے کہ وہ عقلمندی سے
تعشق کرین لیکن والدین کی نصیحت استقدر کارگر ہوتی تو ضروری ہے کہ وہ ایسے مبتذل
و بے وقعت جوش سے جسّے عشق کے نام کی بھی خرابی ہوتی ہے باز رہین - جن لوگون
نے لفظ عشق کے معمولی معنی قیاس کرلئے ہین یہ اونکی غلطی ہے کیونکہ عشق فی نفسہ
ایسی رغبت و پاکیزگی کا نتیجہ نہین بلکہ طبعی فضیلت کا ثبوت کامل ہے - اسکی وجہ سے جوازالہ
خودستائی اور اضافہ حسن اخلاق ہوجاتا ہے اُس سے یہ امر ثابت ہے کہ اخلاقی تاثیرات
بدرجہ غایت ہین اور یہہ ہمارے خودغرضانہ طبیعت پر قناعت و بے پروائی کی فیروزمندی ہے
عشق تعریف و عزت کی تمہید ہے اور اس سے چال چلن مین عمدگی و ترقی ہوتی ہے
یہ ہر شخص کو ذاتی غلامی سے مخلصی بخشنی کی طرف مایل ہوتا ہے - یہہ رحمدلی - ہمدردی باہمی
یقین و اعتبار پیدا کرتا ہے - محبت صادق سے دماغی قوت بھی بڑہتی ہے -

کوئی مرد و عورت اوسوقت تک دنیاوی کاروبار مین پختہ و تجربہ کار نہین کہا جاسکتا
جبتک کہ اوس نے کسی سے تعشق نکرلیا ہو - تاوقتیکہ عشق سے واقفیت نہ ہوے
مرد و عورت کسی مین انسانیت نہین ہوسکتی - افلاطون کا قول ہے کہ باہم عاشقونمین ایک قسم کی

مشابہت ہوتی ہے یعنی عشق ایسا بقیہ حصہ ہے جو ابتدائی خلقت کے وقت ایک کا جزو دوسرے مین داخل کردیا گیا۔ **نتھنیل ہاتھرن** کہتا ہے کہ مردونکے بیچ مین ایک ایسا دشوار گزار فاصلہ ہے جو کسیطرح قطع نہین ہوسکتا پس جیسی اندرونی مدد و اعانت عورتونسے مل سکتی ہے ویسی آپسمین نہین حاصل ہوسکتی۔

آستانہ محبت مین قدم رکھتے ہی آدمی خوشی و ہمدردی اور باہمی فائدہ کی ایک نئی دنیا مین داخل ہوجاتا ہے۔ وہ دنیا کے ایک ایسے گھر مین داخل ہوجاتا ہے۔ جو اوسکے خانہ طفولیت سے بالکل مختلف ہوتا ہے اور جہان روزمرہ جدید تجربے اور نئی مسرتین حاصل ہوتی ہین۔ وہ ایک ایسی تکلیف و صعوبت کی حالت مین بھی پڑجاتا ہے کہ جسکے سبب سے اوسکو عمدہ ترین اصول و قواعد معلوم ہوجاتے ہین۔ خاندان مین زندگی بسر کرنے کی نسبت **سنٹ بو** کہتا ہے کہ گویا ایسے کانٹونکے بیچ مین رہنا ہے جسکے شگوفہ مین پھل بھی لگے ہوئے ہین۔ اور اگر کسی آدمی کے گھر مین ایک مدت معین تک بچے نہ ہوئے تو ظن غالب ہے کہ وہ گھر گناہون اور برائیونسے بھرا ہوگا آدمی کے چال و چلن کی اصلی حقیقت اور عقل کی پوری کیفیت جیسا کہ امور خانہ داری کے انتظام سے معلوم ہوسکتی ہے اوسقدر کسی دوسرے بڑے کامونکے بندوبست سے بھی نہین ظاہر ہوسکتی اوسکا خیال گو کسی کام مین مشغول ہو لیکن اگر وہ خوش ہے تو اوسکی طبیعت گھر کی جانب ہوگی۔

امرسن۔ سر تھامس مور کے گھر کو بیان کرتا ہے کہ وہ ٹھیک ٹھیک مذہب عیسوی کا نمونہ تھا۔ کیونکہ اوسکے ہان نہ تو کوئی غیظ و غضب کی بات سنی جاتی تھی اور نہ کوئی شخص سست و کاہل رہتا بلکہ ہر شخص نہایت خوشی و خرمی سے اپنے اپنے فرائض پورا کرتا۔ **سر تھامس** نے اپنے حسن اخلاق اور پسندیدہ برتاؤ سے خاندان والونکے دلونپر ایسا قابو حاصل کرلیا تھا کہ سب کے سب دل و جان سے

اوسکی اطاعت و فرمانبرداری کرتے۔

لیکن وہ شخص جسکی محبت امور خانہ داری کے انتظام سے ترقی پذیر ہو گئی ہے کبھی اپنی ہمدردی کو ایسے چھوٹے دایرہ تک نہین محدود رکھیگا۔ اوسکی محبت خاندان مین بڑھتی جائیگی اور اسی ذریعہ سے تمام دنیا مین پہیل جائیگی۔

امرسن کا قول ہے کہ محبت پہلے صرف ایک شخص کے سینہ مین پیدا ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ اپنا اثر دوسرے کے دل پر ڈالتی ہے یہانتک کہ ایک گروہ کے کی گروہ مین مشتعل ہو جاتی ہے اور اپنی عالمگیر شعاع پہیلا دیتی ہے۔ یہ امور خانہ داری کی محبت کا باعث ہے جس سے انسان کی طبیعت بطریق احسن درست و مرتب ہو جاتی ہے۔ گہر عورتونکے واسطے مثل ایک سلطنت ریاست اور دنیا کے ہے جسپر وہ شفقت و مہربانی اور رحمدلی سے حکومت کرتی ہین۔ کوئی جگہہ ایسی نہین ہے کہ جہان مرد کی تکلیف و صعوبت مبدل بہ عیش و راحت ہو جاے بجز اسکے کہ اوسکی رفیق ایک عالی دماغ عورت ہو۔ اوسی سے آرام و آسایش قلبی و دماغی راحت میسر ہوتی ہے۔ وہ مرد کی ایک دانشمند مشیر ہوگی اور ایسی حالت مین اپنی فراست سے مرد کو راستی کی جانب رہنمائی کریگی جب کہ وہ اپنی تنہا راے کی وجہ سے غلطی کی جانب مائل ہوگا تکلیف و صعوبت کے وقت مین صادق و محبت دار بی بی کی ذات امن و آسایش کی جگہہ ہے کیونکہ وہ ہر طرح سے ہمدردی کریگی اور کل تکلیفون مین ساتھہ دیگی۔ شباب کے زمانہ مین مرد کے پاس عورت کا ہونا مثل زر و جواہر کے ہے اور ایام شیب مین اوسکا وجود مثل ایک وفادار رفیق کے ہے۔ اس بارہ مین اڈمنڈ برک ایسا خوش نصیب تہا کہ وہ کہتا ہے کہ جب مین اپنے گہر مین داخل ہو جاتا تہا تو مجھے کسی قسم کا تردد تفکر نہین باقی رہتا تہا۔ اور لوتہر بہی جو محبت مین مخمور رہتا اپنی بی بی کی بنسبت کہتا تہا کہ اگرچہ مین افلاس کی حالت مین ہون لیکن اگر مجھے کوئی دنیا کی بیشمار

دولت بھی بخش دے تو مین اپنی بی بی سے کبھی مبادلہ نکرون۔ اوسکا قول ہے کہ ایسے شخص پر خدا کی برکت ہے جسکی بی بی عفت مآب و پاکیزہ منش ہو جسکے ساتھہ عیش و راحت سے وہ زندگی بسر کریگا اور جسکے اعتبار پر وہ اپنے کل مقبوضات حتیٰ کہ صحت و زندگی بھی چھوڑ دیگا۔ موقع کو ہاتھہ سے جانے دینا اور نوجوان عورت کے ساتھہ شادی نکرنا ایسے افعال نہین ہین کہ کوئی شخص پسند کرے۔ مرد کو عورت کے ساتھہ شادی کے بعد اصلی راحت و آسایش اوسیوقت مین ہو سکتی ہے جب اوسکی بی بی جسمانی رفاقت کے علاوہ روحانی مدد بھی دے۔ عورت کی عمدہ ترین صفت دماغی قوت پر نہین منحصر ہے بلکہ اوسکی محبت پر ہے وہ اپنی ہمدردی سے زیادہ تر تسلی و تفریح دیسکتی ہے بہ نسبت اسکے کہ اپنے علم سے مدد دے۔

سر ہنری ٹیلر نے معاملات ازدواجی مین نہایت دانشمندی سے مضامین لکھے ہین۔ اوسکا قول ہے کہ اصلی بی بی وہی ہے جسمین یہ قابلیت ہو کہ اپنے گھر کو راحت و آسایش کی جگہہ بنا سکے اور اسقدر فہم و فراست ہو کہ امور خانہ داری کے انتظام مین جو دقتین واقع ہوتی ہین اوس سے اپنے شوہر کو باز رکھے اور جتنے الامکان مقروض ہونے سے بھی محفوظ رکھے تب وہ اپنے شوہر کی نگاہ مین عزیز و محبوب ہو سکتی ہے۔

شادی کے بعد عمدہ ترین زندگی تحمل و تامل کے ساتھہ بسر ہو سکتی ہے کیونکہ یہ مثل ایک ایسی سلطنت کے ہے جسپر بمصالحت و مشارکت حکومت کی جاسکتی ہے۔ ایک کو دوسرے کی تقصیر و غلطی پر نکتہ چینی نہین کرنی چاہیے بلکہ نیک طینتی سے اوسپر تحمل کرنا چاہیئے پس جب خود اختیاری کے ساتھہ اسپر عملدرآمد کیا جائیگا تو صبر و تحمل کی ایسی عادت ہو جائیگی کہ کسی بات کا تلخ و ترش جواب ندیا جائیگا اور اوسوقت تک سکوت رہیگا جب تک کہ غصہ فرو نہوئے۔ یہہ ایک سچا مقولہ ہے کہ نرم جواب غیظ و غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

برلنس نے نیک بی بی کی اوصاف دس حصے مین تقسیم کیے ہین۔ چنانچہ چار تو اوسنے

نیک خصلت کے لئے قایم کیا ہے - دو سمجھدار کے واسطے ایک ذہن اور ایک حسن
کے لئے جیسے پیاری صورت اور شر مگین آنکھین اور دوسری بقیہ صفتین مثل تعلیم
مال و جائداد وغیرہ کے - مشہور ہے کہ لڑکیان جال بنانا جانتی ہین لیکن بہت بہتر
اگر وہ پنجرہ بنانا سیکھین مطلب یہہ ہے کہ وہ مردونکی طبیعت کو اپنے طرف مائل کر لیتی
ہین لیکن اونکے دلون پر قابو نہین حاصل کرتین اور دلداری نہین کر سکتین - پس جس
بی بی مین یہہ قابلیت نہین ہے کہ وہ اپنے گہر کو خوشگوار و مسرت بخش بنا سکے
جس سے اوسکے شوہر کو تکلیف و محنت کے بعد آرام و آسایش نصیب ہو تو
اوس بیچارہ پر خدا رحم کرے کیونکہ اوسکے پاس مسکن و ماوی کچھہ نہین ہے -
کوئی دانشمند آدمی خاصکر خوبصورتی کی وجہہ سے نہین شادی کریگا گو ابتدا مین تو
اسکا دلفریب اثر بہت کچھہ ظاہر ہوگا لیکن بعد کو بالکل بے نتیجہ ثابت ہوگا - محض حسن صورت
دیکھکر کسی عورت کو پسند کر لینا تا وقتیکہ اوس مین حسن سیرت بھی نہو نہایت تاسف انگیز
غلطی ہے کیونکہ یہہ ظاہری حسن بالکل چندروزہ ہوتا ہے اور بہت جلد زایل ہو جاتا ہے
برنس نے جو اوصاف ایک بی بی کے واسطے بیان کئے ہین وہ تو اوپر ذکر
کر دیا گیا لیکن جو نصیحتین کہ لارڈ برلے نے اس بارہ مین اپنے بیٹے کو لکھے ہین
وہ بھی ذیل مین درج کی جاتی ہین - "بہت شناخت اور پہچان کے عورت کو اپنی
زوجیت کے واسطے منتخب کرو کیونکہ اوسکی صحبت سے آئندہ زندگی مین نیکیان
اور برائیان پیدا ہوتی ہین - اوسکے مزاج سے اچھی طرح واقفیت حاصل کرلو -
بالکل مفلس عورت سے بھی صحبت شادی نکرو اور نہ محض دولت کی وجہہ سے
کمینی و ناہنجار عورت سے شادی کرو کیونکہ اوس سے تمکو طرح طرح کی تکلیفین اوٹھانی
پڑینگی شوہر کے اخلاق پر زوجہ کی صحبت کا بالضرور بہت کچھہ اثر ہوتا ہے - جو عورت
کہ کمینہ خصلت ہے وہ اپنے شوہر کو حالت حضیض مین ڈالدیگی اور پاکیزہ منش عورت

اپنے شوہر کو اوج کی طرف رجوع کریگی۔ اول الذکر اپنے شوہر کی دلیری وہمدردی معدوم وغائب کرکے اوسکی زندگی کو تیرہ وتار کردے گی اور آخر الذکر اپنے شوہر کے اخلاق کو سنجیدہ وپسندیدہ بنادیگی عیش وراحت کے سامان مہیا کرکے دماغی قوت مین ترقی پیدا کردیگی تعلیم یافتہ عورت سے شوہر کا عروج ہوگا۔ اور جاہل سے تنزلی کی حالت پیدا ہوگی۔

ڈی ٹاکوایل بیان کرتا ہے کہ نیک خصلت اور پاکیزہ منش عورت کا انسان کی زندگی مین ساتھہ رہنا ایک بڑی نعمت ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے اسکا تجربہ ہوا ہے کہ ضعیف العقل آدمیون نے اپنی بی بی کے تعلیم یافتہ اور پاکیزہ منش ہونے کی وجہ ایسے اچھے اور نیک کام کئے ہین جو پبلک کے حق مین بہت کچھہ مفید وکارآمد ثابت ہوئے۔ ظاہرا اسکی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اونکی عورتون نے نیک صلاح اور عمدہ رائے دیکر اونہین اپنا فرض پورا کرنے کی جانب متوجہ کیا اور برخلاف اسکے اکثر بڑے بڑے زیرک ودانشمند آدمی دیکھے گئے ہین جنپر کمینہ خصلت وکم ظرف عورتونکی صحبت کا ایسا بُرا اثر ہوا کہ اونہون نے خودغرضی اختیار کرلی لہو ولعب مین مصروف ہوگئے جس کے سبب سے اونکے دماغ سے انجام فرایض کے خیالات ہی یک لخت معدوم ومفقود ہوگئے۔

ڈی ٹاکوایل اپنے کو اسوجہ سے خوش نصیب خیال کرتا ہے کہ اوسکی بی بی پسندیدہ وقابل تعریف تہی۔ وہ خط مین اپنے ایک دوست صادق کو اون اطمینان وتسلیونکا حال لکھتا ہے جو اوسے اپنی بی بی کی مستقل مزاجی۔ دلیری اور چال چلن کی عمدگی سے حاصل ہوئین۔ **ڈی ٹاکوایل** کو جسقدر دنیاوی تجربے حاصل ہوتے جاتے تھے اوسیقدر اوسکا یہہ خیال مستحکم ہوتا جاتا تھا کہ انسان مین نیکی اور بھلائی کا مادہ خانہ داری کی حالت درست وعمدہ ہونے سے پیدا ہوسکتا ہے

اور خاصکر وہ سلسلہ تزویج کو انسان کی اصلی خوشیونکے واسطے بہت زیادہ ضروری
خیال کرتا تھا اور وہ اکثر اسکو دانشمندانہ امر سمجھکر فخریہ بیان کیا کرتا کہ اگرچہ مجھے بہت سی
خارجی مسرتین حاصل ہین لیکن مین سب سے زیادہ باریتعالے کی درگاہ مین اس امر کا
شکرگزار ہون کہ اوس نے مجھے امور خانہ داری کی سچی مسرتین عطا کین ہین جو انسانی
برکات مین سے اول ہے - جسقدر میرا سن زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر
میرے نظرون مین ابتدائی زندگی کا وہ حصہ جسکی مین نے کچھہ بھی قدر نکی زیادہ تر
ذی وقعت ہوتا جاتا ہے اور گزشتہ نقصان کا معقول معاوضہ ملتا جاتا ہے —

وہ ایک دوسرے خط مین اپنے دوست ڈاکٹر کرگ لے کو لکھتا ہے
کہ باریتعالی کی دیگر عطیات مین سے میرے نظرون مین میری بی بی جسکا نام لیری
ہے زیادہ تر عزیز و قابل قدر معلوم ہوتی ہے - آپ کچھہ نہین خیال کرسکتے کہ
مشکلات مین اوسکا برتاو کسطرح کا ہوسکتا ہے باوجودیکہ وہ ایک نازنین عورت
ہے لیکن ایسے وقت مین وہ بہت مضبوط اور نہایت قوی ہوجاتی ہے وہ
میرے عدم دانست مین میری نگران رہتی ہے اور جن مشکلات سے کہ مجھے
تکلیف ہوتی ہے اوسمین وہ میری تسلی و تشفی کرتی ہے اور جرات دلاتی ہے
پھر وہ لکھتا ہے کہ مین اون مسرتونکو نہین بیان کرسکتا جو مجھے اس عورت کی
ذات سے حاصل ہین - جو عمدہ قول و فعل مجھسے ظاہر ہوتے ہین تو میری بی بی
کو نہایت بشاشت و شگفتگی ہوتی ہے اور جب میرا کانشنس فعل قبیح کے سرزد
ہونے سے مجھے ملامت کرتا ہے تو وہ بہت مغموم و رنجیدہ ہوجاتی ہے —
اوسکی صحبت سے مجھے یقین کامل ہے کہ مین کبھی افعال ذمیمہ کا مرتکب
نہوسکونگا —

اسیطرح گوزرٹ کی نیک طینت بی بی اپنے شوہر کے انقلاب وقت مین بھی

کی حالت مین اوسکی مدد و معاون رہتی اور ہمیشہ ہمت و اطمینان دیا کرتی۔ جب اوسکے ملکی مخالفین سختی و درشتی سے برتاؤ کرتے تو اوسکی تشفی گھر پر صرف بی بی کی ذات سے ہوتی۔ **گوزٹ** کی شادی کے واقعات بھی نہایت تعجب خیز و دلچسپ ہین وہ ایک نوجوان آدمی تھا اور **پیرس** مین کتابونکے ترجمے۔ تصنیفات و تالیفات سے اپنی اوقات بسری کرتا اور **لیڈی میڈم مایل پالن ڈی ملن** کی بعض اوقات ملاقات کیا کرتا جو اوسوقت **پبلیت** کی نہایت لیاقت و ہوشیاری کے ساتھہ اڈیٹری کرتی تھی۔ اتفاقاً وہ علیل ہوگئی اور کچھہ دنون تک اپنے اخبار مین مضمون نویسی کے کام سے بالکل معذور رہو گئی۔ عین اوسی حالت مین ایک گمنام خط اوسے ملا جسمین راقم نے لکھا تھا کہ وہ اخبار کے واسطے مضامین مہیا کرسکتا ہے جو فی الحقیقت اخبار مین اشاعت پانیکے لایق ہوسکتے ہین۔ چنانچہ راقم مضمون نے مراسلت جاری رکھی اور وقتاً فوقتاً وہ مضامین اخبار مین شایع ہوتے رہے۔ وہ مضامین اکثر زباندانی اور مختلف علوم وفنون کے متعلق ہوتے تھے۔ آخر کار جب اڈیٹر کو صحت حاصل ہوئی تو مضمون نگار نے بھی اپنے تئین ظاہر کیا جو دراصل **گوزٹ** تھا۔ رفتہ رفتہ ان دونون مین ایسی ملاقات پیدا ہوئی کہ آپسمین باہمی محبت قایم کی اور نتیجہ آخر یہہ ہوا کہ **میڈم مایل ڈی ملن** نے **گوزٹ** کے ساتھہ اپنی شادی کرلی۔

اوسی وقت سے وہ جسطرح اپنے شوہر کی محنت مین حصہ لیتی اوسیطرح اوسکے رنج و راحت مین بھی شرکت کرتی شادی کے قبل **گوزٹ** نے اوس سے پوچھا کہ تمہاری طبیعت اون انقلابات سے جنکا مجھے اندیشہ ہے گھبرا تو نجائیگی۔ اوسنے جواب دیا کہ اسے اچھی طرح یقین کرلو کہ مین تمہاری کامیابیون پر بڑی شوق سے محظوظ ہونگی لیکن ناکامیون سے کبھی متاسف و دل شکستہ نہونگی۔ جب **گوزٹ** **لوئی فلپ** کا وزیر اعظم مقرر ہوا تو اوسکی بی بی نے اپنے ایک دوست کو لکھا

کہ مین اپنے شوہر کے مرتبہ کو اُس سے بہت کم دیکھتی ہون جسکی مجھے تمنا ہے۔ لیکن اسکو لکھے ہوئے ابھی صرف چھ مہینے گزرے تھے کہ وہ شوہر کو اپنے ماتم مین چھوڑ کر دنیا سے چل بسی۔

برک مس نیوجنٹ کی صحبت سے جو ایک خوبصورت۔ محبت دار اور عالی دماغ عورت تھی نہایت خوش و بشاش رہتا۔

برک کا قول تھا کہ سوسایٹی کی قلیل تعداد والے آدمیون سے محبت کرنا ہمدردی عامہ خلایق کی بنیاد ہے۔ وہ اپنی بی بی کے باب مین بیان کرتا ہے کہ وہ صرف ظاہری شکل و شمایل مین حسین و خوبصورت نہین تھی بلکہ اوسکے اوصاف باطنی کو ان پر بدرجہا زیادہ فضیلت تھی۔ وہ نیک مزاج۔ حلیم۔ رحمدل۔ ثابت قدم دلیر۔ محبت دار۔ جفاکش۔ راستباز۔ لایق۔ مہذب۔ شایستہ اور دانشمند عورت تھی۔

لیڈی رچیل رسل کی اطاعت و وفاداری بھی تاریخ مین بہت مشہور و معروف ہے۔ اوسنے اپنے شوہر کی رہائی و مخلصی کے واسطے جسقدر عزت و آبرو کے ساتھ کوشش و محنت ہو سکتی اوس مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا لیکن جب اوسنے دیکھا کہ ساری کوشش فضول و عبث ثابت ہوئین تو نہایت مستعدی سے اپنے شوہر کے ارادہ مین استقلال پیدا کیا اور جب اوسکے شوہر کے آخری رخصت کا وقت آیا تو اوسنے اپنے رنج و غم کو بالکل نہین ظاہر کیا اور ایک دوسرے کو خیر باد کہکر رخصت ہو گئے۔ جب وہ چلی گئی تو لارڈ ولیم نے کہا کہ اب موت کی سختی رفع ہو گئی۔

بیکسٹر بیان کرتا ہے کہ شادی کے چھ برس بعد مجھپر ایک مذہبی الزام عاید کیا گیا اور اوس جرم مین مجسٹریٹ نے مجھکو سزا ے قید کا حکم دیا۔ میری بی بی بھی قیدخانہ مین

میرے ساتھ گئی اور نہایت محبت سے وہان میری خدمت گزاری کرتی رہی اور ہمیشہ میری رہائی کی کوشش مین مشغول و مصروف رہی - آخر کار جب مجسٹریٹ کے حکم کی اپیل جج کے ہان کی گئی تو وہان سے بریت ہوئی -

کاونٹ زنسنر نڈرف ایسی نیک بی بی کے ساتھ متاہل ہوا کہ اوسنے اپنی تمام زندگی مین نہایت استقلال سے شوہر کی خدمت کی اور نہایت دلیری سے اوسکی محنت مین شریک ہوتی رہی - وہ بیان کرتا ہے کہ چوبیس ۲۴ برس کے بعد مجھے یہ تجربہ ہوا کہ اگر کوئی شخص دنیا مین میرے کامونکی شرکت گوارا کرسکتا ہے تو وہ صرف میری بی بی ہے - علاوہ اسکے میرے خاندانی امور کا بندوبست کرتی رہی اور دنیا مین اس طرح زندگی بسر کی کہ اپنے اوپر کوئی الزام نہین عاید ہونے دیا - خطرات اور مشکلات کا میرے ساتھ مقابلہ کرتی رہی اور ہر طرح سے مدد و اعانت کی - بڑے بڑے صعب و دشوار گزار بری و بحری سفرون مین میری رفاقت اختیار کی -

ڈاکٹر لونگ اسٹون جس زمانہ مین جنوبی افریقہ کا سفر کر رہا تھا تو اسکو اپنی بی بی کی موت کا صدمہ عظیم ہوا جو ہمیشہ اپنے شوہر کے ساتھ مشکلات کا سامنا کرتی تھی اور ساتھ رہتی تھی - ڈاکٹر موصوف اپنے ایک دوست کو لکھتا ہے کہ اس جانکاہ و جگرخراش صدمہ سے میرے ہوش و حواس درست نہین رہے - وہ لکھتا ہے کہ میرے سامنے کیسا ہی وقت طلب و مشکل کام آتا مین اوسکو بخوبی انجام دیتا لیکن جب سے یہ اندوہناک صدمہ ہوا ہے میری ہمت و طاقت بالکل زایل ہو گئی -

سر فرمنس پرڈٹ اپنے بی بی کے وفات کے بعد ایسا حزین و غمگین ہوا کہ بالکل خور و نوش ترک کر دیا اور قبل اسکے کہ اوس عورت کی لاش مکان سے باہر نکالی جاے وہ بھی مر گیا اور میان بی بی دونوں لاشین ایک ہی قبر مین پہلو بہ پہلو

دفن کردی گئین ـ

سر تہامس گرہیم کے ۴۳ برس کی عمر مین فوجی خدمت قبول کرنیکی یہی وجہ ہوئی کہ اوسکی بی بی مر گئی وہ دونون شادی کے بعد اٹھارہ برس تک زندہ رہے لیکن اوسکی بی بی اپنی موت کے بعد گرہیم کو غم واندوہ کی حالت مین چھوڑ گئی ـ چنانچہ اپنی طبیعت بہلانیکے لئے اوسنے یہ ماتحتی لارڈ بوڈ کے فوجی ملازمت اختیار کرلی ـ وہ مختلف زمانہ مین سر جان مور اور ڈیوک آف ولنگٹن کی ماتحتی مین کام کرتا رہا اور اکثر موقعون پر بڑی ناموری پیدا کی ـ

سر البرٹ مارٹن کی وفات کے بعد اوس کی بی بی بھی فوراً مر گئی اور ایک ہی قبر مین اپنے شوہر کے ساتھہ دفن کردی گئی ـ اسیطرح جب واشنگٹن کی بی بی اس خبر سے مطلع ہوئی کہ اوسکے شوہر نے انتقال کیا تو اوسنے کہا کہ اب مجھے بھی زندہ رہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے ـ عورتین اپنے شوہر کی صرف رفیق ومصاحب نہین ہین بلکہ اکثر اونکی معین ومددگار ثابت ہوئی ہین ـ چنانچہ گالونی کی بی بی نے جو ایک پروفیسر کی بیٹی تھی اپنے شوہر کی اس امر مین بہت مدد کی جب کہ وہ ایک مینڈک پر برقی قوت سے تجربہ حاصل کر رہا تھا اور جسوقت چاقو سے اوسکے جسم کو چھوتے تھے تو اوسمین حرکت ہوتی تھی ـ ہیوبر کی بی بی بھی اسی قسم کی عورت تھی اور علم طبیعات مین اس درجہ لایق تھی کہ اپنے شوہر کو بہت مدد دیتی تھی ـ ڈاکٹر بکلینڈ کی بی بی نے بھی اپنے شوہر کو معدنیات مین تجربہ حاصل کرکے اور اوسکے متعلق مضامین لکھکر بہت مدد دی اور جو کتابین ڈاکٹر موصوف کی تصانیف سے شایع ہوئین اوسمین اکثر اشکال اوسکی بی بی کے قایم کردہ ہین ـ ڈاکٹر موصوف کا بیٹا لکھتا ہے کہ میری مان کبھی ہملوگونکی تعلیم سے بے خبر نہین رہتی تہی بلکہ صبح کو روزانہ وہ ہملوگونکی درس کا معاینہ کرتی ـ

ہیوپر کی سوانح عمری دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی بی بی ایک شفیق مددگار تھی

کیونکہ اگرچہ وہ علم طبیعات مین فاضل تہا لیکن تیرہوین برس کی عمر مین بالکل اندہا ہوگیا
اس حادثہ کے بعد اوسے جسقدر اس علم مین آگاہی اور واقفیت ہوئی وہ سب اوسکی
بی بی کے ذریعے سے حاصل ہوئی۔

سر ولیم ہملٹن جو علم الٰہیات و منطق کا پروفیسر تہا اوسکی بی بی نے بہی نہایت
دلسوزی سے اوسکی خدمت کی۔ کیونکہ جب چھپن برس کی عمر مین پروفیسر مذکور عارضہ
فالج مین مبتلا ہوا تو یہ نیک عورت اپنے شوہر کا سارا کام کرتی بلکہ کہنا چاہئے کہ پروفیسر
موصوف کے لئے ہاتہ پاؤن آنکہہ کان سب ہی تہی۔ وہ اپنے شوہر کے کامونسے
واقفیت حاصل کرکے کتابونکا مطالعہ و معاینہ کرتی اوسکے لکچر ونکی نقل صحیح کرتی۔
غرضکہ ایسے کامون کے انجام سے اپنے شوہر کو بالکل علحدہ رکہتی جب وہ
سمجہتی کہ اوسکے انصرام کی خود اوسمین قابلیت موجود ہے۔ پروفیسر کا مزاج قدرتی
طور پر لاابالی و بے قاعدہ تہا لیکن اوسکی بی بی نے باقاعدہ و با اصول بنا دیا۔
اگرچہ وہ صاحب فکر و غور تہا لیکن ساتہی اسکے آرام طلب بہی تہا حالانکہ اوسکی بی بی
نہایت محنتی و جفاکش تہی۔

جب **سر ولیم ہملٹن** مشکلون اور دقتون کے بعد پروفیسر مقرر ہوا تو
مخالفین نے اوسپر پریشان خیالی کا الزام لگایا اور پیشین گوئی کی کہ اوسمین طلبا کو
درس دینے کی قابلیت نہین ہے پس اس تقرری سے ہر طرح نتیجہ خراب ظاہر ہوگا
لیکن پروفیسر نے اپنی بی بی کی مدد سے مخالفین کی تکذیب کی اور اپنے طرفدار ونکے
دعوے کو صحیح ثابت کیا۔ چنانچہ پروفیسر کی بی بی اون لکچر ونکو رات کے وقت بیٹہکر
صاف کیا کرتی جو اوسکا شوہر طلبا کے درس کے واسطے منتخب کرتا۔ اپنی بی بی
کی مدد سے **سر ولیم** نے فرض منصبی کو نہایت لیاقت و ہوشیاری سے انجام
دیا اور اوسکے لکچر ونکی اسقدر شہرت ہوئی کہ وہ تمام ممالک یورپ مین بڑا عالی دماغ

مشہور ہو گیا۔

جان اسٹوارٹ مل کی بی بی اوسکی ایک نہایت لایق مددگار تہی چنانچہ وہ اپنی محبوبہ کی نسبت ایک کتاب مین لکھتا ہے کہ وہ مجھے تصنیفات و تالیفات کی ہمیشہ ترغیب دیتی رہی اور جسقدر کہ میرے اعلے درجہ کی تصانیف سے کتابین ہین سمجہنا چاہیے کہ اوسمین میری بی بی کی شرکت کیا ہی ہے۔

کارلایل اپنی بی بی کے بابت کہتا ہے کہ میرا اوسکا چالیس برس تک ساتھ رہا وہ میری محبوبہ صادق اور ایک لایق مددگار تہی۔ اوسنے اپنی باالاستقلال محنت سے مجھے بڑے بڑے کامونمین مددواعانت دی جسکی جانب مین سے کوشش و توجہ کی۔

فریڈی لکھتا ہے کہ شادی ہونیکے بعد جلبیا عیش و آرام مجھے اپنی بی بی کی ذات سے نصیب ہوا ویسا پہلے کبہی نہین ملا۔ اور دنیاوی مسرتون و کامیابیونمین جسقدر خوشی بی بی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی وہ کسی دوسری طرح پر بالکل غیر ممکن ہے علاوہ مددواعانت کے عورتین اپنے شوہر کی ہر حالت مین مونس و غمگسار رہتی ہین چنانچہ اسکی تصدیق **ٹام ہوڈ** کی بی بی سے بخوبی ہوتی ہے کہ جب **ٹام ہوڈ** علیل ہوا تو اوسکی بی بی علاوہ خدمت وغیرہ کے اُس سے ہمیشہ اطمینان بخش و تسلی آمیز کلمات کہا کرتی اور اوسکی طبیعت کو ہمیشہ خوش و محظوظ رکہتی چنانچہ اوسکے اس طمانیت انگیز گفتگو سے اوسکے شوہر کو بے انتہا مسرت و شگفتگی حاصل ہوتی۔ **مسٹر ہوڈ** کی بی بی اوسکے واسطے صرف طمانیت بخش نہین تہی بلکہ ایسی لایق مددگار تہی کہ **ہوڈ** کو اوسکی دماغی قوت پر بہت کچھ بہروسا تہا چنانچہ جب وہ کوئی کتاب تصنیف کرتا تو ہمیشہ اپنی بی بی کو دکہلایا کرتا اور اوسکی راے کے مطابق جہان کہین کمی و بیشی کی ضرورت ہوتی تو اوسے درست کر لیتا۔ چنانچہ انشاپردازون کی علک عورتونکے سلسلہ مین **ہوڈ** کی بی بی اول ہے

سر ولیم نیپیر کی بی بی کا شمار بہی اسی ذیل مین ہے کیونکہ اوسکی بی بی ہی نے اُسے

ایک تاریخ لکھنے کی ہمت وجرارت دلائی اور نیپیر کو بے انتہا مشکلین ودقتین اوٹھانی پڑتی اگر اوسکی بی بی اس کام مین اپنے شوہر کی مدد واعانت نکرتی۔ وہ مختلف کتابو نسے اپنے شوہر کے واسطے مضامین ترجمہ کرتی اور منتخب کرتی۔ سر ولیم نیپیر ایسا بدخط تہا کہ وہ خود بہی مشکل سے اپنا خط پڑہ سکتا تہا لیکن اوسکی بی بی نے نہایت محنت وجانفشانی سے اوس مسودہ کو اپنے قلم سے صاف کیا اور کتاب مطبع مین چہپنے کے واسطے بہیجی جسوقت سر ولیم نیپیر بستر موت پر پڑا ہوا تہا اوسی حالت مین اوسکی بی بی بہی بعارضہ مہلک سخت علیل تہی چنانچہ نیپیر کی موت کے چند ہفتہ بعد وہ خود بہی مرگئی۔ متذکرہ بالا عورتو نکے علاوہ مندرجہ ذیل عورتین بہی ان صفات مین مشہور ومعروف ہین کہ اونہون نے اپنے شوہر کی ہر حالت مین اعانت ومدد کی۔ دقت ومشکلات مین ساتھہ دیا۔ برے اور بہلے وقت مین دلسوزی وہمدردی کی۔ بری وبحری کوچ ومقام مین رفاقت کی علالت وبیماری کی حالت مین مونس وغمگسار رہین۔ رنج وغم مین برابر اوسیطرح شریک رہین جیسے عیش وعشرت کے حالت مین ہم جلیس وہمنشین تہین! و اون نیک عورتو نکا نام حسب ذیل ہے۔ لیڈی فیکسیم لیڈی فرینکسکن لیڈی امرسن لیڈی بلیک عورتون نے اپنے شوہرونکو مختلف طور پر مدد دی ہے چنانچہ جب وینسبرگ کا محاصرہ ہوگیا تو وہانکی عورتون نے کپتان سے اس امر کی خواہش ظاہر کی کہ اونہین اپنا مال واسباب اوٹہالے جانیکی اجازت ملے اور جب اونکی یہہ درخواست منظور ہوگئی تو عورتین اپنے کاندہون پر اپنے شوہرونکو بٹہائے ہوئے باہر چلی آئین لارڈ نیسڈیل نے بہی اسی حیلہ سے قید خانہ سے مخلصی پائی کہ وہ اپنی بی بی کا لباس پہنکر اور اوسی کے گہوڑے پر سوار ہوکر بہاگ گیا اور بجائے اوسکے اوسکی بی بی قید خانہ مین رہ گئی۔

ایسا ہی کارنمایان میڈم ڈی ہیولٹ کی ذات سے بہی ظہور پذیر ہوا۔ گروٹین کی بی بی نے جس ترکیب سے اپنے شوہر کو قید سے مخلصی دلوائی

وہ ایک عجیب وغریب حیرت افزا حکایت ہے - گروٹین کو گورنمنٹ سے کسی جرم حبس دوام کی سزا ہوئی تھی - قید خانہ مین اوس نے صرف تین مہینے بسر کئے ہونگے کہ اوسکی بی بی نے عدالت سے اس امر کی اجازت حاصل کرلی کہ وہ بھی قید خانہ مین اپنے شوہر کے ساتھہ رہ سکے - اس ترکیب سے وہ اپنے شوہر کی مونس تنہائی ہوئی - اسکے بعد اوس عورت نے ہفتہ مین دوبار شہر جانیکی اجازت حاصل کرلی تاکہ اپنے شوہر کے ملاحظہ ومطالعہ کے واسطے وہانسے کتابین لایا کرے - چنانچہ اس کام کے واسطے ایک بڑی صندوق کی ضرورت ہوئی - ابتدا مین تو محافظین محبس نے اوس صندوق کو جانچنا شروع کیا لیکن جب اونکو یقین کامل ہوگیا کہ اس صندوق مین بجز کتابونکے کچہہ نہین رہتا تو روک ٹوک موقوف کردی - چنانچہ گروٹین کی بی بی نے ایکمرتبہ یہہ خیال کیا کہ اس صندوق مین اپنے شوہر کو بٹھلا کر نکال لے چلئے اور اپنے شوہر کو بھی اس فعل کی ترغیب دی - پس ایکدن وہ خود بجاے کتابونکے صندوق مین داخل ہوا اور جب دو سپاہیون نے اوس صندوق کو لے جانیکے واسطے اوٹھایا تو معمول سے زیادہ بھاری معلوم ہوا - اسیر ادن سپاہیون نے مزاحاً کہا کہ کہین اس صندوق مین اریمنسن یعنی گروٹین تو نہین ہے - یہہ سنکر اوسکی دانشمند بی بی نے جواب دیا کہ ہان اوسکی کتابین ہین - یہانتک کہ وہ صندوق منزل مقصود تک پہونچ گیا اور گروٹین نے قید سے رہائی پائی -

بارہوان باب

تجربہ

عملی فہم و شعور صرف تجربہ سے حاصل ہوتا ہے - اگرچہ پند و نصائح ہرحال مین مفید ہین لیکن تاوقتیکہ حقیقی زندگی کی ترتیب و ترمیم نہو یہ سب محض ایک اصول کے طور پر رہتے ہین - دنیا کے اون مشکل امور کے تجربات سے جو اکثر واقع ہوجاتے ہین اونسے چال چلن مین ایک ایسی سچائی پیدا ہوجاتی ہے جو تعلیم و تربیت سے کبھی حاصل نہین ہوسکتی البتہ عام مرد و عورت کے تحریک طبیعت کے اتصال سے ظاہر ہوتی ہے - اگر انسان ذی وقعت ہونا چاہتا ہے تو اوسکو لازم ہے کہ دنیا کے روزانہ کاروبار مین جو دقت - و تکلیفات - صعوبات و مشکلات واقع ہوتے ہین اونپر بالاستقلال ثابت قدم رہے - عزلت نشینی کی حالت مین جو نیکیان ظہور پذیر ہوتی ہین وہ چندان قابل تعریف نہین ہین کیونکہ خلوت نشینی مین جو زندگی بسر ہوتی ہے اوسمین تمامتر خودغرضی کی خواہش مضمر ہے - کنارہ کشی سے دوسرونکی نسبت محقرانہ خیالات پیدا ہوتے ہین اور زیادہ تر یہ اپنی آرام طلبی - نفس پرستی اور بزدلی کی دلالت ہے - دلیرانہ محنت و فرض کا حصہ ہر شخص کا اوسکے متعلق اور جس سے کسی خاص گروہ کو اس سے نقصان اوٹھانا پڑتا ہے اوسیطرح ہر شخص کو بھی جداگانہ برداشت کرنا پڑتا ہے - دنیا کے روزانہ کاروبار مین شامل ہونے اور کل امور مین شریک ہونے سے عملی واقفیت حاصل ہوتی ہے اور عقل بڑہتی ہے ایسے امور سے ہم اپنے دایرہ فرض تک پہونچتے ہین - کام کرنیکا طریقہ سیکھتے ہین اپنے مین محنت تحمل اور استقلال کی صفت پیدا کرنے سے چال چلن کی تکمیل و تربیت ہوتی ہے -

جسکو مشکل امور اور وقت طلب کاموں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جسکے ساتھ عمل درآمد کرنے سے ہمارے آیندہ زندگی کا خاکہ قایم ہوتا ہے اور ہمکو ایسی ایسی مصیبتونکا سامنا ہوتا ہے جسنے ہم بہت کچھہ واقفیت حاصل کرسکتے ہین جو تنہائی کی حالت مین ہمسے نہین ہوسکتے ۔

دوسرونکے ساتھہ راہ ورسم رکھنے مین آدمی کو اپنی حالت سے آگاہی ہوتی ہے اور دنیاوی کاروبار مین آزادانہ برتاؤ سے انسان کو اپنی قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے بغیر اس قسم کے تجربونکے انسان مغرور ومتکبر ہوجاتا ہے اور اپنی حالت سے بالکل ناواقف ونابلد رہتا ہے ۔

مولیفٹ کا بیان ہے کہ یہ ایک غیر متنازعہ امر ہے کہ جس شخص کو اپنی قابلیت کا اندازہ ہے اُس سے غلط امور نہین ظہور پذیر ہوسکتے اور برخلاف اسکے جس شخص کو اپنی مادہ سے ناواقفیت ہے اُس سے ٹھیک کام نہین ہوتے ۔ اکثر ایسے لوگ ہوتے ہین جو دوسرونکی جانچ وآزمایش کے واسطے مستعد رہتے ہین لیکن وہ خود اپنی حالت پر کبھی غور نہین کرتے ۔

پس اون لوگونکو جو دنیا مین کچھہ ہونا چاہتے ہین یا کچھہ کرنا چاہتے ہین لازم ہے کہ اپنی حالت سے خوب واقفیت حاصل کرین ۔ **فریڈرک پرتھس** نے ایکمرتبہ اپنے ایک نوجوان دوست سے کہا کہ تم اوس بات کو تو اچھی طرح جانتے ہو جسے تم کرسکتے ہو لیکن تمکو اوس سے بھی واقفیت حاصل کرنی چاہئیے جسے تم نہین کرسکتے کیونکہ بغیر اسکے تم اپنے وقت مین کوئی کام پورا نہین کرسکتے اور نہ تمکو اندرونی آسایش حاصل ہوسکتی ہے ۔

جو شخص کہ تجربہ سے مستفید ہوگا اوسے چندان کسی دوسرے کی اعانت کی ضرورت نہین ہے لیکن جس شخص مین یہ خیال مرکب ہے کہ مین دوسرونسے

کیون سیکھون یا مین اون لوگونسے زیادہ عقلمند ہون تو اس خیال کے آدمی سے دنیا مین کامیابی یا کسی نیک و بڑے کام کی امید نرکھنی چاہیئے ۔ ہمکو اس امر کے واسطے اپنے دل و دماغ کو تیار رکھنا چاہیئے کہ جو لوگ ہمسے زیادہ دانشمند و تجربہ کار ہین اونسے سبق حاصل کرین اور کبھی ان باتومین شرم و حجاب نکرنا چاہیئے ۔

جس شخص نے تجربہ کی مدد سے اپنے فہم و فراست مین ترقی پیدا کی ہے وہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ جو چیزین اوسکے مشاہدہ سے گزرین اوسپر وہ صحت کے ساتھہ فیصلہ کرے اور اپنی روزانہ زندگی کا بحث قرار دے ۔

جسے ہم عام طور پر دانش کہتے ہین وہ کوئی دوسری چیز نہین ہے بلکہ صرف ایسے روزانہ تجربات کا نتیجہ ہے جسمین عقلمندی کے ساتھہ ترقی دی گئی ہو اور نہ اسمین اسقدر زیادہ قابلیت کی ضرورت ہے جیسی کہ راستی ۔ تحمل اور نگرانی کی احتیاج ہے بعض اوقات عورتین بہ نسبت مردونکے اچھی سمجھہ ظاہر کرتی ہین کیونکہ اونکی قوت طبعی و مدرکہ نیز درست ہوتی ہے اونکی ہمدردی و عادات خاص خاص کامونمین بہت موافق ہوتی ہین ۔ اکثر ایسی عورتین جو بہت زیادہ دانشمند نہین ہین وہ بھی ایسے مردون کا چال چلن درست و مرتب کر دیتی ہین جنکی طبیعت کا بدلنا قریب قریب غیر ممکن سمجھا جاتا ہے ۔

زندگی کو تجربہ کا ایک ایسا مدرسہ کہنا چاہیئے کہ جہان مرد و عورت سب قیدی ہین ۔ مدرسہ مین جو باتین سیکھی جاتی ہین اونکی ضروریات کا یقین ہے لیکن دنیاوی تعلیم گاہ مین رنج و غم تکلیف و مصایب ہمارے معلم ہوتے ہین جنسے ہم صرف سبق نہین حاصل کرتے بلکہ یہہ سمجھتے ہین کہ خدا کی جانب سے یہہ امور نازل ہوتے ہین ۔

مدرسۂ زندگی مین کن کن تجربات سے استفادہ ہوا ۔ کن واقعات

کے سیکھنے سے فواید حاصل ہوئے۔ دل و دماغ کی درستی و تربیت مین کسقدر ترقی ہوئی۔ عقل۔ جرأت و خود اختیاری کی کہانتک مشق بہم پہونچی۔ عیش و راحت کی حالت مین دیانت و راستبازی قایم رہی زندگی تحمل و اعتدال سے بسر کی۔ یا محض خود غرضانہ طور پر بغیر کسی دوسرے کی پرواہ کے زندگی بسر کی۔ دنیاوی تکلیفات و صعوبات سے کیا نتیجہ پیدا کیا آیا اطاعت و بردباری اور خدا پر توکل ہوا یا بے صبری و شکایت اور ہوس ہی رہی۔

تجربہ کے نتایج البتہ زندگی سے حاصل ہوتے ہین اور زندگی سے مراد وقت ہے تجربہ کار آدمی وقت کو اپنا مددگار سمجھتا ہے۔ وقت کی بنسبت **کارڈنیل مینرآن** بیان کرتے ہین کہ یہہ صرف تسلی دہ اور فرحت بخش نہین ہے بلکہ معلم بھی ہے۔ یہہ تجربہ کا جزو اعظم اور دانشمندی کی بنیاد ہے۔ ایام شباب مین یہ دوست دشمن دونون ہو سکتا ہے بوڑھون کے واسطے یہ تکلیف دہ اور راحت رسان دونون طرح کی خاصیت رکھتا ہے۔ اگر برے اور بھلے طور پر صرف کیا گیا ہے۔

جارج ہربرٹ کا قول ہے کہ زمانہ مثل ایک رہرو کے ہے جو نوجوانون کی نگاہ مین مختلف اقسام کی خوشی۔ مسرت اور عجائبات سے مملو ہے لیکن جسقدر دن گزرتے جاتے ہین اوسیقدر رہگین بجاے سرور کے سامان غم نظر آتے ہین اور جتنی ہی عمر بڑھتی جاتی ہے اوسیقدر تکلیف و رنج مشکلات و حادثات و ناکامیون کے اسباب پیش آتے جاتے ہین۔ وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہین جنہون نے ان مشکلات کے بیچ مین استقلال و عمدگی سے اپنی زندگی بسر کردی اور ایسی کشاکشی کی حالت مین زندہ دلی و ثابت قدمی سے اپنی عمر صرف کی۔ **سر ہنری لارنس** کا قول ہے کہ زندگی دو قسم کی ہوتی ہے حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی زندگی تو سخت اور سیدھی راہ کی جانب لیجاتی ہے اور غیر حقیقی زندگی اوسکی مشکلات کو ان خیالات کے ساتھ دفع کرتی ہے کہ اس تیرہ و تار راہ

مین بہی عیش و مسرت کے امور پوشیدہ ہین جنپر ہم ناواقفیت کے ساتہہ جارہے ہین۔
جوسف منکسٹر کی چودہ برس کے سن مین یہ عادت تہی کہ انہی کتاب پڑہکر مغربی ہند کی جانب سفر کرنیکا ارادہ کرتا تاکہ وہانکے باشندونکو انجیل کی تعلیم دے۔ اور وہ فی الحقیقت اپنے خرچ کے لئے صرف دس شلنگ لیکر گہر سے معہ انجیل کے روانہ ہو جاتا بلاشبہہ وہ اپنی اس کوشش مین کامیاب بہی ہوا لیکن جب اوسکے والدین کو گمشتگی کا حال معلوم ہوتا تو وہ فوراً تلاش کرکے اوسے واپس لاتے لیکن اوسکا شوق ایسا نہین تہا کہ کوئی شخص اس ارادہ سے اوسے باز رکہے چنانچہ اوس خیر خواہ خلائق نے اوس تاریخ سے جاہلونکی تعلیم کا سلسلہ علے الاتصال جاری رکہا۔
جس کام کا شوق انسان کے دلمین پیدا ہو تو اوسکے انجام کے واسطے مضبوطی بہی ہونی چاہیے ورنہ بغیر اسکے جو مشکلات و موانعات واقع ہونگے وہ اوسکو پس پا ہوجانے پر مجبور کرینگے لیکن ہمت و ثابت قدمی کے ساتھہ انسان اون مشکلات کا مقابلہ کرے تو ضرور کامیابی حاصل کریگا۔ **کالمبس** کو جونئی دنیا کے اظہار کا شوق غالب ہوا تو اوس نے سمندر کے نامعلوم مراحل و خطرات کو نہایت دلیری سے طے کیا اور جب اوسکے رفیقون نے نا امید ہوکر اوسے دہمکایا کہ ہم تجہکو دریا مین غرق کردینگے تب بہی وہ اپنے خیال و ہمت پر مستقل رہا یہانتک کہ نئی دنیا کا اُفق دور سے ظاہر ہوا۔
ذی حوصلہ آدمی کبہی ناکام نہین ہوتا بلکہ وہ علے التواتر کوششونکے بعد کامیابی حاصل کرتا ہے۔ کوئی درخت پہلے ہی ضرب مین نہین گر پڑتا بلکہ متعدد ضرب اور بڑی محنت کے بعد کٹتا ہے۔ ہم کسی شخص کی عمدہ حالت کو دیکہتے ہین جسپر وہ ممتاز ہے لیکن اون محنت و تکلیفات و خطرات پر نہین غور کرتے جسکو طے کرکے اوس نے یہہ درجہ حاصل کیا ہے۔ **مارشل** کا ایک دوست اوسکی عمدہ حالت کی تعریف کر رہا تہا کہ **مارشل** نے اوس سے کہا تمکو میرے حالت پر حسد ہوتا ہے لیکن تمکو یہ حالت بہ نسبت

سیرے زیادہ آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے اگر مین تمہارے اوپر بیس مرتبہ بندوق کا نشانہ لگاؤن اور تم نہ مرو تو جتنی چیزین میرے پاس ہین اور جو میرا درجہ ہے وہ سب تمہارا ہے۔ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ مین ہزار بار مرتبہ سے زیادہ اس قسم کے خطرات مین مبتلا ہو چکا ہون تب یہ منزلت نصیب ہوئی ہے۔

مشکلات کی برداشت ایک ایسا کام ہے جسے بڑے بڑے لوگون نے کیا ہے یہہ چال چلن کے واسطے ایک عمدہ ترین محرک ہے۔ یہ اکثر ایسی قوتونکو متحرک و مشتعل کر دیتا ہے جو بالکل خاموش رہتی ہین۔ جس طرح چاند گہن کی وجہ سے دُمدار ستارہ نمایان ہو جاتا ہے اوسیطرح کسی بلا مین گرفتار ہونے سے ایک دلیر آدمی کی ہمت مین بہی جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جیسے لوہا سلّی پر تیز کیا جاتا ہے اوسیطرح ذہن و ادراک کی درستی بہی اوسیوقت ہوتی ہے جب تکلیف مین آدمی مبتلا ہوتا ہے تکلیف و مصایب جھیلکر طبایع پختہ و آزمودہ کار ہوتی ہین ورنہ عیش و آرام کی حالت مین وہ ضایع و خراب ہو جاتی ہین۔

ہر انسان کے لئے یہہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ کامونکی سختی برداشت کر کے ہوشیار و بیدار ہو جاے بہ نسبت اسکے کہ عیش و بے پروائی کی تاریک حالت مین اپنی زندگی بسر کرے۔ اگر دنیا مین مشکلونکا وجود نہوتا تو کوشش کی بہی کوئی ضرورت نہین تہی۔ اگر حرص و لالیچ نہوتے تو تعلیم خود اختیاری بہی کوئی ضروری بات نہ تہی۔ اگر رنج و صعوبت ناپید ہوتا تو تحمل و استقلال بہی معدوم ہو جاتا پس مشکلات و تکلیفات اور صعوبات کی وجہ سے کوئی نقصان و ضرر نہین ہوتا بلکہ انسے قوت و ہستی اور نیکیو نکے ذریعے پیدا ہوتے ہین۔

انہین وجوہ سے اون لوگونکے واسطے یہہ فائدہ کی بات ہے جنکو اپنی حالت عُسرت دفع کرنے کی ضرورت ہے۔ کارلائل کا قول ہے کہ اس امر مین

جو شخص کوشش و محنت کرتا ہے وہ پہنسبت اوس شخص کے زیادہ مستعد و ہوشیار سمجھا جاتا ہے جو ان کوششوں سے باز رہکر اپنے گھر پر پڑا رہتا ہے اور اپنے سامان ولوازمات کے صندوق مین پوشیدہ رہتا ہے۔

اسپنیوزا اپنے فرومایگی سے کروٹس کے افلاس پر خوش ہوتے تھے اور یہہ خیال کرتے تھے کہ اس باعث سے اوسکی بڑی بڑی تصنیفات مسدود ہوجائینگی جب ٹالیڈو کے مجتہد نے فرانسیسی سفیر سے میڈرڈ مین ملاقات کی تو اوسکے ہمراہیون نے مصنف کتاب ڈان کوئکزاٹ کی ملازمت کا بہت اشتیاق ظاہر کیا۔ لیکن اون لوگونکو یہہ جواب دیا گیا کہ کروینٹس ملکی خدمات کے واسطے مثل الات کے پیدا کیا گیا ہے اور اب وہ بوڑہا و غریب ہے۔ اونمین سے ایک نے نہایت تعجب سے پوچھا کیا کروینٹس عمدہ حالت مین نہین ہے۔ اور خزانہ عامرہ سے اوسکی مدد و اعانت کیون نہین کی جاتی اسپر کروینٹس نے جواب دیا کہ خدا مجھے ایسی اعانت سے محفوظ رکھے کیونکہ یہہ میری ہی افلاس کا باعث ہے جسنے دنیا دولتمند ہے۔

عیش و عشرت نہین بلکہ تکلیف و مصیبت۔ دولت نہین بلکہ عسرت مستقل مزاج آدمیونکی ثابت قدمی کو متحرک کرتی ہے اوسکی ہمت و جرات کو مشتعل کرتی ہے اور چال چلن کو ظاہر کرتی ہے۔ بعض آدمیونکو اپنی طبیعت و چال چلن کی مضبوطی کے اظہار کے واسطے صرف یہہ ضرورت ہوتی ہے کہ اونکے سامنے کوئی مشکل واقع ہوجاوے اور دوران حالیکہ اوس مشکل پر ایکمرتبہ فتحیابی ہوگئی تو آیندہ ترقیونکے واسطے بہت بڑی تحریک ہوجاتی ہے۔

یہہ قیاس کرلینا بھی غلطی ہے کہ مقصد برآریون سے انسان کو کامیابی ہوتی ہے نہین بلکہ زیادہ تر ناکامیونکے سبب سے کامرانی ہوتی ہے۔ دوسرونکے

ساتھہ عملدرآمد کرنے مین اپنی ناکامیونکی یادداشت سے انسان کو بہت زیادہ اور نہایت عمدہ تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کی ناکامیونسے دانشمند آدمی کی طبیعت مین اپنی درستی و تعلیم اور خود اختیاری کا جوش پیدا ہوتا ہے تاکہ آیندہ پھر اس طرحکے حوادث نہ واقع ہون۔ اگر کسی مدبر و دانشمند سے اسکی نسبت سوال کیا جاے تو وہ بھی جواب دیگا کہ مینے اپنے علوم و فنون زیادہ تر اسوجہ سے حاصل کئے کہ مجھے اپنے ارادونمین متواتر شکست و ناکامی اور مخالفت برداشت کرنی پڑی نہ اس سبب سے کہ علے الاتصال کامیابیان پیش آتی گئین۔ پند و نصیحت و تمثیل سے کبھی اس عمدگی کے ساتھہ واقفیت نہین ہوتی جیساکہ ناکامیابیونکا اثر پڑتا ہے۔ یہہ عملی طور پر تجربہ سے انسان کو درست و مرتب کردیتی ہے اور اونکو یہہ سکھلا دیتی ہے کہ جسطرح فلان کام نکرنا چاہئے اوسیطرح فلان کام کرنیکے قابل ہے جو اکثر نظم و نسق کے واسطے بہت ضروری ہے۔

اکثرون نے اس بات پر مستقل طور پر ارادہ کرلیا کہ باوجود متواتر ناکامیونکے وہ کوشش سے باز نہین رہینگے تاوقتیکہ کامیابی نہو اور اس ناکامی سے اونکو یہہ مدد ملتی ہے کہ اونکو پھر جرات ہوتی ہے اور نئی کوششونکی ہمت پیدا ہوتی ہے۔

لکارڈییر نے جو زمانہ حال مین ایک واعظ گزرا ہی انہین متعدد ناکامیونسے بہت بڑی شہرت حاصل کی۔

جب پہلے پہل **مسٹر کابڈن مینچسٹر** کے ایک جلسہ مین گفتگو کے واسطے کھڑا ہوا تو بالکل کلام نکرسکا اور اس ناکامی کی وجہ سے میر مجلس کو معافی مانگنی پڑی۔ **سرجیمس گرہیم** اور **مسٹر ڈسرائیلی** کو بھی پہلے ناکامی ہوئی اور لوگون نے خوب مضحکہ کیا لیکن محنت و توجہ کی وجہ سے اونہین کامیابی ہوئی۔ ایک مرتبہ **سرجیمس گرہیم** نے مایوس ہوکر اسپیچ کہنی چھوڑدی تھی اور اپنے دوست **فرینسس پرنگ** سے کہا کہ مین نے ہر قسم کی کوششین کین اور مختلف مضامین بھی زبانی یاد کئے

لیکن تاہم مین کامیاب نہو سکا - مین نہین جانتا کہ اسکا کیا سبب ہے اور مجھے اپنے فایز المرام ہونے سے بالکل مایوسی ہے - لیکن ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ محنت و کوشش کرنے کی وجہ سے گریہم بھی ڈسرائیلی کی طرح پارلیمنٹ مین بحث کرنیوالے نکے زمرہ مین ایک خوش بیان اور خواش تقریر گفتگو کرنیوالا ہو گیا -

ایک طرف سے جب ناکامی ہوتی ہے تو یہہ طالب علم کو دوسری جانب کی کوشش مین متوجہ کرتی ہے جسطرح پریڈو اپنی اس کوشش مین ناکام ہوا کہ وہ عباد تگاہ مین مقرر کیا جاے لیکن وہ اپنی دوسری کوشش مین اس عمدگی کے ساتھہ کامیاب ہوا کہ عباد تگاہ کا مجتہد مقرر کردیا گیا - جب بوایلو نے بیرسٹری کی سند حاصل کی اور پہلے پہل ایک مقدمہ مین بحث شروع کی تو بالکل ناکام رہا اور لوگون نے اوسکی بڑی تضحیک کی - دوسرے مرتبہ اوس نے ممبر پر وعظ کی خواہش کی اسمین بھی ناکام رہا تیسرے بار نظم کی جانب توجہہ کی اسمین البتہ فیروزمندی حاصل کی - فانٹل اور والٹیار دونون کو عدالت کی بحث مین ناکامی ہوئی - کاوپر بھی بوجہ شرم وحجاب کے اپنے گفتگو مین عاجز رہا لیکن انگلستان کے فن شاعری مین تو گویا اوسنے از سر نو جان ڈال دی - مانٹسکو اور بینتھم دونون قانونی پیشہ مین اگرچہ ناکام رہے لیکن اپنے بعد ہمیشہ کے لئے قانونی ضوابط کا خزانہ جمع کر گئے - گولڈ اسمتھہ باوجودیکہ فن طب مین کامیابی نہ حاصل کر سکا لیکن اوس نے ڈزرٹڈ وِلج اور وکار آف ویکفیلڈ تصنیف کی - ایڈیسن گفتگو کرنے سے بالکل معذور تھا تاہم مضمون نویسی مین اوسے دستگاہ کامل تھی اور اوسکے اکثر مشہور مضامین اسپکٹیٹر مین موجود ہین -

کسی جسمانی عضو یا قوت جیسے سماعت و بصارت کے زایل و بیکار ہونے سے کبھی بھی حوصلہ آدمی اپنے امور زندگی کے انجام سے باز نہین رہتا - باوجودیکہ ملٹن

اندھا تھا لیکن راہ راست پر مستقیم رہا۔ اوس نے بڑی بڑی کتابین اوس زمانہ مین تصنیف کین جبکہ وہ اندھا ہوچکا اور افلاس بیماری ضعیفی۔ مجبوری ولاچاری کی حالت مین گرفتار تھا۔

بڑے بڑے لوگونکی سوانح عمری ان واقعات سے مالا مال ہین کہ اونھون نے متواتر امور صعب مین کوششین کین اور ناکام رہے۔ **ڈینٹی** نے اپنے بڑے بڑے کام تنگدستی اور جلاوطنی کی حالت مین انجام کئے۔ وہ اسوجہ سے مجرم قرار دیکر اپنے شہر سے جلاوطن کیا گیا اور اوس نے ایک مقامی جماعت سے مخالفت کی تھی۔ اوسکا گھر منہدم و مسمار کردیا گیا اور اوسکی غیبت مین اوسپر یہہ حکم نافذ کیا گیا کہ وہ زندہ جلا دیا جاے۔ اوسکے دوست نے ایکمرتبہ **ڈینٹی** کو مطلع کیا کہ آپ اپنے وطن **فلارنس** مین اس شرط سے واپس آسکتے ہین کہ آپ استغفا سے قصور اور معافی جرم کی درخواست کرین لیکن **ڈینٹی** نے جواب لکھا کہ ان شرایط سے مین وطن مین رہنا ہرگز پسند نہین کرتا۔ مین اس شرط سے البتہ فوراً آسکتا ہون اگر آپ یا کوئی دوسرا شخص اس امر کو صاف صاف طور پر ظاہر کردے کہ میری عزت و وقعت مین کچھہ فرق نہ آئیگا اور اگر اس طور سے مین **فلارنس** مین نہین داخل ہوسکتا تو مین کبھی نہ آؤنگا۔ **ڈینٹی** کے معاندین کی قساوت قلبی اوسی طور پر رہی اور بیس برس تک حالت جلاوطنی مین بسر کرکے اوس نے دنیا سے کوچ کیا۔ موت کے بعد بھی دشمنون نے اوسکا پیچھا نہ چھوڑا یہانتک کہ اوسکی ایک کتاب **سل بھگٹ** کے حکم سے **بولگنا** کے مقام مین جلادی گئی۔

کمونیس نے بھی اپنی منظوم کتابین جلاوطنی کی حالتمین تصنیف کین تنہائی سے جب وہ گھبرا گیا تو اوس نے **مورس** کے مقابلہ مین حملہ کیا جسمین وہ اپنی دلیری کی وجہ سے بہت مشہور رہا ایک بحری جنگ مین جبکہ وہ دشمن کے

جہاز پر حملہ کر رہا تہا اوسکی ایک آنکھ ضایع ہوگئی - مشرقی ہندوستان کے شہر گوا مین اوس نے پرتگال والونکی بیرحمی کو نہایت غیظ و غضب سے معاینہ کیا اور وہانکے گورنر سے اسکی مخالفت مین سخت مجادلہ کیا - اخیر مین وہ ملک چین مین جلاوطن کردیا گیا - سفر مین اوسکا جہاز تباہ ہوا - اور حوادث و سوانح روزگار برداشت کرتا ہوا وہ اس حالت سے چین مین پہونچا کہ اوسکے پاس صرف اوسکی ایک قلمی کتاب لوسیڈ باقی رہ گئی - تاہم تکلیف و مصایب نے کبہی اوس کا ساتہہ نچہوڑا اسکا دبین وہ قید کیا گیا اور وہانسے بہاگ کر وہ لسبن مین بیکسی و بیچارگی کی حالت سے داخل ہوا - اوسکی کتاب تہوڑے ہی دنون بعد شایع ہوئی اگرچہ کتاب کی اشاعت سے اوسکی شہرت و ناموری بہت ہوئی لیکن کچہہ روپیہ نہ حاصل ہوا - وہ امراض و مصایب کی سختیان جہیلکر ایک خیرات خانہ مین مرگیا - اوسکی قبر پر یہہ کتبہ کندہ کیا گیا کہ "کموئنس اپنے ہمعصر شاعرونسے بدرجہا فایق و مرجح تہا لیکن افلاس و بیچارگی کی حالت مین اپنی جان دی" اگرچہ یہہ تحریر شرم انگیز تہی لیکن قول صادق ہونے کی عزت حاصل تہی تاہم یہہ کتبہ علیحدہ کرلیا گیا اور بجاے اوسکے ایک نمایشی اور پرشکوہ جہوٹا کتبہ شاعر کی یادگار مین اوسکی قوم نے قایم کردیا -

ٹسو بہی ہمیشہ تکلیف و مشقت مین گرفتار و مبتلا رہا اور سات برس تک ایک پاگل خانہ مین رہکر اٹلی کی جانب آوارہ گردی اختیار کی - اپنے موت کے وقت اوس نے یہہ چند الفاظ لکہے - "کہ مین اپنی بدنصیبی کا شکوہ نہین کرتا اسوجہ سے کہ مین اون لوگونکی ناشکری کرنی پسند نہین کرتا جنہون نے مجہے دریوزہ گری کی حالت تک پہونچا دیا"

علم حکمت کے جاننے والے بہی ہمیشہ تکلیف و مصایب مین گرفتار رہے اس جگہہ ہمکو گلیلو اور برونو کے واقعات قلمبند کرنے کی ضرورت نہین ہے اسلئے

علاوہ اور دوسرے حکما بھی اپنے ذہن وجودت کے بدولت دشمنونکے غیظ و غضب سے محفوظ نرہ سکے۔ چنانچہ بیلی اور لوسینر جو علم ہیئت اور کمسٹری کے جاننے والے تھے فرانس کے پہلے بلوہ مین اونکے سر قلم کئے گئے۔ لوسینر کو جب موت کا حکم سنایا گیا تو اوس نے یہہ درخواست کی کہ مجھکو چند روز کی مہلت ملے تاکہ مین اون تجربات کے نتایج کی بخوبی آزمایش کراون جنکو مین نے اپنے قید کے زمانہ مین ایجاد کیا ہے لیکن اوسکی یہہ درخواست نامنظور ہوئی اور ججون نے فیصلہ کیا کہ نہین تم ابھی قتل کئے جاؤگے اور ایک جج نے کہا کہ ہماری گورنمنٹ کو فلاسفر کی ضرورت نہین ہے۔ انگلستان مین بھی ڈاکٹر پرسٹلی جسکو جدید کمسٹری کا موجد کہنا چاہئے وہ اپنے کتب خانہ اور مکان کے اندر جلا دیا جاتا اگر اپنا شہر چھوڑکر بھاگ نہ جاتا۔

بڑے بڑے نمود کے کام اکثر حالت تکلیف وصعوبت مین ہوئے ہین چنانچہ جب کالمبس نے نئی دنیا کو ظاہر کیا تو اون لوگون نے اوسکو سخت اذیت پہونچائی جنکو اوس نے اکثر فواید پہونچائے تھے۔ منگو پارک کے دریاے افریقہ مین ڈوبنے کی حالت جسکو اوس نے ظاہر کیا تھا نہایت ہی دردناک ہے۔ افسوس ہے کہ وہ اوسکے بیان لکھنے کے واسطے زندہ نرہا۔ کلیپرٹن کا مہلک بخار بھی بہت کچھہ قابل تاسف ہے کیونکہ وہ ایک براعظم کے تلاش مین مصروف تھا جسکو بعد اوسکے دوسرے لوگون نے ظاہر کیا۔ فرینکلن کا برف کی ڈھیر مین جان دینا جبکہ وہ اوس راستہ کی صفائی مین مشغول تھا بے انتہا افسوس ناک ہے اس قسم کے پرحسرت افسانے دنیا کی تاریخ مین بہت ہین۔

فلنڈر جہاز ران نے جو چھہ برس فرانس کے جزیرہ مین قید کی تکلیف برداشت کی وہ بھی ایک خاص قسم کی سختی ہے ۱۸۰۳ء مین اوس نے اس قصد سے جہاز رانی شروع کی کہ فرانس کے بحری گزرگاہ ہونکی پیمایش کرے اور اس کام کے واسطے اوس نے

فرانس کے حاکمون نسے مدد مانگی۔ اثنائے سفر مین اوس نے اسٹریلیا کے اکثر حصے اور قرب و جوار کے جزایر کی بہی پیمایش کی۔ اسی عرصہ مین وہ ملزم ٹہرایا گیا کہ شاید انگلستان کی مخالفت مین کوئی کارروائی کرتا ہو اس خیال سے اوسکو یہہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی تین برس کی محنت کے نتایج کو امیر البحر کے سامنے پیش کرے اسکے بعد واپسی کے وقت فلنڈر کا جہاز بحر جنوبی مین تباہ ہو گیا۔ پس وہ مع اور چند جہازرانونکے ایک کشتی مین بیٹھکر بندرگاہ جیکسن کی طرف جو وہان سے ۷۵۰ میل کے فاصلہ پر تہا روانہ ہوا اور بہ اطمینان منزل مقصود تک پہونچ گیا۔ یہان آکر اوس نے ایک دوسرا چھوٹا جہاز مہیا کیا تاکہ اپنے بقیہ رفیق جہازرانون کو بھی بحفاظت تمام پہونچا دے اسکے بعد وہ پہر انگلستان کی جانب روانہ ہوا جہان کہ اوسکا جہاز پہر غارت ہوا اور مع اپنے رفقاء کے قید کر لیا گیا۔ قید خانہ مین فلنڈر کو صرف یہی اندیشہ ہوا کہ باڈن جہازران جس سے اسٹریلیا مین ملاقات ہوئی تہی یورپ مین پہلے پہونچیگا اور جو بحر جدید مین نے پیدا کیے ہین وہ سب اپنے نام سے مشتہر کردیگا۔ لیکن یہہ بدگمانی اوسکی غلط ثابت ہوئی کیونکہ فلنڈر ابہی قید مین تہا کہ فرانس کی جدید تحقیقات ایجادات کا نقشہ شایع ہوا اور جو مقامات کہ فلنڈر نے ظاہر کیے تہے وہ سب اوسکے نام سے مشتہر ہوئے۔ آخر کار چہہ برس کے بعد فلنڈر کو قید سے رہائی ہوئی اس عرصہ مین اوسکی صحت بالکل خراب ہو گئی تہی لیکن تاہم اوس نے اپنے نقشونکو مرتب کرنا اور واقعات کا قلمبند کرنا اپنے اخیر وقت تک جاری رکہا۔ وہ اوسوقت تک زندہ رہا جب تک کہ انہیا انکے خیز مطبع مین چھپنے کے واسطے نہ بہیج چکا لیکن جس تاریخ مین اوسکی تصنیف شایع ہوئی اوسی دن وہ دنیا سے کوچ کر گیا۔

کام کرنے کے واسطے اکثر دلیر آدمیون نے تنہائی پسند کی ہے کیونکہ صرف تنہائی ایک ایسی حالت ہے جہان روحانی ریاضت عمدہ طرح پر ہو سکتی ہے لیکن مسیگا اس حالت

مستفید ہونا یا نقصان اوٹھانا خاصکر اوسکی طبیعت تعلیم اور چال چلن پر منحصر ہے۔ تنہائی مین بلند خیال آدمی کی طبیعت اور زیادہ پاکیزہ ہوتی جائیگی لیکن چھوٹے خیال کا آدمی روز بروز بدترین حالت مین ہوتا جائیگا۔ پس گو تنہائی اعلے طبیعتونکے حق مین مفید ثابت ہو لیکن کمینہ خصلتونکے واسطے تو مضرت رسان ہے۔

بوئیس نے قید خانہ مین فلسفہ کی کتابین تصنیف کین اور **گر ویٹن** نے اسی حالت مین انجیل کی شرح لکھی۔ **ریلے** تیرہ برس تک قید رہا اور اسی عرصہ مین اوس نے دنیا کی تواریخ مرتب کی۔ **لوتھر** جب تک قید رہا اوس زمانہ تک انجیل کا ترجمہ کرتا رہا اور مختلف قسم کے مضامین منتخب کرتا رہا جسکی وجہ سے اوس نے مملکت **جرمنی** کو ایک بڑا فیض پہونچایا۔

جان ئیین نے قید خانہ مین چند کتابین تصنیف کین اور جب اوسے لکھنے کا موقع نہ ملتا تو وہ اکثر غور و خوض کیا کرتا جس زمانہ مین کہ **ئیین** مقید تھا اوس وقت ملکی جماعت نے اپنے کل مخالفونکو قید کر لیا تھا۔ **چارلس** دویم کے عہد مین **ئیین** محبوس ہوا تھا لیکن اسکے قبل **چارلس** اول کے عہد مین بھی **جان الیٹ** **ہمپڈن**۔ **سلڈن** **پران** قید خانہ مین تھے جنکا شمار بڑے بڑے مصنفین کے زمرہ مین ہے اور اس حالت مین بھی یہ لوگ تصنیفات سے باز نہین رہے **کامن ولتھ** کے عہد حکومت مین بھی طبقہ علما کے لوگ مقید رہے ہین چنانچہ **ولیم ڈیونٹ** اور **لوسیر** انہین بدنصیبون مین ہین۔

علاوہ **وودر** **ونئیین** کے **چارلس** دویم نے **بکسٹر** **ہر نگٹن** اور **نئیین** وغیرہ کو بھی قید کر رکھا جو سب کے سب بڑے انشاپرداز اور مصنف تھے اور جنہون نے حالت قید مین بھی اپنی تصنیفات کا سلسلہ مسدود نہین کیا۔

اوس زمانہ کے بعد انگلستان مین پھر اس قسم کے قیدیونکی تعداد قریب قریب

معدوم ہو گئی - ڈیفو جو ایک مشہور مصنف ہے اس نے رابنسن کروسو کا قصہ اور مختلف کتابین قید خانہ ہی مین تصنیف کین - اسمالٹ - جیمس مانٹگمری نے بھی اسی حالت مین متعدد کتابین تصنیف کین سلویو پیلکو جو ملک اٹلی کا مشہور و معروف مصنف ہے دس برس تک اسٹریا کے قید خانہ مین مقید رہا وہان وہ اپنے دلچسپ مضامین لکھا کرتا اور اپنی جدید تحقیقات قلمبند کیا کرتا۔ کینزنکائی سات برس تک قید خانہ مین رہا اور اس عرصہ مین وہ برابر اپنا روزنامچہ لکھتا گیا اور مختلف کتابونکا ترجمہ بھی کرتا رہا اور دو برس کے عرصہ مین اوس نے انگریزی زبان اسطرحسے حاصل کر لی کہ شکسپیر کی تصنیفات اچھی طرح پڑھ لیتا۔

جو لوگ کہ اس قسم کے امور پسند کرتے ہین اونہین قانونی تعزیر برداشت کرنی پڑتی ہے اور بادی النظر مین اونکی ناکامیابی ظاہر ہوتی ہے لیکن فی الحقیقت وہ ناکام نہین ہوتے۔ اکثر لوگ جو ظاہر مین ناکام معلوم ہوتے ہین اونھون نے اپنی کوششونسے آیندہ نسلونکے واسطے ایک قسم کی دوامی اور مضبوط تاثیر پیدا کر رکھی ہے بمقابلہ اون لوگونکے جنکا سلسلہ علی التواتر کامیاب ہونیسے مسلسل رہا۔ کسی انسان کی چال چلن کا اسپر انحصار نہین ہے کہ اوسکی کوششونسے کس قسم کا نتیجہ ظاہر ہوا آیا فوری ناکامی یا کامیابی۔ کوئی شہید ناکام نہین کہا جا سکتا اگر اوس نے اثبات امر حق کے واسطے اپنا فدا ہونا گوارا کیا ہے۔ ایسا ہمدرد جو اپنے مقاصد کے واسطے زندگی کی پرواہ نکرے گویا کامیابی کی طرف عجلت کر رہا ہے اور جو لوگ کہ اپنی زندگی کو بڑے بڑے مشاغل کی ابتدا مین صرف کرتے ہین وہ گویا اون کے واسطے ایک راہ قایم کرتے ہین جو اونکے پیچھے آنے والے ہین اور اونکے مردہ اجسام سے عبور کر کے فیروزمندی تک پہونچتے ہین۔ امر حق کی کامیابی دیر مین ظہور پذیر ہوتی ہے لیکن جب اوسکا وقت آجاتا ہے تو وہ اون لوگونکے واسطے جو اپنی پہلی کوششونمین

ناکام رہے اوسیدرجہ مین مناسب حال ہوتی ہے جسدرجہ مین اون لوگون کے واسطے موزون ہے جو اپنی اخیر کوشش مین کامیاب ہوئے ہین۔

کسی بڑے شخص کی موت سے بھی دوسرونکو ویسی ہی عبرت ہوتی ہے جیسی کسی عمدہ زندگی کی تمثیل کا اثر ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو وہ مرنیکے بعد معدوم نہین ہوجاتا بلکہ اپنی اصلی حالت مین اوسکے جانشینونکے پاس بطور یادگار کے حاضر وموجود رہتا ہے۔ البتہ بعض بعض عالی درجات اشخاص کی نسبت یہہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اونہون نے اوسوقت تک اپنی زندگی نہین شروع کی جب تک کہ مر نہین چکے۔

جن لوگون نے کہ راستبازی۔ علم اور مذہب کی وجہ سے تکلیفین گوارا کین اونکو بنی نوع انسان نہایت عزت اور وقعت کے ساتھہ یاد کرتے ہین۔ اونہون نے خود تو موت اختیار کی لیکن اونکی راستبازی زندہ وموجود ہے۔ اگرچہ وہ ناکام معلوم ہوئے لیکن تاہم ہمیشہ کے واسطے کامیاب ثابت ہوئے۔ وہ مقید رہے لیکن اونکے خیالات قیدخانہ کی دیوارونمین کبھی محدود نہین رہے۔

ملٹن کا قول ہے کہ جو شخص اچھی طرح تکلیفونکا متحمل ہوسکتا ہے وہی عمدہ طور پر کامونکو انجام کرسکتا ہے۔ بڑے بڑے آدمیونکو فرایض کے لحاظ سے انصرام امورکا جوش اکثر مشکل وقتون اور وقت کی حالتونمین پیدا ہوا ہے۔ اون لوگون نے ہر قسم کے سخت موانعات کا مقابلہ کیا اور ساحل مراد تک پہونچے۔ انجام فرایض کے بعد وہ لوگ سفر آخرت کے واسطے مستعد ہو بیٹھے۔ لیکن اونکے اوپر موت کی طاقت کارگر نہین ہوسکتی کیونکہ اونکے خیالات یادگار کے طور پر ہمارے پاس خیروبرکت کے واسطے باقی رہین گے۔ **گوتیہ** کا قول ہے کہ تمامتر تکلیفات کا نام زندگی ہے جسے بجز باریتعالے کے کوئی شخص شمار نہین کرسکتا پس جو لوگ کہ اس دنیا سے کوچ کرچکے ہین اونکی ناکامی اور تکلیفون پر اونہین کسی قسم کا الزام نہین دینا چاہیے

بلکہ جو کچھہ وہ کر گئے ہین اونکے جانشینون کو لازم ہے کہ اونہین یاد رکہین "
پس سہولت اور آسانی کے کام سے اسقدر انسان کی جانچ اور آزمایش نہین ہو سکتی
اور اوسکی خوبیان نہین ظاہر ہو سکتین جسقدر کہ مشکل اور اہم امور سے تکلیف و مصیبت
چال چلن کی ایک معیار ہے۔ جسطرح نباتاتی چیزین اسواسطے کچلی جاتی ہین تاکہ اونکی
فرحت بخش خوشبو ظاہر ہو۔ اسیطرح انسان کا مشکلات کے ساتھہ اسوجہ سے امتحان کیاجاتاہے
تاکہ اوسمین جو قابلیت ہے وہ ظاہر ہو۔ اکثر دیکہا گیا ہے کہ کاہل و مجہول آدمی بہی جب
وقت وجواب دہی کی حالت مین پڑ گئے ہین تو اونہون نے بالکل توقع کے خلاف اپنی
چال چلن ظاہر کئے اور بجاے اسکے کہ آرام طلبی و کہولت مین پڑے رہین اونسے ہمت
و دلیری کے کام ہوئے ہین اور خواہشات نفسانی کے خلاف امور ظہور پذیر ہوئے۔
کوئی ایسی برکت نہین ہے جو برائیونسے آلودہ نہ ہو جاے اور کوئی ایسی مشکل نہین ہے
جو آسان نہو سکے۔ یہ سب اوسی طریقہ پر منحصر ہے جسطرح کہ ہم اونسے مستفید ہون اصلی
خوشی اس دنیا مین نہین میسر ہو سکتی اور اگر مہیا بہی کیجاے تو بالکل غیر مفید ثابت ہوگی
یہان کا عیش و آرام ایک دفتر باطل ہے۔ مشکلات اور ناکامی بہی عمدہ ترین معلم ہین۔
سر ہمفری ڈیوی کا بیان ہے کہ بہت زیادہ کشادگی و فراغدستی اخلاقی آدمی کیواسطے
مضرت رسان ہے اور ایسی حالت کی جانب رجوع کرتی ہے جس سے اخیر مین تکلیف
اوٹہانی پڑتی ہے یا لوگ اوس سے حسد و بغض کرتے ہین اور تہمت لگاتے ہین۔
ناکامیونسے طبیعت و مزاج مین قوت و ترقی پیدا ہوتی ہے۔ رنج مین بہی مخفی طور
پر ایک راحت و خوشی کا سلسلہ مضمر ہے۔ جان نیوٹن نے ایک مرتبہ کہا کہ اگر یہہ امر
ناجایز نہوتا تو مین سخت تکلیفونکی دعا مانگا کرتا تاکہ زیادہ تر راحت و آسایش نصیب ہو۔
جسطرح خدا نے راحت کو خلق کیا اوسیطرح تکلیف کو بہی پیدا کیا اور اس سے چال چلن
کی درستی مین بہت کچھہ اثر ہوتا ہے۔ اس سے طبیعت نرم و شایستہ ہوتی ہے۔

مزاج مین تحمل و استقلال پیدا ہوتا ہے اور بلند خیالی کے ساتھہ دقیق النظری بھی ترقی ہوتی ہے۔

تکلیف ایک ایسا ذریعہ ہے جسکے سبب سے بڑے بڑے لوگونکی طبیعتین شائستہ و مرتب ہوگئی ہین۔ خوشی کی نسبت اگر تسلیم کرلیا جاے کہ یہہ جمیع موجودات کا نتیجہ ہے تاہم بغیر رنج کی ناگزیر حالت برداشت کئے ہوئے اسکا حصول غیر ممکن ہے۔

اکثر مرد و عورت نے بہت سے مفید و کارآمد کام مصیبت کی حالت مین انجام دے ہین بعض مرتبہ تو اس حالت سے مخلصی پانیکی غرض سے اور کبھی فرض منصبی سمجھکر۔ **ڈاکٹر ڈارون** نے اپنے ایک دوست کو لکھا کہ اگر مین اپنے کو کاہل وکمزور نہ سمجھتا تو جسقدر کام مین نے اسوقت تک کئے ہین کبھی نکر سکتا۔

اسکلر نے بہت سی کتابین اوس حالت مین تصنیف کین جبکہ اوسکی جسمانی صحت بالکل خراب ہوگئی تھی۔ **ہینڈل** نے بھی علم موسیقی کے پہلے اکثر کتابین اوسوقت مین لکھین جب وہ عارضہ فالج مین گرفتار تھا اور قریب المرگ ہوگیا تھا۔ **موزرٹ** کی تصنیفین اوسوقت مین ہوئین جب وہ مقروض تھا اور ایک مہلک بیماری مین مبتلا تھا **بیتھاون** نے بھی اپنی تصنیفات ایک اندوہناک حالت مین مرتب کی اور علاوہ اسکے بہرا بھی ہوگیا تھا۔

ولسٹن جسکو علم طبیعات کا بہت شوق تھا اپنی مہلک بیماری مین بھی تصنیف سے باز نہین رہا چنانچہ جسقدر اوسکو روز نئے تجربہ ہوتے جاتے اوسکو وہ ایک جگہہ قلمبند کرتا جاتا تاکہ جو معلومات اوس نے حاصل کئے ہین اون سے دوسرونکو بھی فائدہ پہونچے۔

تکلیف سے فائدہ ضرور ہوتا ہے لیکن ایک دوسری صورت مین۔ فارس کے کسی بزرگ کا قول ہے کہ تُاریکی وظلمت سے اندیشہ نکرنا چاہیے ممکن ہے کہ اوسمین چشمہ حیوان پوشیدہ ہو۔ تجربہ اگرچہ بذاتہ تلخ ہوتا ہے لیکن اسکا نتیجہ خوشگوار ہوتا ہے صرف

اسکی تعلیم سے ہم متحمل اور بردبار ہو جاتے ہین - اعلےٰ درجہ کا چال چلن اوسیوقت مین قایم ہو سکتا ہے جب امتحان و آزمایش کے بعد مرتب ہوا ور مشکلات کے بعد مکمل ہو - بے انتہا غم و اندوہ سے بہی ایک متحمل اور دانشمند آدمی ایسے عمدہ نتایج پیدا کریگا جو خوشی کے حالتین بہی نہ حاصل ہوئے ہونگے -

جرمی ٹیلر کا مقولہ ہے کہ اندوہناک حادثات اور افسوسناک حالات سے نیکیونکی بنیاد قایم ہوتی ہین - اس سے ہمارے طبیعت مین سنجیدگی پیدا ہوتی ہے ارادو نین اعتدال ظاہر ہوتا ہے یہہ ہمکو خود پسندی اور گناہو نسے باز رکہتی ہے -

بہرہ مندی اور کامیابی سے ہمیشہ عام طور پر خوشی نہین ہوتی کیونکہ گوتیہ سے زیادہ کسی دوسرے شخص کو عیش و آرام - عزت و وقعت اور کافی طور پر سامان شادی نہ میسر ہوگا لیکن تاہم اوسکا بیان ہے کہ مجہے اپنی تمام عمر مین صرف پانچ ہفتے حقیقی خوشی مین بسر کرنیکی نوبت آئی خلیفہ عبدالرحمن اپنے پچاس برس کے عہد حکومت مین لکہتا ہے کہ مجہے صرف چودہ دن خالص اور حقیقی خوشی کے میسر ہوئے - پس ان واقعات کے بعد کیا یہ نہین کہا جا سکتا کہ خوشی کی تلاش و کوشش ایک خیال باطل ہے جسطرح یہہ ناممکن ہے کہ آفتاب کی روشنی مین عکس نہو اوسیطرح ایسی زندگی ہرگز زندگی نہین ہے جسمین خوشی بغیر رنج کے ہو اور راحت بغیر تکلیف کے میسر ہو اور کم سے کم ایسی زندگی کا انسانی زندگی مین شمار نہین ہو سکتا خوشیونکا ایک ذخیرہ فرض کرلو لیکن یہہ صرف ایک پیچدار افسانہ ہے جو حسرت و مسرت سے مملو ہے [اور حسرت کی وجہ سے مسرت مین زیادہ تر لطف معلوم ہوتا ہے] محرومی و کامگاری سے مالامال ہے جو یکے بادیگرے ظاہر ہوتی ہین اور اپنی اپنی باری مین ہمکو خرم و محظوظ کرتی ہین - موت بہی زندگی کو بہت عزیز کر دیتی ہے جسوقت تک کہ ہم دنیا مین رہتے ہین اسمین ایک قسم کا نہایت مستحکم رشتہ رہتا ہے - ڈاکٹر تہامس براون نے

اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ انسانی خوشی کے واسطے موت لوازمات ضروری سے ہے اور وہ اپنے دعویٰ کی فصیح و مستحکم دلایل سے تایید کرتا ہے۔ لیکن جب کسی خاندان میں موت آتی ہے تو ہم اوسپر فلسفانہ طور سے نہیں غور کرتے بلکہ صرف اوسے محسوس کر لیتے ہین۔ جن آنکھوں میں کہ آنسو ڈبڈبائے ہوئے ہین وہ تو اوسے نہیں دیکھتے لیکن انہیں آنکھوں نے کسی وقت مین بہ نسبت اون لوگوں کے نہایت صاف اور واضح طور سے دیکھا ہے جو رنج و تکلیف سے بالکل ناواقف ہین۔

عقلمند آدمی زندگی سے کسی بڑے امید کا سبق نہیں حاصل کرتا جس حالت مین وہ کسی عمدہ ذریعہ سے کامیابی کے واسطے کوشش کرتا ہے تو نامرادی کے واسطے بھی تیار رہتا ہے۔ جسطرح عیش و آسایش کا خیر مقدم کہتا ہے اوسیطرح تکلیف و ایذا کی بھی پیشوائی کرتا ہے۔ زندگی کی گریہ و زاری سے کبھی کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا البتہ زندہ دلی سے علے الاتصال راستی کے ساتھ کام کرنا مفید ہے۔

زندگی ہر حال مین اوس درجہ تک پہونچ سکتی ہے جس حد تک ہماری خواہش ہو۔ ہر شخص اپنے خیال کے مطابق ایک جداگانہ دنیا قایم کر سکتا ہے۔ زندہ دل آدمی اوسے فرحت بخش و راحت افزا کرتا ہے اور افسردہ دل اوسے خراب و شکستہ حال بنا دیتا ہے۔

"میرا خیال میرے واسطے مثل ایک سلطنت کے ہے" اس مقولہ کا برتاو ایک ہی طور پر کسان و بادشاہ دونوں کر سکتے ہین۔ ایک تو اپنے خیال کے مطابق بادشاہ در آن حالیکہ دوسرا صرف ایک غلام ہے۔ زندگی گویا ہماری ذات کا آئینہ ہے۔ ہمارے چال چلن مین چاہے وہ اعلے ہو یا ادنے ہمارے خیال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔ اچھوں کے حق مین دنیا اچھی ہے اور بروں کے واسطے بری۔ اگر ہماری زندگی کے مقاصد مرتفع و ممتاز ہوں اور اگر ہم ایسے فائدہ مند کوششوں کا ایسا احاطہ تسلیم کرین جسمین ہم دوسروں کے واسطے بھی اوسیطرح عمدہ خیالات و عمدہ جذبات پیدا کرین تو یہ ہمارے

لئے مسرت بخش۔ فرحت افزا۔ اور خیر و برکت کی جگہہ ہے۔ لیکن اگر برخلاف اسکے ہم اپنی ہی ترقی۔ عیش و فوائد پر نظر ڈالین تو یہہ ہمارے واسطے تکلیف و مصیبت اور یاوسی کا مقام ہے زندگی مین ایسی باتین بہی ہین جنکو ہم اس حالت مین کبھی نہین سمجھہ سکتے اور فی الحقیقت وہ مثل ایک راز پنہان کے ہے ٹہیک ٹہیک اسیطرح پر جیسے تاریکی مین ہم آئینہ دیکہین۔ اور گو ہم اون قواعد و مشکلات کے مطالب کو نہ ذہن نشین کرسکین جنکے ذریعہ سے علی وجہ کے لوگونکو یہہ راہ طے کرنی ہے لیکن تاہم ہمارا اعتقاد ہے کہ ہم اوس ارادہ کو پورا کرینگے جس سے کہ ہماری حقیر و ناچیز زندگی مشترک ہے۔

ہم مین سے ہر شخص کو زندگی کے اوس طبقہ کے مطابق جسمین کہ وہ قایم کیا گیا ہے اپنا فرض منصبی پورا کرنا لازم ہے۔ صرف فرض منصبی کا انجام دینا ایک امر حق ہے۔ اعلیٰ ترین زندگی کا انجام و نتیجہ بہی فرض ہے۔ سچی مسرتین اوسیوقت حاصل ہوتی ہین جب فرض پورا کیا جاتا ہے۔ جملہ امور مین یہی ایک وسیلہ ہے جس سے تسکین و طمانیت حاصل ہوتی ہے اور جو حسرت و مایوسی سے مبرا ہے۔ اس بارہ مین جارج ہربرٹ کے الفاظ نقل کئے جاتے ہین کہ انجام فرایض کا وقوف ہمکو آدہی رات کے وقت لطف و مزہ دیتا ہے۔

پس جب ہم دنیا مین اپنے ضروری کام مثل محنت و ہمدردی اور فرض کے انجام دے چکے تو جسطرح ریشم کا کیڑا ریشم بننے کے بعد مرجاتا ہے اوسیطرح ہم بہی کوچ کرینگے اور اگرچہ ہماری زندگی دنیا مین چند روزہ ہے لیکن یہہ ایک ایسا دور مقررہ ہے جسمین ہر شخص کو اپنی آخر زندگی تک حتے الامکان کوشش بلیغ کرنی چاہیے اور اسکے بعد حوادث زندگی فناپذیر ہوجائینگے لیکن ہمکو حیات ابدی نصیب ہوگی۔

شکر صد شکر ٹہکانے لگی محنت میری
طے ہوئی آج کی منزل مین مسافت میری